

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

## اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ مسلسل دار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق  
چھاپہ خانے سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اہلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں یہ بھی  
ارزان ہو اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں انہیں بعض کتب فقہ وغیرہ اردو فارسی عربی و ہندی میں  
صحیح کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب جو وہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

تمام کتاب	قیمت	تمام کتاب	قیمت
<b>کتب فقہ اردو</b>		مستفیدہ و فضائل تلاوت قرآن اور احکام و حدود	
ہنرمصاب - ہر سہ جلدیں گجراتی یہ کتاب		غسل و تحیم و فضائل اذان اتاعت احکام و آداب	
مصائب خاص آل عبا علیہ السلام و الشہداء و النہی		نماز چھگانہ و احکام سجدہ و رکعت و فضائل و مضامین	
عمدہ لکھی ہے مصنفہ آخوند مرزا قاسم علی صاحب		و اعمال خور و زور و دیگر ادعیہ و نقوش و فضائل	
یہ کتاب پہلے بھی چھپ چکی ہے مگر بسبب کثرت		سورہ کلام مجید و فضائل نماز مجید و دیگر مضامین	
خریداری نوبت طبع کر کے پہنچی۔ اب پھر مجید		و فضائل حج وغیرہ و فضائل زیارت اہل بیت	
نظر ثانی مصنف باضافہ بعض مجالس کے طبع ہوئی		و دیگر احکام و مسائل دین و غیرہ کا بیان	
اب کی مرتبہ قلم بہت واضح کر دیا گیا ہے اور قطع غلط		ہے۔ کاغذ سفید۔	۷۰ پ
کی بڑھادی گئی ہے تاکہ شب کے وقت لکھنا آکرین		<b>غزوات مجیدی</b> ترجمہ اردو و شریعت حیدری	۷۰ پ
پڑھنے میں آسانی ہو کاغذ سفید۔	۷۰ پ	<b>چهار و مجلس</b> مسی تبایخ الائمہ۔	۱۳ -
<b>شرح المصائب</b> خلاصہ و المصائب و المصائب		<b>منہج النجاة</b> مع دعا کے عاشورہ اور	
دیگر مجالس مصائب لائق اسکے ہر کردار کے ہر		سید غلام حیدر خان۔	۳ -
پر مٹیکر غراور دن کو سنائیں مصنفہ آخوند مرزا		<b>زبدۃ المصائب</b> طیلول از محمد عسکری	۷۰ پ
قاسم علی صاحب لکھنوی۔	۷۰ پ	<b>اعمال الصالحین</b> بنابر نہایتنا عشرت	۲ -
<b>زین المیقین</b> مکتبہ مولوی سید محمد تقی		<b>جامع جعفری</b> ترجمہ	
اس کتاب میں اور اردو و خلاف و اعمال لوگوں		<b>شرح الاسام</b> امام ہر دو جلد مترجمہ مولوی	
و احکام نہایتنا عشری کا بیان ہے اور ادعیہ		<b>سید عابد حسین صاحب</b>	۷۰ پ



بسم الله الرحمن الرحيم

در توفیق اشک یزدی نویسنده وسیله آسمان حسانت یقرا داران عالم طاهر و مجرب

جلد

تذکره

سوم

از کلام بذرت اهتمام سرآمد مشرب گو یان نامی و ذکر ان گرای بهر علی متا متامل و نویسنده

مطبع نامی منشوری کشور ایران در تهران



بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴۱  
 تبتل بقصد ہوا رنگ تبتل  
 قاتل کہ مرے گویا یوں تبتل  
 مہلک میں عیش و سرور میں تبتل  
 جانے تبتل و عیب پانچ تبتل

۴۲  
 غافلین کی خوشنماختی ہے  
 مین جلی ملکبار حق آبادہ منشا  
 کہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے  
 تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے

۴۳  
 اترتے تھے وہ حق کا قادی  
 سر سبز بستان میں خوشی بانی  
 وہ نہروہ آشادہ بنوہ تھے تھے  
 چلن میں ہوا پرکار تھے تھے تھے

۴۴  
 پہلوں سے زمین بس گئی میدان تہ کی  
 آنے لگی صحرے ہو ابلغ ارم کی

۴۵  
 نقش قدم پاک ہے سراج ہمارا  
 ہے چرخ چارم یہ دماغ ہمارا

۴۶  
 رشک سنا تھا خوشید کو ذرے کی چپے  
 صحرائے بھارو علی بھی چوٹی غنی فلک

۴۷  
 تیرا کہ گون گون گون گون  
 تیرا کہ گون گون گون گون  
 تیرا کہ گون گون گون گون  
 تیرا کہ گون گون گون گون

۴۸  
 آیا نظر اس قفس میں ایک بار  
 غبارِ بسترِ تقدیر تھے ایک بار  
 غبارِ بسترِ تقدیر تھے ایک بار  
 غبارِ بسترِ تقدیر تھے ایک بار

۴۹  
 اسی قفسِ تقدیر کی منہج دربار  
 مین ترا ہو گیا میں سے تیار  
 مین ترا ہو گیا میں سے تیار  
 مین ترا ہو گیا میں سے تیار

۵۰  
 عکس رخِ پیہر کی نمود ڈر تلک حق  
 ہدیہ کی ہرک لیر میں بھی کی چمک حق

۵۱  
 چمک کر بادب پلے شرعش نشین پر  
 سبز نے کیا فرشتہ خود کارین پر

۵۲  
 دودن تو میں پام کی تکلف سے گرا  
 میرے وہ زمین جس پر ترا خون بے گرا



<p>۱۷ تو ان کی تیغ و سر نیزہ کیلئے کیا کہتے ہو پیوہ سخن نہ پوچھو بولے کھینچیں گے جو تیرا بسا لڑکے کیلئے خون کا اجمی نہ بولگا دریکے تہا بے</p>	<p>۱۸ وہ بولے کہ بیکار ہے تیرا تھیاری حاکم کا عمل ہے نین بان مار تھیاری محرابی دریا بھی کھول سکائی تھیاری دروا بہادر کے کہنا صبح بے درباری</p>	<p>۱۹ تو چون علم کے کہنے لگے علم دیکھیں تو جلاوت فرست بن باہم پہنچتے ہی چلا اس لڑکا ضعیف دو تھوڑی بیا قبضہ شیر شہر</p>
<p>۲۰ لاکھ آئین کرد و لاکھ گہی ہم نہیں دیتے مرد باہون کے دھکاتے صفین نہیں دیتے</p>	<p>۲۱ سب غلق ہو قبضے میں شہنشاہ جری کے آقا برسے ختا رہیں ٹھنکی وری کے</p>	<p>۲۲ بڑھتے ہوئے دیکھا جو سوارہ مذکور دھکے بہتھو انس لیا شیر نے گردی کو سپر کے</p>
<p>۲۳ ہوئے لگی اعلیٰ اور اگر ہر گز نہ غیا گریا ہم سے عکس مدفن اعلیٰ چھپتے صفت شیر کیلئے مہیا کیا بان ان کہہ راتے ہو خواہ ضرور</p>	<p>۲۴ کھانا ہوئے دھو قہم اس کے شہر کا آسان نین شہر دن کا ترائی کو تھا جیتا کہ سپر میں کیلئے تھے پوجا نہیجے بھی کو بن تو اٹک طے رانا</p>	<p>۲۵ گھبرا کے ادھر سے شہر الا کیلئے بان ان کے صفی و عاشرین کو کیا مبارک کھینچا بھی صفین میں تھا ایسی ہوئے ترائی کیلئے کہنا</p>
<p>۲۶ ہم میں نظر آئیگا نہ سرتن پوسی کے شہزادے سے کہو نہ سخن بے ادبی کے</p>	<p>۲۷ گردین بھی یون نہ روز بہت طبق کو جس طرح ادلطایتیں ناگلی ہو دق کو</p>	<p>۲۸ کچھ نہیں جاتی ہوئی مہتی یہ رہیں کے راحت انھیں تھے ہر کیفیت سپہیں کے</p>
<p>۲۹ کیا در میں آتی ہو ترائی کے نورین ہون کہ لکھ ہو کسی میں جا دیاتے شہر کا جو کھل اٹھا گری میں ترائی کو نہیں چھوڑی</p>	<p>۳۰ بے شکوئیانے نہیں چھپتے اس میں سو تہا بے ب نہ نہیں علم سچی جو کہے گا تو نہ کھینچے ہم شہر ہون سے نہیں کھینچے ہم</p>	<p>۳۱ اتنے جو بہ زلات تھے شہر اٹھا دیکھا کہ نہ صفین میں بہادر کا جھیل عشہ میں نہ رہیں نہ شہر کے تھال ابو جیکین پنج قبیلہ ترائی</p>
<p>۳۲ بلک اپنی ہے غمزن کا اجاہ نہیں کر اور یا یہ ہمارا ہے تمھارا نہیں ہرگز</p>	<p>۳۳ دم جسم میں جب تک ہے ترائی نہ چھگی ناحشر یہ دریا کی ترائی نہ چھگی</p>	<p>۳۴ بل کھائے ہوئے دوش بگلیو تو پڑے ہیں پھرے ہوئے جون شیر ترائی میں کھڑے ہیں</p>

<p>۵۷۷          خفتے میں کچھ گھنٹوں کی تباہی کھائی          غریب کا آبِ طہر جائے بھائی          کہنے بنی در سانس لے لی گئی تھی          اس وقت مناسبے اندیشہ پر غامی</p>	<p>۵۷۸          بالاکھلا اختر تر کر کی تھی          بلوہ ہے سانس چلنے کی دھڑکی          عباس کو بھال کے ادب لائے بھائی          پتی پر پتہ خاک میں لجا بولائی</p>	<p>۵۷۹          بیکو گئی اپنے سبب با کام          ناموس خدیجہ میں پائی گئی کام          بھالنے سے خفتے مٹی سبب بنی کام          چاکلی کی لیسے ساتھ بھری نہاں کام</p>
<p>۵۸۰          میں اب نصین بوجھان ہو مارے پھر نکلا          بے تیغ کے گھاٹ اکو آمار نہ پھر نکلا</p>	<p>۵۸۱          کھد و امین کھنڈن نہ اگر پاس منوئے          دریا کو لگے آگ جو عباس منوئے</p>	<p>۵۸۲          ساحل پر آمار ہوا اذانِ جلیس کا          بان و صوبہ میں ہر پاہو خیرِ دین کا</p>
<p>۵۸۳          بولے یہ برادر سے لبِ شہزاد          از دھبیاں کہہ کر کہنے بولے از دھبیاں          کہنا نہ ہو بلکہ تھیں کہنا نہ ہو          بونہاں نہ ہو کہنے کو یہ کہنا نہ ہو</p>	<p>۵۸۴          جھپٹے یہ ہی دھنٹ لایا ہی نہ ہو          جس نے نہ کی شہر میں ہی نہ ہو          ساحلِ نہ از دھبیاں میں کہنے نہ ہو          چھینچھین میں جو بولنے کیلئے نہ ہو</p>	<p>۵۸۵          بولے یہ ہی دھنٹ لایا ہی نہ ہو          جس نے نہ کی شہر میں ہی نہ ہو          ساحلِ نہ از دھبیاں میں کہنے نہ ہو          چھینچھین میں جو بولنے کیلئے نہ ہو</p>
<p>۵۸۶          اسد مشرو بھگیا احمیں بے ادبی کی          زنا میں لازم نہیں تے بنی کی</p>	<p>۵۸۷          پر دیس میں تکلیف گوارا کرو لوگو          اس نہ کہے پانی سے کھلا کرو لوگو</p>	<p>۵۸۸          گردونے نہ رکھا تھو جو کھیت چیں کو          دریا کی کا عمر دے جہل امین کو</p>
<p>۵۸۹          بیوہ و عین کہنے بھائی نہ ہو          جہر کی قسم نہ ہو نہ ہو          آوارہ وین بولنے ہی نہ ہو          محلِ بیوی بولنے ہی نہ ہو</p>	<p>۵۹۰          بان آگے اٹھ کر نہ ہو          نفذ نہ ہو باری سارا نہ ہو          برکتِ اسیطے نہ ہو نہ ہو          جہر نہ ہو گا نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۵۹۱          کیا خیر نہ ہو کہی آدن نہ ہو          رخت میں دھبیاں نہ ہو نہ ہو          تباہ تھا نہ ہو نہ ہو نہ ہو          سہی نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>
<p>۵۹۲          دو چلے تلی بنین مہا بگی نہ ہو          گھبرائے عمار سے نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۵۹۳          روشن ہو کہ غیر چراغ سہری ہین          امان مجھ اسدن کی خبر دے مری ہین</p>	<p>۵۹۴          چمکا جو کس اور بھی جلوہ نظر آیا          خورشید کی دستار پہ طرہ نظر آیا</p>

<p>۱۰۰ ماں و دم کا خاک و مٹی کے نذر آفت میں نہ جانے کچھ نہ ہو ہر شے تم اس کو لڑائی ہوئی روز و رات غم کو لڑائی ہوئی</p>	<p>۱۰۱ جس کا بال جس کا بال جس کا بال جس کا بال</p>	<p>۱۰۲ جس کا بال جس کا بال جس کا بال جس کا بال</p>
<p>۱۰۳ در پہ ہونے سب قتل باہم ان کے دسویں کو گئے کشتے گئے آل نبی کے</p>	<p>۱۰۴ اتمد علی غلامین جب کے یقین بھٹکے کی طرف دیکھ کر رہ جاتے تھے</p>	<p>۱۰۵ نوح آید رحمت نوزدت بر کرم ہر دیکھ کر عید و شب تہہ بہم ہے</p>
<p>۱۰۶ جس کا بال جس کا بال جس کا بال جس کا بال</p>	<p>۱۰۷ جس کا بال جس کا بال جس کا بال جس کا بال</p>	<p>۱۰۸ جس کا بال جس کا بال جس کا بال جس کا بال</p>
<p>۱۰۹ کدو و جگر فاطمہ زہرا کے بہرے بر بھی کو کالین علی اکبر کے جگرے</p>	<p>۱۱۰ کھاسا بتر ظلم ہر اک سرور وان لڑ کھاسا تارہ چمن تھا جسے لڑا تھا قرآن لڑ</p>	<p>۱۱۱ ہے غلام سرور و جگر پشیمان گئی ہے کال بھی امین لڑا تھا ہر خوش نصیب</p>
<p>۱۱۲ جس کا بال جس کا بال جس کا بال جس کا بال</p>	<p>۱۱۳ جس کا بال جس کا بال جس کا بال جس کا بال</p>	<p>۱۱۴ جس کا بال جس کا بال جس کا بال جس کا بال</p>
<p>۱۱۵ کچھ فرق نہ آیا سرور و ضامن اصغر کو بھی تو رہا کراہ خدایں</p>	<p>۱۱۶ سجد کی نشانی بھی چمک سب سجد کی یہ اخراجاں حسین بن علی ہر</p>	<p>۱۱۷ دار اپنے براہ سجدے پر جلیں گے آگہا سکی نہ چھلکی ہو ستر جلیں گے</p>

<p>۱۱۱۱ خاطر میں سب گل سریں ہیں اس کی خوش حال مایہ خوبیوں پر سجایا آ کر طوبہ و شاد کا مکتور مستور ہو بہو بدین چلی سطور</p>	<p>۱۱۱۱ چرخِ انوارِ لوح میں پاک دینے سے کسی نہیں بابا کو دانو کی صفائی سے غیلِ خجل اچھا ہے تو ان کو تھکے تو بار بار</p>	<p>۱۱۱۱ چرخِ چرخ میں سرور و شاد کیا قدرت حق پر سرور و شاد لیکن نہ شاد و زین بلور سچے میں نہ خود نہ شاد و زین</p>
<p>۱۱۱۱ ہنسنا بے تیشہ کے قابل بھی نہیں ہر خویش رکھ پائے کے مقابل بھی نہیں ہر</p>	<p>۱۱۱۱ خالق نے سنوارا جبین خود کر مہر لوٹی وہ لڑی ہو تو نکی رنگ ستم ہر</p>	<p>۱۱۱۱ دو آئینے غلٹ سے ہم آغوش ہو ہیں رفسار غم نشین سیر بوش ہو ہیں</p>
<p>۱۱۱۱ ہر جو پور پور پی کی عشق قرآن پر فوج اور الفطرت وہم و توہین وہ اس جو بیجا اس بی بی زار پر اور غم و زاریاں</p>	<p>۱۱۱۱ آئینہ زبان دان بہ زبان ہر وہی کی طرح کسی شاد و شاد وہی کی طرح کسی شاد و شاد سوز و درد میں باہر و زاریاں</p>	<p>۱۱۱۱ کائنات کی تماشائی کو بہ زبان کچھ کہہ سکتے ہیں کہ سلطان کہتے ہیں کہ سچے میں کہیں وہاں ہی کہہ سکتے ہیں کہیں</p>
<p>۱۱۱۱ چھانے میں چن بگل مغربین یہ طہین اک شاخہ بادام کی دو پھول کھین</p>	<p>۱۱۱۱ جز کلمہ حق اور کلاموں ہی بری ہر بیشیرین کجی ہر گز بریشیرین بھری ہر</p>	<p>۱۱۱۱ یہ کان وہ میں جو ترن کوئی کان ہیں اسرار میں ان کا نہ کوئی دین ہیں</p>
<p>۱۱۱۱ رنگ لب علیا تو کیا عجب زلیب کر داجی جو ماہ و تاب و زلیب لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے</p>	<p>۱۱۱۱ رنگ لب علیا تو کیا عجب زلیب کر داجی جو ماہ و تاب و زلیب لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے</p>	<p>۱۱۱۱ رنگ لب علیا تو کیا عجب زلیب کر داجی جو ماہ و تاب و زلیب لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے</p>
<p>۱۱۱۱ گد باس میں برائی کی پروا نہیں کیا ہو تبسح ہر تبسح ہے اور شکر خدا ہے</p>	<p>۱۱۱۱ آسیب طہر سے اس کی خوش نظر ہو یہ نخل گلستان محمد کا مشہور ہو</p>	<p>۱۱۱۱ پچھن میں مگر صبر چو ماہ تابی تلے تلوار سے کاٹا ماسی گردن کو تھی تلے</p>



<p>۵۵۵ سینہ زدہ کہیدہ کہیدہ کہیدہ کہیدہ کہا نہ تو خیال ہو چکا ہے کہ یہ کیا سب جان تو میں حکم تو میں سرا نہ تو میں کہ یہ کہہ کر غصہ کیا</p>	<p>۵۵۵ ہے خبریں میں کہ نہ آ کر نہ اب ہاتھ اٹھاؤ اس کی کہ یہ بانی دہ کہ یہ پاس ہوں میں میں سردہ ہوں اس کی کہ یہ</p>	<p>۵۵۵ نور کیا غازی نے کہا تو غافل کلمہ نہ تھا غور نہ ہے کچھ کہہ دو دھڑلہ دلیدہ کہ یہ کہہ نہیں جھینڈے کہہ دلا اس کی کہ یہ</p>
<p>۵۵۵ آنکھوں سے لگا یا تھا جسے روح امین را نہ تو اسی مصحف پر دھڑلہ نہیں کہہ میں حرم سے کہ لکھی یاد ہو چکو</p>	<p>۵۵۵ بیکس ہوں سکو دست جہاں ہو چکو کہہ میں حرم سے کہ لکھی یاد ہو چکو</p>	<p>۵۵۵ منہ پر مے کرتے ہو سخن بڑا دلی کے بجور سمجھتے ہو نواسے کو بنی کے</p>
<p>۵۵۵ خانہ کی خبر نہ ہو کہ یہ کہہ نہیں ہاتھ سے کہہ نہ ہو چکا ہے کہ یہ بہ دست بے مضبوطی کہ یہ کہہ نہیں موتے میں کہہ نہ ہو چکا ہے کہ یہ</p>	<p>۵۵۵ ملو نہ کہو چکا ہے کہ یہ کہہ نہیں شمار سے کہہ نہ ہو چکا ہے کہ یہ ہم کیا کہہ نہ ہو چکا ہے کہ یہ بہ دست بے مضبوطی کہ یہ کہہ نہیں</p>	<p>۵۵۵ ہے خبریں میں کہ نہ آ کر نہ دو دھڑلہ دلیدہ کہ یہ کہہ نہیں انوار قیاس کے کہ یہ کہہ نہیں تجربہ کو اس کے کہ یہ کہہ نہیں</p>
<p>۵۵۵ یہ غوکو نہ یا موتی کلا لا نہیں جاتا بھالا کسی ظالم سے سنبھالا نہیں جاتا</p>	<p>۵۵۵ زہرا کی ہو ظلم اسیری کے سہو کی زہر کے سراپک پر چادر زہر کی</p>	<p>۵۵۵ بجلی وہ گریگی کہ بہت یاد کرو گے جلجاؤ گے رہنم پر چو یاد کرو گے</p>
<p>۵۵۵ نور تھا کہ اس کی کہہ نہیں موت کھوں کہ وہ کہہ نہیں کھا نہیں کہہ نہیں کہہ نہیں سب کہہ نہیں کہہ نہیں کہہ نہیں</p>	<p>۵۵۵ کی کہہ نہیں کہہ نہیں کہہ نہیں نہا نہیں کہہ نہیں کہہ نہیں سب کہہ نہیں کہہ نہیں کہہ نہیں بل کہہ نہیں کہہ نہیں کہہ نہیں</p>	<p>۵۵۵ کہہ نہیں کہہ نہیں کہہ نہیں پر کہہ نہیں کہہ نہیں کہہ نہیں بہت کہہ نہیں کہہ نہیں کہہ نہیں جھینڈے کہہ نہیں کہہ نہیں کہہ نہیں</p>
<p>۵۵۵ تلوار ظلم کہہ نہیں کہہ نہیں جبریل بھی کہہ نہیں کہہ نہیں</p>	<p>۵۵۵ عبرت سے یہ تھا غافل جماع ازلی کو جس طرح جلال یا تھا خبر میں علی کو</p>	<p>۵۵۵ تو باقی ہو چکا وہ دم تیغ دو دم پر ہر دم نے سر رکھ دیا خضر کے قدم پر</p>

<p>۱۷۷ جس صف پہ سر گری ہوئی تھی جیسٹا عروکہ پر شان سر آئی ننگے زانو نوک جھان سر آئی چار آئینہ دالو کو بھی جہان سر آئی</p>	<p>۱۷۸ جو بھٹا تھا نشیب کبھی نہ ہو خواب کو فکر کے نہ کھنٹی نہ ہو سک پڑی تو ناخدا اس قیاس سے غل تھا جو پھیل کھلے تھے آہلے</p>	<p>۱۷۹ لڑی سے خطا کا رو کبھی چھو لکے تھے غولادی کمانوں کے بھی لڑ لکے تھے</p>
<p>۱۸۰ جس جی تو جو کسو سار آئی جو جوب ہر افسانہ سر آئی سار کو فاسٹ سو سار آئی پیش ہی لالہ لالی کو سار آئی</p>	<p>۱۸۱ سری سہی پہ جو غنیو نہ پشیم نیزو نا پھانے سے نہ پشیم پشیم کے کمان میں نہ پشیم پیار تو پشیم پر پشیم نہ پشیم</p>	<p>۱۸۲ پہم جو خطا میں ہرین ناؤ فکون سر روصین بھی ہوا ہو گین لالہ کون سر</p>
<p>۱۸۳ تو کون سے برکت کو پشیم سر آئی ننگو تو رات کو پشیم سر آئی سرکے ہوا کافر افسانہ سر آئی پیشیم ہی چمک سر آئی</p>	<p>۱۸۴ وہا لونیو پشیم سر آئی پشیم کی میان پشیم سر آئی نیزو نہ چمک سر آئی اندو کی روانی نہ دافم سر آئی</p>	<p>۱۸۵ خو زبزی کھار کا عہدہ ہے اسی کو ایسا کسی مچھلی کو بھی تیرا نہ دیکھا</p>

[illegible]

<p>۱۰۰ گوئی بھئی تیغ و زباناں سدا رسد روکھے کھینچ کر کھینچا پاشاہ وہاں ایک آدم بن نہ بجاہ بھئی ہو چکے سدا وہاں خاک ٹوٹا</p>	<p>۱۰۱ اور اسکی سوا پاس کی نہ تھی کرا دو دو گنا خلیق سے رسد کا سارا اس کی طرف کیا اقبالان بھی ہوا حلافت بھی منصب کمان چکا بھارا</p>	<p>۱۰۲ بہشتی ہوا کر اسکی عیب چھوٹا خفقہ کرنا جب بھی خون سے نہ جلا چلے لگے تھے نہ کچھ کو بھلا دوسروں کو لگا کر کچھ کو بھلا</p>
<p>۱۰۳ اسم پر قلع بھڑ رسول عربی کو عرصہ ہوا دیکھنا میں ہنسی کو</p>	<p>۱۰۴ حسرت ہو کہ کچھ اسے گھات تیغ بھاسی آنا بھی لڑا میں تو نقا حکم خلا</p>	<p>۱۰۵ کھولا اپنے فرید جو سر ربت بنی نے تینوں میں سپرد دیا سینے کو علی نے</p>
<p>۱۰۶ دل روتا ہی جی ہی جی ہی جی اک ایک لکھی تھی قیامت کی کھجی بلد فتنہ و زور و زور و زور ہر جگہ میں اور ہر جگہ میں</p>	<p>۱۰۷ ای تیغ قریب با قرب عطر کھام چھوٹ گیا نہ رہی نہ کین کا کام جھجھکے جھونکے فوج کو اچھوٹا رام دین پوئی کر زباں بوی نام</p>	<p>۱۰۸ کس کو کون صبر و شہادت بھارا جاری غریبان بولے نہ کرا فریاد تھوڑی سی کھلا دینا باران کریم نہ بھجے تیر کی بھارا</p>
<p>۱۰۹ جنت میں کہا ہو گا یہ سلطان میں ہو مان پائے محروم رکھا گور کو دشمن ہو</p>	<p>۱۱۰ نگہبر کی سوکھی ہو ہر نو پہ صدا ہو رگ رگ سے مر و کلا تو حید ادا ہو</p>	<p>۱۱۱ کیا غم بخین زخو کا جو شاقا میں تلوار میں نہیں تل تھا تاکہ بھل میں</p>
<p>۱۱۲ تھکے تھکے اس وقت میں تھکے وہ مرے اور تھے بڑی درگاہی منصب کوئی کسکو کھانا لگائی جہان میں جانناں و راجہائی</p>	<p>۱۱۳ تیغ و زبانی ہی جی ہی جی جولا کھین ٹوٹا نہ ہو تھکے نہ تھے کما حاضر میں ہی جی ہاں تھیں وہاں ہی جی ہی جی</p>	<p>۱۱۴ یا رب تیغ و زبانی ہی جی ہی جی نہ تھے وہاں ہی جی ہی جی نہ تھے وہاں ہی جی ہی جی نہ تھے وہاں ہی جی ہی جی</p>
<p>۱۱۵ ٹوٹی ہے کمرۂ نکاحی ہے جگر سے سیدھا ہوا جاتا نہیں ہر کے برے</p>	<p>۱۱۶ یہ میں شب و روز کا پاسا نہ لگا اب اسے چھڑکا نہ اسانہ لڑے گا</p>	<p>۱۱۷ ہنگام ترود ہے مرد کچھ مولا یہ تھوڑے درویش نہ رو کچھ مولا</p>



<p>۷۹ تھا تو ملک خیر و خیر کی تھیں صلح کی اور دینی عقیدت کو ازادی میں چھوڑیں نہ کیجیں تو دین و دنیا میں دو طرفہ کھلم کھلا ہو جائیں</p>	<p>۸۰ آؤ تو بیک وقت علی کا سر کران چھپ چلی نہ کر کی ہو اسے عین بانو کے اور اور قاسم سے بھان سخت و نرم اور ہر طرف پر جان</p>	<p>۸۱ سیر کیے زینت اور ہر بیکار بابا سے چلتی کو بجا بجا خدا کہنے کے زندہ ہو اگر آپ کو پایا روزی و رات میں نہ کھینے دیر بھارا</p>
<p>خاموش کہ ناموس پیر نکل آئے بارہ فرارک برج سے باہر نکل آئے</p>	<p>جہیز پر وہ تھے سے دھری اٹھ کینہ ٹولی کو اتار دی ہو علی ساتھ کینہ</p>	<p>اکدم کے لیے شہر ستر کا جو بیچار یختہ جگر و در کے چھانی سے چھپا رہا</p>
<p>۸۲ علی اور حسنا کو جو بیکار خیر کے دیکھنے کو نہ رہا مرا تھا کہ سائے علی کے کھلیں جیادہ بڑا سر پہ لگا کر گر بیچار</p>	<p>۸۳ ایک بھائی باغی ہو کر بیچار دیکھی وہ قیامت کو اٹھ کھار خوش نشہ دین گری ہو کر بیچار بیٹھا تھا علی کے زور و زور پر</p>	<p>۸۴ نہا کر آئے جو بھائی بیچار میلواریں بے راہ میں کھلیں چلا گئے گلی رو سے تیرے بیٹے کو بابا کو بچوں میں کیا روں</p>
<p>زہرا کا بستر تو سن چلا کہ پڑ پڑا گر گر گرا بیچ علی خاک پڑ پڑا</p>	<p>صدہ تھا عجیب عین قیامت پر ٹوٹا تھا سپار ایتھ نور خدا پر</p>	<p>ہوتی ہوں میں تنگ بھائی نہیں نزدیک سن آج و مجھ کو آج نہیں تھا</p>
<p>۸۵ مقتل میں جو کوئی آؤں شاہ سیر کیے علی کے گلی بہت یاد کوسا جو بی پر اگر فاطمہ کا کہ صاحب جوان کا راج ہوگا</p>	<p>۸۶ جینے کو تھا تیرا پڑا آؤں شاہ خیر کے دیکھنے کو نہ رہا خیر کے دیکھنے کو نہ رہا رواں کو ڈھانچو کر گرا</p>	<p>۸۷ بابا کو کیا دیکھ کر تیری ہوا بھائی تو نہیں تیرے بیٹے کا صدائی جیتے ہو کر دنیا سے آؤں دینی ہم</p>
<p>جلاد و کافر ہے امام ازلی پر سب ملے جلوا لاش حسین بن علی پر</p>	<p>کہتے تھے نہ کو ظلم امام ازلی پر ہے خلق بنی خلق حسین بن علی پر</p>	<p>ہو لو نہیں اب غم نہ جگر پھٹتا ہو میرا حضرت صدای کہ گلا کٹتا ہو میرا</p>

<p>جلد ۱ رہنے بصدای جوام و درون منہ پیلے پیا و خورشادہ خندانے اعدا کوئی نہ تھے بغور نہ پانے کل کر دیا اس نفع المیت کو</p>	<p>جلد ۲ جو کہ موت پایا کا کہیں نہ پایا جو کہ بچے کہیں نہ ہوئی نہ پایا جو کہ مرے بچوں بزرگ مرے کیا جو کہ مرے سر پہ اٹھا بچا پایا</p>	<p>جلد ۳ من کر تھیں یہ سب بیدار سراپنوں کو چھوڑ کر گیا نفل کے علیہ جیلو طالع کی کیا نفع مری و زینت بی بی خیر کیا</p>
<p>مقتل میں سیکھ گور سامان نظر آیا بیزرے پر سر مرد و زربشان نظر آیا</p>	<p>یہ خفاک گلا کوٹنے کو خوار نہ کاٹا آئی یہ صدا شمر تم گارنے کاٹا</p>	<p>لخت جگر شاہ مدینہ کو چپاٹا ظالم کے حنا چوٹے سیکھ کو چپاٹا</p>
<p>جلد ۴ چلائی کہ جو شہر والا کا بے رحم آوردہ مخون دینے ہر اکا پر رحم ماں کو روگو مری خندا کا بے رحم سر کھلوا دیاں مگر بابا کا بے رحم</p>	<p>جلد ۵ بابا بنین ملنے کا نہ پایا و سیکھنے جلو کھڑے میں نہ پایا و سیکھنے بان رنج بے صدق نہ پایا و سیکھنے بہر جلد بابا لیکھے نہ پایا و سیکھنے</p>	<p>جلد ۶ راہین تو بے رحم نہ پایا و سیکھنے بان لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے خاموش آئیں بے کج نہ پایا و سیکھنے مگر لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>میں لگمی و تباہی سفر کرتے بابا ہے ہے ابھی کٹوا کے گلام گئے بابا</p>	<p>فردوس سے لینے کو یقین لائی گئی بی بی یہ پھر کے دن جلد گز جائی گئے بی بی</p>	<p>سیری سونی اہر بھی نہ کچھ فوج ٹکا کو پامال کیا لاش حسین بن علی کو</p>
<p>بابا عی کتنے غمے لے لے لے لے لے لے لے لے لے اسباب شہ جن و شہر بابا لے لے لے لے بہ گویا مقصود ملے گا اس پر بہ فاطمہ کے لالہ بابا لے لے لے لے</p>	<p>بابا عی شہر کتنے غمے لے لے لے لے لے لے لے لے لے بہ گویا مقصود ملے گا اس پر بہ فاطمہ کے لالہ بابا لے لے لے لے</p>	<p>بابا عی کتنے غمے لے لے لے لے لے لے لے لے لے اسباب شہ جن و شہر بابا لے لے لے لے بہ گویا مقصود ملے گا اس پر بہ فاطمہ کے لالہ بابا لے لے لے لے</p>



[illegible]

<p>شعر تو بیا چرخ مصداق سحر و جادو نہ جنگ غرور و جادو و جادو چلائے تھے پھر تیرے پاس لکھنا پاس تو ہے کہ ہے باری کو</p>	<p>شعر تو بیا چرخ مصداق سحر و جادو نہ جنگ غرور و جادو و جادو چلائے تھے پھر تیرے پاس لکھنا پاس تو ہے کہ ہے باری کو</p>	<p>شعر تو بیا چرخ مصداق سحر و جادو نہ جنگ غرور و جادو و جادو چلائے تھے پھر تیرے پاس لکھنا پاس تو ہے کہ ہے باری کو</p>
<p>ہے سب پر عیان ہے اہم و جہلی بانی نہیں اوجھ سو ہر شے ہاں میں</p>	<p>بانی نہ ملے گا تو بسنے کی نہیں میں اکی جو غفل یا تو سننے کی نہیں میں</p>	<p>بات کو کہے سے لگا لیتی تھی بانو چھانی تے اصغر کو چھالیتی تھی بانو</p>
<p>شعر راغ غنیمت کے تیرے ہاتھ کا بانی تہن نہ تھکا دینے جلائے کا کوئی ہے کہ نہ تھکا دینے جلائے کا میرے پاس ہے نہ کیا کوئی جلائے کا</p>	<p>شعر دن بھر کی تیری جگہ جگہ رویا کا خود نہ تھکا دینے جلائے کا میرے پاس ہے نہ کیا کوئی جلائے کا میرے پاس ہے نہ کیا کوئی جلائے کا</p>	<p>شعر کرم تیری جگہ جگہ رویا کا خود نہ تھکا دینے جلائے کا میرے پاس ہے نہ کیا کوئی جلائے کا میرے پاس ہے نہ کیا کوئی جلائے کا</p>
<p>بانی تو نہ تھا ان کا یاد تو تھی حضرت نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت</p>	<p>منہ کے فریضے کواد کرتے تھے پھر روتے تھے اور ان کے دعا کرتے تھے پھر</p>	<p>گہرائی میں مین بہ نہ تھی تھے پھر چلے ہو کھانے کے لیے روتے تھے پھر</p>
<p>شعر نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت</p>	<p>شعر نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت</p>	<p>شعر نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت نہ تھکے سر پاک جہاں تھی حضرت</p>
<p>اب پیاس کی گرمی کی محو باب نہیں ہے یہ کسی ہر منزل کہ جہاں نہیں ہے</p>	<p>نہ جنگ کا سامان ہے نہ کچھ فوج ہے کچھ کا بھی غنیمت نہ کچھ کا بھی ڈر ہے</p>	<p>روشن نہیں ادھر نہیں لشکر میں ہے جلتے تھے اندھیر میں ادھر دُعا ہے</p>

<p>۷۱ چو کی کہ پادشاه و سلاطین و خاندان بلند بانی و بنیان و سلاطین و خاندان زیر غنای و دولت و دار کا کھانے</p>	<p>۷۲ صورت عبارت تمام ملک و پادشاه چو بنیادین سلاطین و خاندان لو پاس کی پادشاه کی پادشاه تکبر کے عداوت کے خستہ کو دیا</p>	<p>۷۳ تو فوج بہت کم کر گریب و غلامین دینار دین باریک و ادنیٰ فاقین بلوں کی چوڑی غلام و پادشاه دور رفت جہاد و کور و غلامین</p>
<p>اس کو چکا پاسا کوئی بیان نہ پائے یا نکا بھی ہر چھپکے کوئی جانے پائے</p>	<p>فرمایا کہ سنتے ہو یہ کیا منور ہو بھائی بن پانی سلک نہ تو ب گوری بھائی</p>	<p>دعویٰ ہو کہ کو کو ہزار دستہ اور نیکی یہ نر ہے کیا اگلو میں ہم کو د پڑ نیکی</p>
<p>۷۴ اس شہر و دار کے پیر و پادشاه جس کی بھی فتح کسی فوج و زبانی ان شہر و دار کے قابو میں آ جا کر پانی انصاف و پادشاه و خاندان</p>	<p>۷۵ جہاں تک کی عرض کردہ ملک و کسم چلیں میں چو چو چو چو چو چو پانی کا تو یہ چو چو چو چو چو چو چو چو چو چو چو چو چو</p>	<p>۷۶ نہ کہ کماست کا نہیں گئے گرا منظور میں آپ پادشاه و خاندان اس وقت گریب و غلام و خاندان جاو کہ خدا حافظ و خاندان</p>
<p>آمدہ رہ ہو جنگ خدا جانے کیا ہو اگر آن پڑن نر پادشاه تو غضب ہو</p>	<p>۷۷ و ن بھر تو کٹا اب بھی چو پانی نہ نیکی فرما بے کسر سے معصوم حسین گے</p>	<p>۷۸ جرات کھین ارتم ہر شمشاد و خستہ کیجو نہ گریب و غلام و خاندان</p>
<p>۷۹ نہ کہ کماست کا نہیں گئے گرا منظور میں آپ پادشاه و خاندان اس وقت گریب و غلام و خاندان جاو کہ خدا حافظ و خاندان</p>	<p>۸۰ نہ کہ کماست کا نہیں گئے گرا منظور میں آپ پادشاه و خاندان اس وقت گریب و غلام و خاندان جاو کہ خدا حافظ و خاندان</p>	<p>۸۱ نہ کہ کماست کا نہیں گئے گرا منظور میں آپ پادشاه و خاندان اس وقت گریب و غلام و خاندان جاو کہ خدا حافظ و خاندان</p>
<p>۸۲ حسرت میں نہ جیمہ بھی نہیں کیو کہ کر سوار تصدق ہو کہ بہ طوف جرم ہو</p>	<p>۸۳ تلوار و کو چکا کے جو لشکر بہ گریب مر جا میں تو مر جا میں پڑ خالی نہ پھر نیکی</p>	<p>۸۴ بھیجا تھا بہ تیاب مام و دھان تھے آمنوشتہ غلام کی آنکھوں رو ان تھے</p>

<p>حصہ ۵ جا بوجا اندر نہیں آؤں نہ چھوڑا سب زینت ہر جس کی بیوی نور دراکی ملائی میں بھی فوج کا پھونکے تھے وہ جو چھوڑے ہیں ہر</p>	<p>حصہ ۶ اسنے کہا کیا تیری تو اسے کھڑا اس باجی کا دنیا بھی جو بیوی نور وانک ساں سے تیرا ہے بلا کھیلو افعال اس واسطے نہیں کا نہیں</p>	<p>حصہ ۷ خانہ کے کماچ دی جو کونیا جو کھڑا نیشکر کسیر اس کے ہر کونیا جو کھڑا بان لاکھوان ہر کونیا جو کھڑا وہ نیشکر کسیر کسیر کسیر</p>
<p>محی رات بہ ثابت ہوا یہ لشکر کون خوشید فلک اتر آیا ہے زمین پر</p>	<p>اس ظلم سے باز ہو شناسا ہوئی کا یہ اور کوئی ہے کہ تو ساری کا</p>	<p>باقی کے لیے نہ رہے ہر وہ نیک ہم بھی مہمان و غلام شوئے بھی وہ نیک ہم بھی</p>
<p>حصہ ۸ تا گرن عجاج لعل کے پکارا سرم کون ہو یاں نہ کون کا کھڑا دستوار ہے تانہ نہ نہ کھڑا دراکے کھڑا کھڑا کھڑا</p>	<p>حصہ ۹ تو وعدہ عداوت کی بھی راہیں کھڑا مارا ہے اسنے کے قتل کیا ہو عیاں جو کھڑا کھڑا کھڑا ہوا ہے کھڑا کھڑا کھڑا</p>	<p>حصہ ۱۰ شب بوقت کہ نہیں پوچھتی کھڑا اک نور ہوا وہ نور کھڑا نیشکر کھڑا کھڑا کھڑا نیشکر کھڑا کھڑا کھڑا</p>
<p>تلواروں کل کا بیٹے شیر کے سر کو باقی نہیں ملنے کا محمد کے پسر کو</p>	<p>جسکو نہیں لگا اس کو لاؤں میں پانی پیا سا ہو تو کافر کو بلاؤں میں پانی</p>	<p>زور اسدا دے دکھا دیتا ہوں کو اک حملہ میں دیکھا دیتا ہوں کو</p>
<p>حصہ ۱۱ بولے ہلال شعلی شاہ کا باد انکھن بن ہوں تلوار چاڑھ باد را با ہوں سر کھڑا کھڑا کھڑا دراکے کھڑا کھڑا کھڑا</p>	<p>حصہ ۱۲ کو لہنی غور تو کھڑا قاری قرآن منوع ہو کسب اعدا قتل سلمان نیشکر کھڑا کھڑا کھڑا نیشکر کھڑا کھڑا کھڑا</p>	<p>حصہ ۱۳ یہ تو ہے جس کا اعدا کھڑا کھڑا قاری ہے کیا نسل علی کھڑا کھڑا جلیبی شہ مار میں کھڑا کھڑا نیشکر کھڑا کھڑا کھڑا</p>
<p>پیارا نہیں پانی میں تو اور کسی سے اگر ہے تو عداوت ہو جیٹن بن علی سے</p>	<p>ہر شخص کو عزت بھی اسی گھر کی ہو ایمان کی دلت بھی اسی گھر کی ہو</p>	<p>جس محل میں جا پڑے تھے تار کی فتن بشر یا ترائی میں یہ غل ہوتا تھا فتن</p>

<p>۵۱۵</p> <p>خوشتر بر آغا ایمن جان حاکم فوج ستم ترا من در دستم گھوڑہ پادھیں تو پھیل لازم ہوئی حبیبی خاں دہلی</p>	<p>۵۱۶</p> <p>حبیب شکیا تیرا چہرہ سحر مہمانی جو سب فوج پر میں غلجہ سب جاہی آندہ دستیں کھینچ کر</p>	<p>۵۱۷</p> <p>وان گنگ تھی تیرا چہرہ ترا آئینہ منی تا خدا مال میں جمع مہم تو ہو جا بسکھو اور خاطر کی بدلیاں تیرا</p>
<p>۵۱۸</p> <p>اگر تھے ہو گرد و نچر بیکل کیں جکی کیں مارے نظر بیکل کیں جکی کیں مارے نظر</p>	<p>۵۱۹</p> <p>گر کیل کیں سہل میں یہ کات کات معلوم نہیں ہم میں کمان گات کات</p>	<p>۵۲۰</p> <p>غل ہو اقا امیر میں تو گراتے ہر رتبہ جی سے نکلاتے تھے</p>
<p>۵۲۱</p> <p>ہر وقت تیرے درم میں تھی دیا کے تیرے خون کا پتہ چھپنے کی لہو سے چاہتے تھے اعدا ہر لہو</p>	<p>۵۲۲</p> <p>اصل سے کداسی سب کداسی دربار میں در کاتے کداسی مستکین بھرا در حلقہ خفا میں کھنچ کر</p>	<p>۵۲۳</p> <p>بافتو کو اٹھا کر دھارے باتا دے دیا پھر و افغان خانم میں کیں تیرے پیرے چاہتے تھے اعدا ہر لہو</p>
<p>۵۲۴</p> <p>ایمنی پر پٹھان ہر کوئی باری کیلج اور کتے باری کیلج اور کتے</p>	<p>۵۲۵</p> <p>جو تو گات تھانیر سے ان سکو پاتے تھے بھی ان سکو پاتے تھے بھی</p>	<p>۵۲۶</p> <p>وہ آ کر تو پانی کے بھی اس بھائی سے پھر سے اس بھائی سے پھر سے</p>
<p>۵۲۷</p> <p>ہو اچھا داج کر شہناز نہ ہے سر افغانی نہ ہے سر افغانی</p>	<p>۵۲۸</p> <p>دھاتے تھے تھکے تھکے باتا سنا کر ادا کر باتا سنا کر ادا کر</p>	<p>۵۲۹</p> <p>ایمنی کو شہناز کا یاد دہانی حاشی تیرے تیرے حاشی تیرے تیرے</p>
<p>۵۳۰</p> <p>حلیہ میں تو گات کے اندر یہ حضرت عباس ہیں یہ حضرت عباس ہیں</p>	<p>۵۳۱</p> <p>خود پیاسے تھے اور شہناز تھا تھے مگر تیرے تھا تھے مگر تیرے</p>	<p>۵۳۲</p> <p>طاقت تیرے محبوب کو تھی تو تھے مگر جسم میں عباس علی تو تھے مگر جسم میں عباس علی</p>

<p>۱۳۵ عباس کو چھوٹی بیٹی نہ دکھانا ماں میں چپکے سے کیونکہ گوروا چھوٹی مری جاوے جو نہ سہی جا دیاسی سلامت اس کی چھوٹی</p>	<p>۱۳۶ بن تریں عباس آواز شادی جلائی نہ دین کہیں چھوٹی بھائی ورنہیں دربار و عداوت جلائی نہیں نہ عین عین تریں میں جلائی</p>	<p>۱۳۷ کون سے جو عباس کی کشتی کو دیکھا نہیں کہے جاکے نہ تریں بیجا نہیں کہے کہ اس کی کشتی نہ دیکھی نہیں کہی کہ اس کی کشتی نہ دیکھی</p>
<p>وہ آ کے لیکے تو لہر جائے گا پشیر بچھڑے گا جو عباس تو مر جائے گا پشیر</p>	<p>اللہ نے پھر اچھیں توفیق کئے سے جلد آ کے پٹ جاوے برادر کے کئے سے</p>	<p>دو آویہ جوان یا نئے شکست ہاں دفا کو لا باہر نہ اچھیر کے عباس چچا کو</p>
<p>۱۳۸ تھی تو عباس کی کشتی نہ دکھانا دھڑکا تھا کہ کیا کشتی نہ دکھانا تنبہ دیا کہ ان اور کشتی نہ دکھانا اعدا کی کشتی نہ دکھانا</p>	<p>۱۳۹ عباس کی کشتی نہ دین میں آبا اللہ کو سہی کہے اچھا سا دیا کہ اس کی کشتی نہ دکھانا پانی بھی غلام کی کشتی نہ دکھانا</p>	<p>۱۴۰ وہاں نہ دین نہ دین اس کی کشتی پان سو کہ روز میں نہ دین جو نہ دین کہ کشتی نہ دین سب کشتی نہ دین کہ کشتی نہ دین</p>
<p>تشویش ہو فرزند رسول دوسرا کو یار ب تو بچا ہو سیکھ کے چچا کو</p>	<p>سب پیاسو کو مزہ یہ نہ دینے کو غش ہو و سیکھ نہ تو جگا دیکھے مولا</p>	<p>یان بھائی سہی بھائی کو جہان نامی مولا ان ہاتھ نہ کہ جانیے کیا ہوا مولا</p>
<p>۱۴۱ پوچھتی پوچھتی عباس کی کشتی ناگہ خبری یہ خبر دار نہ آکر دیات پھر خبر عباس کی کشتی آہو چپے بن اور دیکھ کے کشتی</p>	<p>۱۴۲ شکین لگاتے ہیں لا دنگار خبر نہ دین کہ کشتی نہ دین خبر نہ دین کہ کشتی نہ دین خبر نہ دین کہ کشتی نہ دین</p>	<p>۱۴۳ وہ وقت کہ آ کر کشتی نہ دین جب نہ دین کہ کشتی نہ دین پانی نہ دین کہ کشتی نہ دین پانی نہ دین کہ کشتی نہ دین</p>
<p>میکھر بھی یہ سہی بن تریں خدا سہی زخمی بھی نہیں ہو کوئی حضرت کی عہد</p>	<p>انجام کی اس عانت یاری کو خبر تھی مشکو نہ کہی اور کبھی ہاتھ نہ نظر تھی</p>	<p>ہم خاک بسرا کی جدائی میں ہست مشک آہنگی گھر میں ترائی میں ہست</p>







<p>۵۱۷ بیا بیا چکی ہو اور برتن نازی دینا خوش طوار و فادار نازی مکی و قرنی و سینی و جازی زور آرد شکر و صفا نازی</p>	<p>۵۱۸ کوتاھا کوئی آکر بچا کہو کیجو چلاس کہو کیجو عاشا کہو کیجو کیا نوز کیوز سدا شد کہو کیجو بار و کیوزت دیو کیجو کا کو کیجو</p>	<p>۵۱۹ ماری کیڑی کیڑی کہو کیجو جا بکے اٹھا او کیڑی کیڑی کھنکھنستے ہوتے بیان کو فضل یہی من کاتے تیرے کیڑی کیڑی</p>
<p>جب آنکہ ملازمین تو دیر کو بھگدین قبضہ یہ رکھیں ہاتھ تو زور کو بھگدین</p>	<p>یہ وہ ہیں کہ دشمن کی برائی میں ہیں ایسے نوجوان ساری امان میں ہیں</p>	<p>روٹیکو نہ مار بھی نہ پشیر سرانک تھاوت اہل نازی پشیر سرانک</p>
<p>۵۲۰ فانتیہ و نشا دیندہ جانا کت ساعہ وہ جو غنیمت کی کلائی میں ہے بے پرواہ تھے کہیں نہ ہو کیڑی کیڑی تھے سانی کوڑی کیڑی کیڑی</p>	<p>۵۲۱ دیکھتے ہیں بویٹ عاشا کلاں نوشہ دیندہ کیڑی کیڑی نوشہ دیندہ کیڑی کیڑی نوشہ دیندہ کیڑی کیڑی</p>	<p>۵۲۲ بیکلی کیڑی کیڑی کیڑی نشان کیڑی کیڑی کیڑی نشان کیڑی کیڑی کیڑی نشان کیڑی کیڑی کیڑی</p>
<p>کس شوق سے آفا کے قدم چوم رہو تلوار و کمو کا نہ ہو وہ چوم رہو</p>	<p>کیا زور تھا انصار شہ زور مانگا شکر تہ و بالا ہوا و دلا کہو انکا</p>	<p>سادات کے حلو شہ قیامت کی خبر بس عصر ملک کی شمار میں ہیں</p>
<p>۵۲۳ صفت بانجھی و قبیلہ عالم گنگانہ منادہ غرض ناز و ناز کیڑی نتیجہ امانتے عجیب کیڑی کیڑی اس رشتہ میں جلا انجھیں کیڑی</p>	<p>۵۲۴ بہشت نشہ بھو ملک سیکھا کیڑی اس ایک و کئی امان کیڑی سادات کی تلوار و کمو کیڑی صاف حق میں نہ تھی کیڑی</p>	<p>۵۲۵ نکاح میں رشتہ کیڑی کیڑی بتبار کیڑی کیڑی کیڑی آگے خدا دار کیڑی کیڑی حضرت کا چھٹا حال کیڑی</p>
<p>کیا عزت و حرمت تہ اٹھا کھی انکی کس میں چرخ خاک شفا خاک بھی انکی</p>	<p>جز قیلہ کیجا دھن جھکے نہیں کیا تلوار و کمو ان کی کبھی رکت نہیں کیا</p>	<p>جئے کہ حرم کے کبھی تانے تھے لٹ کر روئے تھے کبھی ٹانے لٹ کر</p>

<p>مربع فراتے تھے تیا لکھو ہوا اعلیٰ کبر نہائی میں بابا کی خبر اعلیٰ کبر حلف میں لیا فونج نہ ہو علی کبر ہر کہیں تغور اعلیٰ کبر</p>	<p>مربع ناگاد صد آتی لاری افشای صدوزی کو چوکی بیان و داری حسن چو کو کبر و کبر کبر ماضی میں کبر کبر کبر</p>	<p>مربع چکان کے بار کس سوال غلطی شاہ نور و نور میں دل پر کدو آہ سب تر کبر کبر کبر کبر اعداسی کبر کبر کبر</p>
<p>بکس کی مدد کرنے کو آتے نہیں مٹا بزون سے نہیں کو چاتے نہیں مٹا</p>	<p>روٹی ہون غم اصغر بے شیر میں مٹا لکھی مٹی یہ خدمت مری تقدیر میں مٹا</p>	<p>ہاں آؤ اگر جو صلہ باقی ہے کسی کو لاچار علم کرنا ہوں نشتر علی کو</p>
<p>مربع بیتے تھے جو لاشہ اصغر نظر کا باج کی چوکیاں کبر کبر کبر بو کبر کبر کبر کبر کبر چو کبر کبر کبر کبر کبر</p>	<p>مربع شاد و چو کبر کبر کبر حسن کبر کبر کبر کبر اب آئی تو کبر کبر کبر کبر کبر کبر کبر کبر</p>	<p>مربع میں دارت نشتر فاکہ کبر میں قلم کبر کبر کبر جنت ہوں کبر کبر کبر نہیں کبر کبر کبر کبر</p>
<p>اک ہاتھ کا تیکہ کیا محصور کمر کا اک ہاتھ رکھا سینہ پر مجروح سپر کا</p>	<p>تاراج محمد کا گلستان ہوا ہے بھولا پھلا گلشن مرادیراں ہوا ہے</p>	<p>اللہ نے بچن سر بچے یار کیا ہے جنت کا بھی دوزخ کا بھی غبار کیا ہے</p>
<p>مربع علی کبر علی اصغر غبار بنگل میں ذرا چو کبر کبر او کبر کبر کبر کبر کبر کبر کبر کبر کبر</p>	<p>مربع اک بلخ فک کبر کبر کبر او آج کبر کبر کبر اس بلخ کبر کبر کبر کبر کبر کبر کبر کبر</p>	<p>مربع کبر</p>
<p>اس طرح ہوا و کر و می نہیں اصغر بے مان کبھی آرام سے سو نہیں اصغر</p>	<p>ملو رو کو چل کسا کر یہ بھول چو کبر کالے ہو ریتی میں کمر سرد پڑ میں</p>	<p>کب عرش لے پایا ہو چو پایا ہمارا طوبے جھکے ہیں وہ سایہ ہمارا</p>

<p>۱۰۰ از دست کسی که در غایت غلبه گل گشت کوئی که در غایت غلبه ان بکوی غنیمت که در غایت غلبه نہنہ کجیہ بر سرین</p>	<p>۱۰۱ چھاپا سو اتھا جا رو ڈھکھا کھول نہنہ کجیہ بر سرین نہنہ کجیہ بر سرین نہنہ کجیہ بر سرین</p>	<p>۱۰۲ بیکجا تو بیکجا کلائی کا نینک آفت کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار</p>
<p>۱۰۳ اس معرکہ میں عشق و نشاط کو کیوں ہو نہ خون جگر نہ صراط انکے لیے ہے</p>	<p>۱۰۴ بند آنکھیں کی فوج کی کوئی ترنگہ آئینہ شمشیر میں بیکجی کی چمک</p>	<p>۱۰۵ با مال ہر اک ظالم سرکش نظر آیا نہ ترنگہ کے نہ ترنگہ نظر آیا</p>
<p>۱۰۶ اور پانچویں گھر گھر گھر گھر بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار</p>	<p>۱۰۷ سہمی بیکجی کا فوج کا فوج طالع بیکجی کا فوج کا فوج طالع بیکجی کا فوج کا فوج طالع بیکجی کا فوج کا فوج</p>	<p>۱۰۸ گھوڑوں کو ڈالنے جو سوز و گم نہنہ کجیہ بر سرین نہنہ کجیہ بر سرین نہنہ کجیہ بر سرین</p>
<p>۱۰۹ کاؤر کا جگر سینے میں باغ و شمع ہو گر غور کر و نام علی کو تو جنت ہو</p>	<p>۱۱۰ کھینچا ہی تو دست رو کیو شمشیر و دم اس ترنگہ بازو پہ صدف کر دم کو</p>	<p>۱۱۱ اور بھائی علی کرتی تھی بھائی علی سرتن کو پر ہر باجہ سوار و روح برن سے</p>
<p>۱۱۲ بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار</p>	<p>۱۱۳ بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار</p>	<p>۱۱۴ بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار بیکجا کلائی کا نینک نہ غورہ کجا خطا کار</p>
<p>۱۱۵ جب عیش خراشا تھا کرتے تھے افلاک جھک جھک کے سوئے خاک بن جھلکے تھے افلاک</p>	<p>۱۱۶ اسوار جو نامی تھی وہ تو سب سے جدا تھی ہر فرسے اسوار و کی سرتن سے جدا تھی</p>	<p>۱۱۷ تھا شور کہ اعجاز ہو یہ ضرب نہیں ہے یہ قمر خدائے دو جہان حرب نہیں ہے</p>

<p>منزلہ جلی جی کو کر دے صلیح کھنگلی زیادہ کی آواز دل آئے کھلی اسو کے سر پہ چوٹی تانکے کھلی سینے میں دہائی تو عین کھلی</p>	<p>منزلہ ناگہ صد آئی بجی کہ میر جان اس ہاتھ کو اس کے اس تھکان بہن کی بی بی کو یقین نہ لگتا امت کرو دے کہ عجیب بہ جان</p>	<p>منزلہ انجا کھو ہاں غور نہکا زردان اک کعبہ چھوڑا غور نہکا زردان اک حشم نہکا اور نہ غور نہکا زردان تکلی کی ہوئی کھول کو غور نہکا زردان</p>
<p>جھوڑا جسے قتل میں لہو پاک کے چھوڑا پایا جسے اس تیغ نے سر کاٹ کے چھوڑا</p>	<p>خالق سے دم راز و نیاز آیا بیٹیا سجدہ کو جھکو وقت نماز آیا بیٹیا</p>	<p>سر کھولے ہو فاطمہ علیہ السلام کی یقین نہیں خوشی نہا بہا بہا تھا تروٹ کے کر نہیں</p>
<p>منزلہ جنگ کی کشتی پر نہی نا چلے گا پتھر کی کشتی پر نہی نا چلے گا بیمہ دار نہی نا چلے گا ارٹھریس پر نہی نا چلے گا</p>	<p>منزلہ پتھر سے ہی سب کو پھرنے والا ادھر توڑے اترا اسلحہ کا پیرا لٹے دو دو قاتل یقین اسطے پیرا اب ہاتھ کی نہیں لٹھکے پیرا</p>	<p>منزلہ ملو اور توڑے جی پتھر کی کشتی نہی نا چلے گا پتھر کی کشتی بیمہ دار نہی نا چلے گا ارٹھریس پر نہی نا چلے گا</p>
<p>اس جنگ میں بھائی کو نہ بھائی کی خبر ہوئی ہاں مٹی تو سرور دن کو بدائی کی خبر ہوئی</p>	<p>سر دینے کو موجود امام دو جہاں ہے بھیلو سے پنجو ہے کہاں نہ کر کہاں ہے</p>	<p>افراہ جرات سے بہ تھا زنگ بن کا ہر عضو تھا اک پھول تھا کچھ چمن کا</p>
<p>منزلہ علی قلی علی صید غدر کی دیانی اسکے فریاد پیر کی دیانی مرد بہن حضرت شہید کی دیانی رہی کی دیانی علی غدر کی دیانی</p>	<p>منزلہ گھوڑے پر نہی نا چلے گا نیزہ کوئی توڑے کوئی شمشیر کا کچھ نہی نا چلے گا نیزہ کوئی توڑے کوئی شمشیر کا</p>	<p>منزلہ تھا غدر کا تمام نہی نا چلے گا جہاں سب کا نہی نا چلے گا نیزہ کوئی توڑے کوئی شمشیر کا نیزہ کوئی توڑے کوئی شمشیر کا</p>
<p>عابز بہن علی کے سر مجروح کا صدقہ ایچہم کرد فاطمہ کی روح کا صدقہ</p>	<p>یا لاک نہ سکتا تھا کوئی شمشیر ہانکو یا لے لیا حلقے میں امام دو جہاں کو</p>	<p>قاتل کو تو کچھ مٹھو نہ فرمائی مٹی نہرا فرزند سی ہر بار لپٹ جاتی مٹی نہرا</p>



فیکر اور کھلاڑی دو ہیں نہ

روزگار منقلب است و منقلب خواهد بود  
هر روزی که منقلب شود منقلب خواهد بود

پایان

[illegible]

۱۵  
مکتوبه حضرت مولانا ابوالحسن علی Nadwi  
مدظلہ العالی

وہاں پہنچ کر وہ اپنے دوستوں سے ملے اور ان سے کہا کہ میں نے ایک نیا کام سیکھا ہے جس سے تم سب کو فائدہ ہوگا۔

علاء الدین علی بن ابی طالب  
 علی بن ابی طالب بن ابی طالب  
 علی بن ابی طالب بن ابی طالب

سید احمد علی خان

سید احمد علی خان  
سید احمد علی خان  
سید احمد علی خان  
سید احمد علی خان  
سید احمد علی خان

مجلس شورای اسلامی  
جمهوری اسلامی ایران

میرزا محمد تقی خان

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

آتش اطفالی

آیت اللہ العظمیٰ  
شیخ الاسلام حضرت مولانا  
مفت محمد رفیع الرحمن صاحب  
مدظلہ العالی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

لا ريب في ان هذا الكتاب على  
نفسه هو من كتب علي

امام رضا علیه السلام و فرزندانش  
برای ما حاضر است و در جانب علی



<p>بھانڈا جو حیران رہ گیا پتھر پتھر چلیاں ریزہ ریزہ چاند نہ دھندلا کر دیکھو سرویشی سفر سحر کو کھلے کر</p>	<p>جنگل سفید چوہہ موشاں بہن کی طرح سحر کو آتے رہاں ہاتھ سپید کیا ہوا رنگ نہ چھوٹا اور دیکھو مہر سحر کو رنگاں</p>	<p>سجھتا نہیں سب کچھ پتھر پتھر چلیاں ریزہ ریزہ چاند نہ دھندلا کر دیکھو سرویشی سفر سحر کو کھلے کر</p>
<p>تباہان جو ریح میرا فلاں ہوا تھا زور نہی زرافشان تو خاک ہوا تھا</p>	<p>طاقت نہی سحر میں سوز بگری گئی بروائے سحر دست تھی چلے سحر کی</p>	<p>باعی ترو نہی و کین لیکے چلے ہیں کبھی کبھی وہ نخل جو پھلے نہ پھلے ہیں</p>
<p>آقا ربی خط شامی کی خوشبو کو شیبہ لیسے سیاحی کی خوشبو نغمہ شامی کی سوز و طرب وانغیر کی آواز تھا ماز و ملک</p>	<p>وہ سحر و سحر کی خوشبو اور دیکھو سحر کی خوشبو وہ سحر و سحر کی خوشبو اور دیکھو سحر کی خوشبو</p>	<p>عالم میں آقا ربی کی خوشبو پتھر پتھر چلیاں ریزہ ریزہ چاند نہ دھندلا کر دیکھو سرویشی سفر سحر کو کھلے کر</p>
<p>پھیلا ہوا تھا نور سحر ارض و سما میں مصرف تھی بے شک خداوند میں</p>	<p>تلے کی خوشبو میں صدائق تھی بھائی وہ نوبت قتل پر شیر خدا تھی</p>	<p>تھے لان زمان باندھو سحر کو قتل نہ مظلوم پر کتے تھے کر کو</p>
<p>پتھر پتھر چلیاں ریزہ ریزہ چاند نہ دھندلا کر دیکھو سرویشی سفر سحر کو کھلے کر</p>	<p>پتھر پتھر چلیاں ریزہ ریزہ چاند نہ دھندلا کر دیکھو سرویشی سفر سحر کو کھلے کر</p>	<p>پتھر پتھر چلیاں ریزہ ریزہ چاند نہ دھندلا کر دیکھو سرویشی سفر سحر کو کھلے کر</p>
<p>لرزہ جو تن سحر و خاد میں گر تھا سوہرامت پر زوال کیا گر تھا</p>	<p>آوارہ پر کتے تھے مکان خالی پر کتے چوبای چراگا ہی نہ پھر کھلے تھے</p>	<p>لکھا تھا کہ کثرت ہوئی سحر اہل خباکی جو چپ گئی نظر نہی زمین و آسمانی</p>

<p>۱۰ اگرے رخصتے تھے لڑکوں کو چمکاتے جو تنگ لگتے ہو چلے آرامہ جنگ ارباب چھوڑے رک سو قدر انداز لڑکوں کو</p>	<p>۱۱ تھے جمع ادھر بھی در کچھ بولی باغیچہ نشان چھوڑے سب جالی دل صبر سے جمو نہ کسے غالی سرا حکم تھا کیا نہ بھائی غالی</p>	<p>۱۲ عالم کے تھے تہمتیں تہمتیں دل نور سے تھے نور سے اور نور سے خونین امن نگاہوں جیسا دور جاک پہاڑ زمین جیسی باغی</p>
<p>۱۳ لکھے آگے برب تو جگے ثابت قدموں کو لہراتے تھے جون موج چھوڑے لکھے آگے برب تو جگے ثابت قدموں کو لہراتے تھے جون موج چھوڑے</p>	<p>۱۴ ہوتے تھے فدا نام پر فرزند مٹی کے وہ عاشق صادق تھے حسین بن علی کے ہوتے تھے فدا نام پر فرزند مٹی کے وہ عاشق صادق تھے حسین بن علی کے</p>	<p>۱۵ روشن ہے کہ فرزند مٹی نور خدا ہی یہ خاک بھینچ رہی ہو کی خاک شفا ہی روشن ہے کہ فرزند مٹی نور خدا ہی یہ خاک بھینچ رہی ہو کی خاک شفا ہی</p>
<p>۱۶ تہا تھا کوئی دشمن بن لاف نہی کر آج کا جگر چھوڑے گا بھی کی لاف نہی کر لڑا ہے آج امام مہدی کے پاؤں میں چھوڑے گا بھی کی لاف نہی کر</p>	<p>۱۷ باز بھی جو عمارتوں کو دیکھو تھے شاہ کو قدر و قدر خدا کا نوائی عبادت کے تھے شاہ کا تھے شاہ کو قدر و قدر خدا کا</p>	<p>۱۸ خالص تھے مجاہدین خالص پہاڑ شمع حرم سلم زلی خاک دلی تھے وہ دلی تھے دلی خالص تھے مجاہدین خالص</p>
<p>۱۹ برباد کرونگا اسد اللہ کے گھر کو تلوار سے کاؤنگا محمد کے جگر کو برباد کرونگا اسد اللہ کے گھر کو تلوار سے کاؤنگا محمد کے جگر کو</p>	<p>۲۰ فولاد کے سینے تھے تو فرزند جگر کو خود تیغ تھے اور سبھا پیر کے پر تھے فولاد کے سینے تھے تو فرزند جگر کو خود تیغ تھے اور سبھا پیر کے پر تھے</p>	<p>۲۱ پیدا نہ کیے مالک تقدیر نے ویسے دیکھے نہ جوان بھنگا سب نے ویسے پیدا نہ کیے مالک تقدیر نے ویسے دیکھے نہ جوان بھنگا سب نے ویسے</p>
<p>۲۲ تہا تھا کمان قبضہ کیا کوئی ججیہ پیر سے اور سبھ پیر تہا تھا کمان قبضہ کیا کوئی ججیہ پیر سے اور سبھ پیر</p>	<p>۲۳ وہ عابد و زاہد تھے وہ عابد و زاہد منزلہ ایمان کی طرف کھڑا دل تہا تھا کمان قبضہ کیا کوئی ججیہ پیر سے اور سبھ پیر</p>	<p>۲۴ سبجا پیر کی زبان سبھ پیر خون ابھار دین زبان سبھ پیر تہا تھا کمان قبضہ کیا کوئی ججیہ پیر سے اور سبھ پیر</p>
<p>۲۵ فرزند مٹی آج مرادار سے گا بن بن کو ہونا طرک کا دو دہر گا فرزند مٹی آج مرادار سے گا بن بن کو ہونا طرک کا دو دہر گا</p>	<p>۲۶ حق انکار فدا تھا وہ بھاق حق تھے سب مصحف ناطق کو چھوڑ کر دھڑ تھے حق انکار فدا تھا وہ بھاق حق تھے سب مصحف ناطق کو چھوڑ کر دھڑ تھے</p>	<p>۲۷ تہا تھا مظلوم کا مدفن نہیں چھوڑا مرکز بھی تو نہیں کا دامن نہیں چھوڑا تہا تھا مظلوم کا مدفن نہیں چھوڑا مرکز بھی تو نہیں کا دامن نہیں چھوڑا</p>

<p>ایسے تیرے محمد کو ملے بار موان وان ایک موان تو تیرے موان نیکو بیجا عفت میں فادار موان ایسے کہ مثنوی بیجا عفت میں</p>	<p>دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین</p>	<p>دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین</p>
<p>مثنوی نہ دین سلمان ابا نر کی برابر اور زور میں غلام مالک شکر کے برابر</p>	<p>نہ دین میں بر سر کھڑا جو کو شکر در میں جس در میں وہ جو ہا کھڑا جو در میں</p>	<p>عارض کہیں ہوتے نہیں جس در میں کیا ایک سے دو آیت میں نور خدا کی</p>
<p>دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین</p>	<p>دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین</p>	<p>دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین</p>
<p>صبار نہیں کہتی مین فیاض خدا میں معصوم معصوم بھی راضی رہا میں</p>	<p>دکھلائی دم حرب ہنر شیر خدا نے جو ہر حقے ہر اک سر میں غیر خدا نے</p>	<p>یون پاس مثنوی ہنر رسول عربی کے جس طرح علی ہوتی مثنوی ہر اموی کے</p>
<p>دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین</p>	<p>دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین</p>	<p>دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین دہ دین میں تیرا دہ دین</p>
<p>کیا غم ہے اگر پانی سے ناکام نہینکا گراں مرے خستہ لگان مرے ہینکا</p>	<p>گو نہ ملے ہو گیسو نہ زیبا پر لہنے محبوبہ اجبگ بہ آمادہ کھڑے سے</p>	<p>ہر نور تھا پھر کف مٹا کر صبا میں مثنوی کمت مزدوس پھر مریکی ہوا میں</p>

<p>۵۱۵ سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن</p>	<p>۵۱۶ سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن</p>	<p>۵۱۷ سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن</p>
<p>بر مرگ جوانی کا دل و دل کا پر تشنگی سید مظلوم کا غم</p>	<p>روئے تھے حرم شکر خدا کے حضور ہر سحر میں امت کی عمارت و محضر</p>	<p>بھینا کو تہ خاک چھالو گے تو جانا خیمہ میں مری قبر نہالو گے تو جانا</p>
<p>۵۱۸ سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن</p>	<p>۵۱۹ سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن</p>	<p>۵۲۰ سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن</p>
<p>رو کے ہیں کیا شکر کی پکی حالت دکھلائی گئے ہم فاطمہ کے بشر کی حالت</p>	<p>سید انوکھے غم و غیب و غیب ہی غمی دان و بل و غائب تھا بیاں تہی غمی</p>	<p>نانا بہن بابا بہن مادر بھی بہن ہی میرا تو کوئی اور بہادر بھی بہن ہی</p>
<p>۵۲۱ سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن</p>	<p>۵۲۲ سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن</p>	<p>۵۲۳ سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن سختی و سختی و سختی و سختی و آمدن و آمدن و آمدن و آمدن</p>
<p>سر لا کھین نہیں سر کا بیٹے عمر کا لینا ہی میں آج عوض و ن بکا</p>	<p>کچھ اور نہیں سخت کن لاکر بچاؤ مظلوم بادر کو کھن لاکر بچاؤ</p>	<p>اب ساری درگوں میں نکتہ اب کا دم خضر کے بھی چھوڑا جو بس کو تو ستم</p>

<p>۱۱۱۱          بن خاں دختہ کا پرچہ چلی          سرور ابھیلا سکی جاتی          کیوں آجے دور جی سہی          میں لکھ نہیں کی نہ سہی</p>	<p>۱۱۱۱          جیسا ہی منہ دیکھو          نہ تیرے سر پہ تیرے          نہ تیرے سر پہ تیرے          نہ تیرے سر پہ تیرے</p>	<p>۱۱۱۱          خضر خجے کما فونی          بس صبر کیا عجب          زبان کوئی دم کا          الہ بڑا سزاوار</p>
<p>۱۱۱۱          سرور کو شکر میں نہ کفار کو جاہ          جاتے ہو جو مرنے تو مجھے مار گھاہ</p>	<p>۱۱۱۱          بلوچین ترک سر کو میسر رہا ہر          بت ستوت مات مجھ جٹا ہو</p>	<p>۱۱۱۱          اب خاکین بانو ترا اقبال ملے گا          بھائی کی چو دنیا تو نہ لال ملے گا</p>
<p>۱۱۱۱          خضر خجے کما فونی          سرور ابھیلا سکی جاتی          کیوں آجے دور جی سہی          میں لکھ نہیں کی نہ سہی</p>	<p>۱۱۱۱          خضر خجے کما فونی          سرور ابھیلا سکی جاتی          کیوں آجے دور جی سہی          میں لکھ نہیں کی نہ سہی</p>	<p>۱۱۱۱          خضر خجے کما فونی          سرور ابھیلا سکی جاتی          کیوں آجے دور جی سہی          میں لکھ نہیں کی نہ سہی</p>
<p>۱۱۱۱          آگے ترک خجری گرد نہ چلے گا          تاخیر نہ دیگی نہ وہ وقت ملے گا</p>	<p>۱۱۱۱          مجھ میں تم عابد غنوم بھی ہو گا          عربان سر زینب کھنوم بھی ہو گا</p>	<p>۱۱۱۱          میں نہیں یہ حضرت کی بلا بھی مرے گا          ہم نذر اٹھیں کہ نہیں نہ نذر کوں گا</p>
<p>۱۱۱۱          بیچ کر مراد خجے          اور جھپٹے یاد تھیں          عاجز ہیں نہیں          ہر جی بن جی بار بار</p>	<p>۱۱۱۱          خضر خجے کما فونی          سرور ابھیلا سکی جاتی          کیوں آجے دور جی سہی          میں لکھ نہیں کی نہ سہی</p>	<p>۱۱۱۱          ان کے کما فونی          سرور ابھیلا سکی جاتی          کیوں آجے دور جی سہی          میں لکھ نہیں کی نہ سہی</p>
<p>۱۱۱۱          بن بھائی کی ہو تو ہی مرضی خلا          زینب ہی مست میں مراء لکھا</p>	<p>۱۱۱۱          پکڑ کر ہوا من کو سینہ تو کھلی ہستی          بانو تو قدم شاہ پر بیٹھیں ہی ہستی</p>	<p>۱۱۱۱          یہ امر کسی طرح گواہ نہ کریں گی          ان بار و کرم ہم ایسے پیارا نہ کریں گی</p>

<p>بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ</p>	<p>وہ جس کو حضرت نے کیا بار بار اور کافر بھی یہ کہا علم شائع وہ جس کو حضرت نے کیا بار بار اور کافر بھی یہ کہا علم شائع</p>	<p>بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ</p>
<p>منظور مجھ ہے کہ ایکسا ہی مرد ہیں اب جسکو کھوا دے کو علم اگر کوئین</p>	<p>کی عرض کہ خادم پر یہ الفاظ کرم پر مولا کی غلامی کا شرف کیا مجھ کرم پر</p>	<p>مان لیتی ہر اس کا غم چاہیے سکو مانو کی مصیبت کا الم چاہیے سکو</p>
<p>بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ</p>	<p>سنت چلی ہوئی کہ جو علم شائع کہ جو علم شائع ہوئے حضرت عباس سنت چلی ہوئی کہ جو علم شائع کہ جو علم شائع ہوئے حضرت عباس</p>	<p>بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ</p>
<p>بابا کو رقم کو ورق سجدہ کل ہیں اک نخل کی سیو ہیں اور کیا نخل کل ہیں</p>	<p>لخت جگر عفر لیار تو ہم تھے اس منصب لاکے سزاوار تو ہم تھے</p>	<p>جس کو لگی دعا میں مجھ جیسا دگر دگر خوش ہو گویا ہوا ہوا کی فانی میں دگر</p>
<p>بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ</p>	<p>وہ جس کو حضرت نے کیا بار بار اور کافر بھی یہ کہا علم شائع وہ جس کو حضرت نے کیا بار بار اور کافر بھی یہ کہا علم شائع</p>	<p>بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ بے شک تیرے بچے کا نام تو بچہ</p>
<p>امید علم دار میں سب مجھوئے ثبوت ہے جس میں بھی نمودا ہو سر کو کھر کھر ہے</p>	<p>احکام آگاہی میں کسے دخل کی جا ہے پشیموہ کرتے ہیں جو مرضی خدا ہے</p>	<p>خدا ہنسے کہ پہلو قدم شاہ بہ مرد ہیں کبیر کھر کہ لشکر کا ہراول ہیں کر میں</p>

<p>۵۵۵ ہر ایک حال کو معلوم کر کے اول لشکر اسلام میں پناہ وہ تو نہیں کہ تو دوسری افضل ہوئے ہیں کہ ہوں فتح کی اول</p>	<p>۵۵۶ بہت نیک کی گما اسی شہزادہ خاتم سے اول شخص سچا گاہ ہوئے شہزادہ بہت توفیق ہے جاہ لشکر کا کہی ہی را اول بر اند</p>	<p>۵۵۷ اسو کہ جو جبکہ شہنشاہ جانی راہوں کو چون بنی ہوئے گاہ سختی کی جو بدین غازی رہے تو نام و دھبہ پھر گاہ</p>
<p>اس عید کی امید میں بیتا میں کہے کر سکتے نہیں عرض مگر باں ہے</p>	<p>شہزادے ابھی دوسری سچا گاہ بہت توفیق ہے وہ یہ بھی صاحب بن</p>	<p>الہدوی اقبال احسن فوج خدا کا غل عرش بہت حاصل علی صل علی کا</p>
<p>۵۵۸ بہت نیک کی گما اسی شہزادہ خاتم سے اول شخص سچا گاہ ہوئے شہزادہ بہت توفیق ہے جاہ لشکر کا کہی ہی را اول بر اند</p>	<p>۵۵۹ تو کبھی دعا میں کہ وہ دیکھ رہی وہ میرے برادر کا مددگار رہی ہیں</p>	<p>۵۶۰ طہت میں دفا چہ شہزادے کے آئے گشتی میں تہرے مگر اکہ بہ ورغ</p>
<p>۵۶۱ ہر ایک حال کو معلوم کر کے اول لشکر اسلام میں پناہ وہ تو نہیں کہ تو دوسری افضل ہوئے ہیں کہ ہوں فتح کی اول</p>	<p>۵۶۲ تو کبھی دعا میں کہ وہ دیکھ رہی وہ میرے برادر کا مددگار رہی ہیں</p>	<p>۵۶۳ طہت میں دفا چہ شہزادے کے آئے گشتی میں تہرے مگر اکہ بہ ورغ</p>
<p>۵۶۴ ہر ایک حال کو معلوم کر کے اول لشکر اسلام میں پناہ وہ تو نہیں کہ تو دوسری افضل ہوئے ہیں کہ ہوں فتح کی اول</p>	<p>۵۶۵ تو کبھی دعا میں کہ وہ دیکھ رہی وہ میرے برادر کا مددگار رہی ہیں</p>	<p>۵۶۶ طہت میں دفا چہ شہزادے کے آئے گشتی میں تہرے مگر اکہ بہ ورغ</p>

<p>۱۷۵</p> <p>کھنڈنگا اگر خاک کے لال تیار موزوں میں میٹھی میٹھی پتھر پر روئی جو بڑا بڑا نہیں نہ کی میٹھی میٹھی</p>	<p>۱۷۶</p> <p>غار کی کوئی نہی دانا کی نہ کی باور دینا کہ باجید کر مہینہ اسب خاک کی سپر کر نکارا صفت بون صفتین پر کر</p>	<p>۱۷۷</p> <p>پیشکے جو حضرت عباس علیہ السلام جو بھی ملیں اسی میں اگر نہ کرنا آید چلن وہ کیا کرنا نہیں سچین</p>
<p>۱۷۸</p> <p>بیکس پر سا فرم کر تباہ ہوا سیر کے سنانے میں بھلاؤ کیا میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>	<p>۱۷۹</p> <p>ہاقت کی صدا آئی کہ فردوس میں درد لاکھ میں یہ ایکس ان میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>	<p>۱۸۰</p> <p>زہ امری یاد رہی ہمارے کو پہل چلے آئے میں علی میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>
<p>۱۸۱</p> <p>دودھنی زاد دل بانی تقصیر میری زمین ہی میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>	<p>۱۸۲</p> <p>میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>	<p>۱۸۳</p> <p>میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>
<p>۱۸۴</p> <p>احسان کا عوض ہے احسان اک سر ہے تو شیر قربان میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>	<p>۱۸۵</p> <p>روکا اجین باکھو یہ میری ان ہاتھ تو ملو رہی کا میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>	<p>۱۸۶</p> <p>توفیق کا دریا ہوئی ان میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>
<p>۱۸۷</p> <p>دوست کو ملتا کہ زرا کھنڈنگا اگر خاک کے لال میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>	<p>۱۸۸</p> <p>اگر ملتا کہ زرا کھنڈنگا اگر خاک کے لال میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>	<p>۱۸۹</p> <p>میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>
<p>۱۹۰</p> <p>تاخیر کر اب عمل خیر میں تو جنت کا وہ رستہ ہی جہنم سے میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>	<p>۱۹۱</p> <p>غریبے میان جو دغا دار کو سایہ میں علم کے سر میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>	<p>۱۹۲</p> <p>یہ جانتا تھا اب مصیبت یہ لوگ محمد کے نواسی میں نے سنانے میں بھلاؤ کیا</p>



<p>سلسلے میں لائق تیرے ہر چہ چاہو ماضی میں سر جھکے تیرے راضی ہوئی تیرا جگر نہیں ملادو مولیٰ تیرا آفت بہم کی بجادو</p>	<p>حکم خزینے کا صندوق غلام کو کھلا خضر کی بخشش کی دعا کیجئے موجود ہو اور درگاہ کارگیر شاہ اس وقت صلا آئی کہ اسی غلام نے</p>	<p>حکم شہزادے کا یہ جلدی منظر ہو چلائی جی بھر کے اچھی بچھو سیکھا نہیں انہوں کو کہ تو تین سنت بچھو کچھ تو نے ادھر بربادی میں لائی</p>
<p>بہشتش کا مرد کج کی اسباب نہ ہو دور زمین تو چٹنے کی مجھ راہ نہیں ہے</p>	<p>ماہی ہو وہ فرزند نبی تے جسے بخشا تو نے جو اسے بخشا تو ہم نے اس کو بخشا</p>	<p>عزت زدہ ہوں بیکس مظلوم و خیرین میں آج جو ہوا نیکی قابل بھی نہیں ہوں</p>
<p>حکم تیرے جو بے خبر تیرے نصیب تیری شکر کنی ہو در سب کی تیری چلائی بنا سکے جو کھولے تو راہ تیری بندہ فزاری ہو کر ہو غلام تیری</p>	<p>حکم خلق کا تیرے چھوڑی کیا تھا تو تیرے چھوڑے ہے غلام کا گلزار وہ دوست ہمارے جو تیرے ہاں ان کے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>نہانہ تیری نہ تیرے میں کیا تھا زنا میں کس کر تیری تیری ہر ساتویں رات تیری فائدہ تیری دور دور تیری تیری تیری</p>
<p>کیا اہل مروت پسر شاہ بخت ہے اس کی غلامی دو عالم کا شرف ہے</p>	<p>زندہ ہو جو تیری محبت میں رہا بہشت کے دوسرے جگہ شفاعت کر لیا</p>	<p>راحت مجھ کو یہ ظلم کو بانی نہیں تیر کھایا کھا نہ کیا ذکر ہے پانی میں تیر</p>
<p>حکم جب اپنے کھلے کھلے اپنے غلام کی عرض مسجور غلام تیری فرمایا اس شاہ نے جانی تیری پیارا ہے تیری تیری تیری</p>	<p>حکم اس زندہ فانی تیرے چہ تیرے اور جو تیری تیری تیری تیری ایک دن دعا ہو تیرے تیری تیری</p>	<p>تیرے کما کما تیرے تیری تیری تیرے تیری تیری تیری تیری تیرے تیری تیری تیری تیری</p>
<p>ماں میری تیری واسطے مضر و عام بیگنا تھا پر تو بیگانہ نہ سو ہاں</p>	<p>اس راہ سے دنیا سو گز نیکی ہوں جیسے کی ہوں کچھ نہیں نیکی ہوں</p>	<p>جو خار تھا وہ ہو گیا گلزار کے قابل وہ نور ہوا آج جو تھانہ کے قابل</p>

<p>۱۰۰ دیکھو اسے چھاتی سے روئے نہ بیا فریاد کیا چاہے ہوا جاری غمخوار آدب بجالا کے چلا حروف دار چاتی ہی بجا راوہ کہ تو دم</p>	<p>۱۰۱ بمیری نہیں ہر کوئی تو فر خلفے نہ ہو تو توحاج ہر کچھ خودمان نہیں تو توحاج ہر کچھ سک بجالا لچ ہی ہر کوئی تو فر</p>	<p>۱۰۲ خاں بان احمد سلخ ناسخوار ادرا کو تو اسے ہر کوئی کھینچا لوار سب دیکھ نہ ہو تو توحاج ہر کچھ دینن ہر کچھ تو توحاج ہر کچھ</p>
<p>دعوی ہو توحاجت کا جسے نکلے وصف میں آ رہا ہوں لڑنے نشہ والا کبیر شو</p>	<p>دولت نہیں ملتی کچھ نہ نہیں ملتا وہ دیکھ بھلا کیا جنھیں پانی نہیں ملتا</p>	<p>میں خاطر کا دوستان تو نہیں ہوں ابھی ہی تیا پاس تک کس کو نہیں ہوں</p>
<p>۱۰۳ کچھ کہے پکارا عسکر شکر کیا کچھ حسین ابن علی چلیکے ہنجر کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے ہر کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے</p>	<p>۱۰۴ نکار بچن غیب میں زباں فریادی بول لا بسیرہ سجدوں چلیکے تازی کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے ہر کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے</p>	<p>۱۰۵ کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے</p>
<p>اس امر سے باز آ کہ ہلاکت کے فریاد کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے کچھ کہے</p>	<p>بس وک زباں کو ستر آ رہے خطا ہوں ساحر ادھر کتا ہوں ہر کچھ کہے کچھ کہے</p>	<p>فاسق کی منافق کی طاقت نہیں چار ایمان پر کی بھی محتاج نہیں چار</p>
<p>۱۰۶ بہشت کا یہ خبر کس کا بہشت کا یہ خبر کس کا بہشت کا یہ خبر کس کا بہشت کا یہ خبر کس کا</p>	<p>۱۰۷ کافر کیلئے کتبایمان کو آؤں بہشت کا یہ خبر کس کا بہشت کا یہ خبر کس کا بہشت کا یہ خبر کس کا</p>	<p>۱۰۸ کافر کیلئے کتبایمان کو آؤں بہشت کا یہ خبر کس کا بہشت کا یہ خبر کس کا بہشت کا یہ خبر کس کا</p>
<p>کبوتر کا ترے نام و نشان بھی نہ ہیکا دونیا میں کوئی فاتحہ خوان بھی نہ ہیکا</p>	<p>بیدین کی تمک خواہیگا تو پاس کو ہوں اور روئے کا زہر کدہ واس کس کو ہوں</p>	<p>مکمل ہر کچھ میں رہیر عالم سر جہ ہوں سوا ہر کچھ میں رہیر عالم سر جہ ہوں</p>

<p>۱۰۰ ملوار دیندہ مردی جو کچھ کہتا ہے منہ سے ہی نکلتا ہے کہ اس کا حکم ہے الاک اس کا قبضہ کر کے اس کو مار دے کہا ہے کہ کہتے ہیں جو کچھ کہتا ہے</p>	<p>۱۰۱ جب نام علی بن ابی طالب کا تھا تو ملوار دور کا تھا کہ اس کا بیان ہے خدا کی کوئی لگاؤ اس کا کہ اس کا بیان ہے وہ کہاں سے آیا اس کی کہ اس کا بیان ہے</p>	<p>۱۰۲ جو کہتے ہیں جو کہتے ہیں جو کہتے ہیں کہتے ہیں جو کہتے ہیں جو کہتے ہیں کہتے ہیں جو کہتے ہیں جو کہتے ہیں کہتے ہیں جو کہتے ہیں جو کہتے ہیں</p>
<p>۱۰۳ کچھ آج زراعت کا نہ الاک کا علم ہے ہاں فاطمہ کی کھیتی کرتے تھے کا الم ہے</p>	<p>۱۰۴ آہن میں نماں اس کی جو تہن میں تھا سراسر اکا کہیں خود کہیں کہیں تھا</p>	<p>۱۰۵ عرب اس کی کسی سے نہ روکی تو کچھ دیکھو آتری جوڑہ کلک پھندا دم طیسر</p>
<p>۱۰۶ خدا کی کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں</p>	<p>۱۰۷ نزدیک جو تہن آتی تو اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں</p>	<p>۱۰۸ اس کی کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں</p>
<p>۱۰۹ کینہ مر اسب فاطمہ کے گھر بھڑو فرزند مر اکبر و اصغر کے تصدق</p>	<p>۱۱۰ غل تھا کہ کچھ جاتی تہن لال اس کی چکے ملوار نہیں بکلیاں کرتی تہن فلک سے</p>	<p>۱۱۱ خوہن جو بدن حق تو بیاہ گزرنے بے تھے جیوانہ کیسلی خود مردن</p>
<p>۱۱۲ کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں</p>	<p>۱۱۳ کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں</p>	<p>۱۱۴ کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اس کی کہتے ہیں کہتے ہیں</p>
<p>۱۱۵ اس صاعقہ کو سایہ ہو چلایا کادری آب و شہر شیرین آتش کا نہ ہر</p>	<p>۱۱۶ نیز کیے ہلا نہیں جو ستم سے نہ کھلا اک ہاتھ میں ہن ہاتھ میں تیر ہو نہ تھا</p>	<p>۱۱۷ اس شہر کو روکے یہ نہ طاقت تھی کسی غل تھا کہ دو ہائی ہر حسین ابن علی کی</p>

<p>مثنوی سب سے پہلے تو اپنے لاکھ کی آغ جلائی کر دین کہ تو را کو بھائی جو نیک ہیں کرتے ہیں زنجیر چلی مظاہر ہے جا کھلا تاج عجب کھائی</p>	<p>مثنوی بہتر ہے جی بیکلی تو را تو بھلا خود بینی سر کہ عضوین کی آغ جلا با کہ مونسے کھلا ہے بھلا نیکے سر سے چلے سید ابراہ</p>	<p>مثنوی فرمانے میں سب سے پہلے کہ جلا بیکلی کر دین کہ تو را کو بھائی نکار ہوں اسی کی وجہ سے زنجیر آسانی تو دیکھ سے زنجیر</p>
<p>گو دستور زارم کا دستور بین ہے برائی کی بنا ہی مجھے منظور بین ہے</p>	<p>حر کے لیے بتا با نام و دھما آنسو شہ مظلوم کی آنسو نر و ان</p>	<p>راحت اس پر ہو چکی تو راحت مجھ ہوگی ایذا ہوئی اسکو تو ادیت مجھ ہوگی</p>
<p>مثنوی پر کرتے ہیں زیادتی سے چلی است تو جو بھائی کے بار بھائی خانہ سے زور و فوج پریشانی کی اب آنسو سے فوج غلام ہو کر</p>	<p>مثنوی نیک ہے جو غلام تو بنا ہو یا آغ و بھائی کے بار بھائی رو مال سے جو بھائی کے بار بھائی نیک ہیں راغ و بھائی کے بار بھائی</p>	<p>مثنوی خدا انشتی میں جو بھائی کے بار بھائی نیک ہے جو غلام تو بنا ہو یا خدا انشتی میں جو بھائی کے بار بھائی نیک ہے جو غلام تو بنا ہو یا</p>
<p>بس پاچہ و بدین ترا اپنے بھائی رحم آتا ہے است پر محبت کی</p>	<p>رور و کے بہ فرمائے ہے نر و کو لا کر ای بھائی حسین آبا پر تو چشم تو داکر</p>	<p>محسن کو لیے گو دین چلائی ہے زہرا میونشی لاشے پر تو آئی ہے زہرا</p>
<p>مثنوی نیک ہے جو بدین کو بھائی کے بار بھائی اس قسم کے قربان موحان بھائی کے بار بھائی کے بار بھائی کے بار بھائی نیک ہے جو بدین کو بھائی کے بار بھائی</p>	<p>مثنوی نیک ہے جو بدین کو بھائی کے بار بھائی اس قسم کے قربان موحان بھائی کے بار بھائی کے بار بھائی کے بار بھائی نیک ہے جو بدین کو بھائی کے بار بھائی</p>	<p>مثنوی نیک ہے جو بدین کو بھائی کے بار بھائی اس قسم کے قربان موحان بھائی کے بار بھائی کے بار بھائی کے بار بھائی نیک ہے جو بدین کو بھائی کے بار بھائی</p>
<p>زخمی جو ہوا دل تو نہ ٹھہرا گیا زین پر یا نہ خدا کہلے گرا روئے زین پر</p>	<p>احسن کا ہو تا بھلاک تو زین پر لینے مجھے آئے ہیں علی خلدین پر</p>	<p>اب روح سو فلد برین کی ہر آقا کچھ نینوسی خادم کو چلی آتی ہر آقا</p>

<p>علاقہ بیکہ لگا کھنچنے حیران ہو گیا تکڑے کے زبانی کے سید ابراہیم کیا تجھ پر یہ موت کی سختی مریخوار خونہ کہا یا شاہ باغیخت بن بنار</p>	<p>علاقہ نہایت پر غصہ جلی کی ٹھٹھک سے نہنے کہا ابراہیم بیٹا ملو نوالہ اس کی ترسیان اور خواہ اب اس کی بن اجیو تم اور بن ابراہیم</p>	<p>علاقہ خاتون قیامت کی وصلتی یاد کیا مار گیا اس میں میری بچا کا مدکار بہار میں چھوڑ دے جسے بیکہ لگا میں اس کی عزا اور بون جان غیور</p>
<p>ظہر ہو کہ ہم کبست میں مجروح ہو گیا باؤ کی طرت احمد مختار کھڑی میں</p>	<p>یہ مجھ پر فدا ہو گیا اجنوں کی طرح سب ٹکے سے روو غزیرہ کھر</p>	<p>اب لاش سے اس کی نہ جدا ہو گی نہ ہر چا بیو بن نہ نہ کی طرح رو کی نہ ہر</p>
<p>علاقہ یہ کہتی تھی آک موت کی کھلی سیڑھی آخروادہ سید کی کھلی خدائی بون روک روک لاش کی خوشی اٹھائی سب طرح کہ جا بیکہ لگا</p>	<p>علاقہ کوئی نہ سکھنے سے سرور و عین کے لئے کہا بال کروا بنو پشان بانو کی کوئی نہ کوئی طوطا بھان سیا چھو دو قتل و ہار و امان</p>	<p>علاقہ نہ چنچن دو موار نہ کیا اکبار ناموس چھوڑ دے کھلی عزا دار کر غرض نہ دین سی نہیں جاکر رونی ہو بلو چھو یا سید ابراہیم</p>
<p>جلا سے یہ لاش اس کی درجہ پلا کر اے بیہو رو لو مر دھان کو اکر</p>	<p>جو اسکے بے نالہ و فریاد کر گیا اعداد کو حشر کے دن شاد کر گیا</p>	<p>قاصر کھی کوشش میں یہ مجبور نہیں ہر مولا جو کشش ہو تو کچھ ورنہ نہیں ہر</p>
<p>سلام جی جیکہ عیان ماہ عزا تو ہا ہر چیز پر نام نہا شدہ ہوا ہر رو نوالہ لگا بھی کیا تہی سچان لکھ خیر انکو لکھا خیر اضر انو ہا ہر</p>	<p>سلام مرگ و دین نہ نہ لکھ لکھ بکری خانی جی جیکہ فضل خدا تو ہا ہر کائناتی سے لکھ لکھ لکھ لکھ نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>سلام بیکہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ بیکہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ بیکہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ بیکہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>

۱۵  
 پھر کچھ چھوٹی خانہ کی گئی تو  
 دودھ اور پیسہ دیکھو تو یہ سب کچھ تھا  
 بچکان چاہتی تھیں جاسم سے بہت تھی فقہ  
 زائد ہوتی تو خاندان بابا تو ہے  
 ۱۶  
 دیکھو تو کوئی کچھ میں تو نہیں کہا  
 لائیں فی بین اگر فضل خدا تو ہے  
 ۱۷  
 تم کہنا تھا کہ بیٹے کو بچا بچا  
 جو سنہ شام ہو تو ہے بچا تو ہے  
 ۱۸  
 شاہ سے اگر خانہ کمانے کہا جان چلی  
 ۱۹  
 زعفران چھانی کے اب درویش تو ہے  
 ۲۰  
 شاہ درویش تو کدی بھی سیکھ نہ ہم  
 ۲۱  
 بیابان سے سینہ میں دم انہو خانہ تو ہے  
 ۲۲  
 دیکھو تو کچھ کچھ کہتے تھے عدو  
 ۲۳  
 اس کے شہر کے عیان تو خدا تو ہے

۱۴  
 کتنی غلطی ظاہر کی جا رہی ہے  
 کہیں کچھ بھی رہی ہے نہ تو ہے  
 ۱۵  
 جنگ میں کہتے تھے ہنس رہے ہیں  
 رستم کچھ نہیں بھی اس طرف تو ہے  
 ۱۶  
 شاہ بن رستم کی سگینہ تو کوئی  
 مونہ لایے جو جو خدا تو ہے  
 ۱۷  
 شو کے لب لہجے ہو تو کچھ نہیں کہا  
 صاحب زور نہیں بھی تو خدا تو ہے

۱۵  
 بانٹنا عجیب کی ام کو بچا بچا  
 جب بچے کو افاقہ بھی درویش تو ہے  
 ۱۶  
 دیکھو تو کچھ کچھ کہتے تھے عدو  
 ۱۷  
 اس کے شہر کے عیان تو خدا تو ہے

۱۴  
 کتنی غلطی ظاہر کی جا رہی ہے  
 کہیں کچھ بھی رہی ہے نہ تو ہے  
 ۱۵  
 جنگ میں کہتے تھے ہنس رہے ہیں  
 رستم کچھ نہیں بھی اس طرف تو ہے  
 ۱۶  
 شاہ بن رستم کی سگینہ تو کوئی  
 مونہ لایے جو جو خدا تو ہے  
 ۱۷  
 شو کے لب لہجے ہو تو کچھ نہیں کہا  
 صاحب زور نہیں بھی تو خدا تو ہے

۱۵  
 بانٹنا عجیب کی ام کو بچا بچا  
 جب بچے کو افاقہ بھی درویش تو ہے  
 ۱۶  
 دیکھو تو کچھ کچھ کہتے تھے عدو  
 ۱۷  
 اس کے شہر کے عیان تو خدا تو ہے

<p>۱۰۰ کیا نہیں صاحب غنیمت خانہ غنیمت کی تعلیم ام احمد نادریہ نہایت قدیم نویں تصدیق</p>	<p>۱۰۱ نوشہ بی بی طبع کو بیجا نصیف جو بیجا اس نور الی کی کتاب بیجا و طبع بیجا</p>	<p>۱۰۲ بیجا کی بیجا بیجا کی بیجا بیجا کی بیجا بیجا کی بیجا</p>
<p>۱۰۳ شہر کو جو چوہو نو شہر بی بی بی بی بی</p>	<p>۱۰۴ توصیف نہ خام تحریر بی بی</p>	<p>۱۰۵ وہ حشرین ہو جائیگی</p>
<p>۱۰۶ نوشہ بی بی بیجا کی بیجا</p>	<p>۱۰۷ بیجا کی بیجا بیجا کی بیجا</p>	<p>۱۰۸ بیجا کی بیجا بیجا کی بیجا</p>
<p>۱۰۹ بی بی بی بی بی</p>	<p>۱۱۰ الطاف محمد</p>	<p>۱۱۱ گھر بی بی</p>
<p>۱۱۲ بیجا کی بیجا</p>	<p>۱۱۳ بیجا کی بیجا</p>	<p>۱۱۴ بیجا کی بیجا</p>
<p>۱۱۵ بیجا کی بیجا</p>	<p>۱۱۶ بیجا کی بیجا</p>	<p>۱۱۷ بیجا کی بیجا</p>

<p>۱۰۰ آج کا عجب روزہ غریبوں کے لئے ہے ساری دنیا میں شادی ہو رہی ہے لخت جگر شہر خواصا سے ہے خود مدعا لے کر کوئین کی ہے</p>	<p>۱۰۱ اگر سچ لب بام بین ماعنا استنک دانا نامی نہیں کھو پوس جو تھیکہ کر نہ ہو پیر کیا خوشنکھانہ سر غلام فکیک</p>	<p>۱۰۲ بیٹی اس روز نے بڑے کسے چوہا چوہا دھو کر حسیب کی تکیوں وال مجھے سے آنکھوں کی ضیا کے اجلا جو بڑی بڑی امیر ہوا بین نکالا</p>
<p>۱۰۳ مناز کیا حق نے نواسے کوئی کے عصمت بھی جو ہر اکی کوشتہ حق علی کے</p>	<p>۱۰۴ اعدائے جو تاراج کیا اگر کوئی کے سرنگے پھرین بد حسین ابن علی کے</p>	<p>۱۰۵ سوئی ہوں تو پہلے اسی بانی میں لاکر چکی بھی جو پیسی ہو تو گودی میں لاکر</p>
<p>۱۰۶ فانویں نہ لکھتے کبھی بھائی سو فکری کے ان جو بے کھائی جو سب کا خیر و شر پہنچائی خضر و عرش زلفی خیر پائی</p>	<p>۱۰۷ اینانے جو پنج عالم پہنچا ب زینب غدیہ کے کھو پیچا خاقانی کو جو وہ فریسی کھو غوث بھی کا اور مصائب بھی کھو</p>	<p>۱۰۸ بہتر ہے جس سب کو کھو پیچا میں جو پیچا تو نہ کھو پیچا جس نام طریقی اٹھا اٹھ کر نہ پیچا دی طاقت زرقا بھی طاقی نہ</p>
<p>۱۰۹ جو پاس ہوا صرت کیا راہ ضلیمین زہر کی طرح ہوتے تھے پیوڑا میں</p>	<p>۱۱۰ لٹا تھا چلن قانع جبر کے جس بولی سینن باندھ کر بازو درنگ</p>	<p>۱۱۱ ہر گام پر سایہ کیلج بھی بھریاں ٹھوکر بھی جو کھائی ہو تو میں ساتھ کریاں</p>
<p>۱۱۲ بابا جی کو اللہ تعالیٰ شانہ لاک جنگلے لے پیر کیے اللہ کے افلاک باد کا شرت جانتی پہلے خست اس شہر میں خضر پہنچ کر</p>	<p>۱۱۳ خبر خلق میں وقت سفر طرک ب زینب و زبیر کو باہر لڑا رویتن بست اور کس کو بھائی لڑا زینب کے بابا باندھ کر باہر لڑا</p>	<p>۱۱۴ ٹانگے کے کبھی ملو تھو تھو لڑا سرتی تھی پشانی قافلہ لڑا اکلن خط سبیل بھی کھو لڑا نخ زرد تھا تیرا بیا لڑا</p>
<p>۱۱۵ نوی رہتہ خدیجہ ہو بین زہر کی طرف سے باپ بھی فضیلت ہے انھیں ناکی طرف سے</p>	<p>۱۱۶ ابے زینب کیسے میں می دولت خزار محبوب اتھی کی امانت سے خزار</p>	<p>۱۱۷ کرنے کا گریبان جو زانگ نہ تھا دم گھٹ کر مراد ہی کیا زانگ نہ تھا</p>



<p>۱۹۷ اولا اکل مال کا دشمن بن جانا نیچے سر سے نظر سے بچا جانا نیک بیعتی سے لیکو از بھلی لٹکانا صدقہ کی مادی کو دینے کا بھلا جانا</p>	<p>۱۹۸ کتنی تھی نیت از فہم و حکمت کیا تھی عینا کی جوت نکلین عزت اخصین قدوسی بوسہ پائی جھپٹی سو نہیں تو ہوں سولہ لکھ پائی</p>	<p>۱۹۹ ہر کس کس میں اس بھائی کا نام پوزین جہاں جہاں رہا ساتھ چلا جا پوزین نہیں کو کھجکنا ہر عبادت کے برابر آقا کی طاعت بھی ہر عبادت کے برابر</p>
<p>۲۰۰ بہرے چور کا کیا تھا دم و رخت بھولی تیر سیدنت وہ داری کی ریت وزارت یا تھاک ہی میرا علم شاہ شہید بھوکو لگائی حاجت</p>	<p>۲۰۱ شہر میں شہر بند و نہ ہو تھک بہرے چور کا کیا تھا دم و رخت وزارت یا تھاک ہی میرا علم شاہ شہید بھوکو لگائی حاجت</p>	<p>۲۰۲ کس جبک میں تلوار جکتی نہیں ان کی لاکھوں کو کبھی ان کو جھپکتی نہیں ان کی نہیں کو کھجکنا ہر عبادت کے برابر آقا کی طاعت بھی ہر عبادت کے برابر</p>
<p>۲۰۳ شہر میں شہر بند و نہ ہو تھک بہرے چور کا کیا تھا دم و رخت وزارت یا تھاک ہی میرا علم شاہ شہید بھوکو لگائی حاجت</p>	<p>۲۰۴ کس جبک میں تلوار جکتی نہیں ان کی لاکھوں کو کبھی ان کو جھپکتی نہیں ان کی نہیں کو کھجکنا ہر عبادت کے برابر آقا کی طاعت بھی ہر عبادت کے برابر</p>	<p>۲۰۵ کس جبک میں تلوار جکتی نہیں ان کی لاکھوں کو کبھی ان کو جھپکتی نہیں ان کی نہیں کو کھجکنا ہر عبادت کے برابر آقا کی طاعت بھی ہر عبادت کے برابر</p>
<p>۲۰۶ کس جبک میں تلوار جکتی نہیں ان کی لاکھوں کو کبھی ان کو جھپکتی نہیں ان کی نہیں کو کھجکنا ہر عبادت کے برابر آقا کی طاعت بھی ہر عبادت کے برابر</p>	<p>۲۰۷ کس جبک میں تلوار جکتی نہیں ان کی لاکھوں کو کبھی ان کو جھپکتی نہیں ان کی نہیں کو کھجکنا ہر عبادت کے برابر آقا کی طاعت بھی ہر عبادت کے برابر</p>	<p>۲۰۸ کس جبک میں تلوار جکتی نہیں ان کی لاکھوں کو کبھی ان کو جھپکتی نہیں ان کی نہیں کو کھجکنا ہر عبادت کے برابر آقا کی طاعت بھی ہر عبادت کے برابر</p>



<p>کسے بہت ہی خوش ہو کر سوچا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۴۵ دشمنان نہیں مانو کہ تو میں نے کیا کیا ہے میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۴۴ فرزند زکریا کی پیشانی پر میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>
<p>۴۶ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۴۷ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۴۸ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>
<p>۴۹ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۵۰ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۵۱ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>
<p>۵۲ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۵۳ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۵۴ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>
<p>۵۵ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۵۶ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۵۷ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>
<p>۵۸ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۵۹ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>	<p>۶۰ دو گھنٹوں میں میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سب کچھ میری خوشنودی کی وجہ سے ہو گیا ہے</p>

<p>۱۰۱ خنگاہ میں گھوڑے کو راتوں رات خسانا چاہیے کیسے کرتا ہے نیز کا دیوتا لائے ہوئے ہے ایمان سو کر کھڑے ہو کر</p>	<p>۱۰۲ ان ابروؤں کو کھینچ کر دو بند نظر سے نکال کر نیشہ کی خاطر میں نکال کر پیر بنی بجلی کر کہ خشار ہو جاؤ</p>	<p>۱۰۳ بولا کوئی نہیں کہ نہ خشار ہو حسن کی طرح نہ ہو کر محبوبی میں چھوٹی سی نظر سے چھوٹی سی</p>
<p>۱۰۴ روزہ تھا شجاع کو دیر کی نظر سے تکے تھے صدف تو بگوشہ کی نظر سے</p>	<p>۱۰۵ کیونکہ زمین فخر کر عرش پر دور نہیں چھٹکے یہ ساری میں</p>	<p>۱۰۶ گھوڑے میں یہ ظاہر ہے ظاہر کیا ہے طاؤس میں بجلی میں چلاؤ میں</p>
<p>۱۰۷ وہ شیطانی جلتے خوار ہیں کیا تھو خوار دم بار کی بکلی کو سودھی ہے یہ کچھ</p>	<p>۱۰۸ یوٹا سا نو فوجی بن کر پتھر میں سبیل کیجے بزرگس میں یہ کھوڑا دانی</p>	<p>۱۰۹ تکڑیوں میں غل خا کر لڑا ہو سانسے میرا جس کو جھکا دیں</p>
<p>۱۱۰ غالب ہوا عرب کا ہر اک بیخ کف پر جسٹ پڑ کر وہ گروہ مرخص پر</p>	<p>۱۱۱ مردم میں یہ پوش سیاہان عزا پر آنکھوں کو نظر آ کر مانگو تو بجا ہے</p>	<p>۱۱۲ ہر قردار دو جہان حرب ہماری رکھی متین بن سے کبھی ضرب ہماری</p>
<p>۱۱۳ نعل کا کھڑا صنم ہے یہ کسے بن کر نہ رہے یہ آک میں افلاک نہ رہے یہ</p>	<p>۱۱۴ بین جن لطافت کے تو بیاہن پب خانہ قدسی نیل آرمین گل سے</p>	<p>۱۱۵ نور کی شمع و فیرہ میں منہ پر بنی خال غنیمت میں جس کی شمع و فیرہ میں</p>
<p>۱۱۶ کیا نہ ہو کر تہ میں جمع شکر کین پر دو صاعے کر پٹے میں کیا نہ ہو</p>	<p>۱۱۷ آئینے کو نسبت ہے شبانہ میں مناسبے روشن میں گریبان میں</p>	<p>۱۱۸ ہر وقت ہے ثابت قدمی ساتھ ہمارے جھونے میں تقویٰ کبھی ہمارے</p>

<p>۵۷ جنگل عدد در سر کھنچے کیا ہے خون کی لڑائی میں چاہی کونسی دم میں دم تنہا سے بت کر دیا ضیق میں نہ کر کہ نصیب کیا ہے</p>	<p>۵۸ خیر باد دروازہ کھلی ہو گھات پر خیر باد جان سنانی تو چھاپیں خون نقش خاستہی خدا کو چھاپیں درایتیں اگر کر وہ بدل نہ کر دیا</p>	<p>۵۹ اسوار علی جان تو نہیں نہ سیکو سچا خاستہی در صحن میں اس سنیچا بٹ بٹ کیا تو تو قدم کر خونی کھالے سیر نہ چھوٹا کھالے خونی کھالے</p>
<p>ہم صوبہ میں بیکال دس فریل ہو چھو ان ہاتھوں میں کیا زور ہو چل چھو</p>	<p>کچھ دہائی میں لاکھ میں لکھ کو کھلی ہم اور نہیں کوئی تو کسے میں غلی کے</p>	<p>دو دو کو تو پیاسہ یہ غضب لڑنے لقمہ دیا جو لو کتا تھا نیرس جاڑتے تھے دہلی</p>
<p>۶۰ عازنین گدے کر تھکے درباری ہلاک ہیں تو جو جانی فکری کبابی زیابین کوئی آج بجا رفتن بابی میں فیض لاج بہن بجا بابی</p>	<p>۶۱ بڑھکے بڑھکے زور زور کجا کجا ملو ملو صوفیوں کا دار کجا غل غل خیر خیر کوئی نہ کجا تھر تھر دھج دھج دھج دھج</p>	<p>۶۲ سجی سبھی ان فکری جالی سبھی میں کوئی کجا غارت میں کجا کجا کجا سبھی سوار کجا کجا کجا</p>
<p>معبود کی طاعت کا سر انجام ہوتا ہم ہوتے نہ دنیا میں تو اسلام ہوتا</p>	<p>بامار کے تلوار میں گرا دیتی ہیں لکھ باہر زور کی نو کو بیہ اٹھا لیتی ہیں لکھ</p>	<p>باس آندہ سکر انہی لکھ کر نیکو جو ہو جلد میں کمری جو کھنچا ہاتھ نو دھو</p>
<p>۶۳ داد میں جو وقت نہیں کجا کجا اکر نہ بھی نانا کجا کجا وہ دہر وہ شان و شوکت کجا کجا اور اسو کی ملکوتی غریب کجا کجا</p>	<p>۶۴ پہلے صفیں بڑھ گئیں تھکے لہری نشانوں کے بھرے ہوئے تھکے دل لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے</p>	<p>۶۵ وہ چھوٹی سی شین کجا کجا آفت کجا کجا کجا کجا جگا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>
<p>چھوٹے ہیں حقیقت میں جا صلیں برابر برہمن تو قرآن و محامل ہر برابر</p>	<p>نور و نکالہ رو کی گئی شور فلک پر تینوں کی چاک پھیلی سنی کی چاک پر</p>	<p>لکھن کھارسی سردہ ہو سکتے جا رہے شیشہ کی طرح جو ہو سکتے</p>

<p>۱۰۰ بھائی کی ترب و جمن دکھائی تو وہ ہر غولہ پر کارس پھر جلتے تھے وہ</p>	<p>۱۰۱ کمرت پہ شام کی کم کر کے پھرایا اک حجامین بزدلوں کو ظم کر کے پھرایا</p>	<p>۱۰۲ کیا صاحب ستم شرعاً ہو تو میں کھس باری ہو س دو شیر مرد ہو تو میں کھس</p>
<p>۱۰۳ بھائی گن تو کسی کو ستر میں جانیں ملتا سو فاروسن چلو مکو ملا میں ملتا</p>	<p>۱۰۴ اسوار و ستر بہت کی غناں چھوٹ گئی تھی کیا رقصے کہ نکر کی کر لو گئی تھی</p>	<p>۱۰۵ سیار میں علم کے مرز باسن کر دم لو پھر جانوڑے بھٹن و کون تو قسم لو</p>
<p>۱۰۶ رخصہ تھا سراپا کو تو لاش تھی لڑک پیکان تواد ہر گھوڑے سو فاراد ہر گھوڑے</p>	<p>۱۰۷ اس خباک کی چو من زری دہم دہم مان دہم دہم چھاتی سو گنا کو گھٹتی</p>	<p>۱۰۸ بابا بوی ابھی اصرار اکبر جہا ہوں یار بوی بوی مر مر جہاں ہوں</p>

<p>سے جس کوئی نہ دیکھتا تھا پاؤں میں سے نکلتا تھا بہت سے لوگ دیکھتے تھے میں نے بھی دیکھا تھا</p>	<p>سے میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>	<p>سے میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>
<p>اس کو میں طالب کہ یہ دولت ہے مجھ کو میں نے دیکھا تھا</p>	<p>جاگو میری میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>	<p>آؤ تم میری میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>
<p>سے میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>	<p>سے میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>	<p>سے میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>
<p>ہوئے کاش کاش دام دہ جہان میں نے دیکھا تھا</p>	<p>دیکھو میری میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>	<p>دیکھو میری میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>
<p>سے میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>	<p>سے میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>	<p>سے میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>
<p>وہ کتنی ہی قسمت میں ہے تو بادشاہ کو میں نے دیکھا تھا</p>	<p>دیکھو میری میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>	<p>اطلاق دکر میں نے دیکھا تھا میں نے دیکھا تھا</p>

[illegible]



<p>۴۹۱ زینب کو بی بی سیان گنجین کھول دینے چکا کہ صفت نام داخل ہوئی تو کوئی کہے نہ دیا غل پر کیا حیدر کے نواس ہو کر</p>	<p>۴۹۲ کھول دینے چکا کہ صفت نام داخل ہوئی تو کوئی کہے نہ دیا غل پر کیا حیدر کے نواس ہو کر</p>	<p>۴۹۳ زینب کو بی بی سیان گنجین کھول دینے چکا کہ صفت نام داخل ہوئی تو کوئی کہے نہ دیا غل پر کیا حیدر کے نواس ہو کر</p>
<p>حیران تھی کچھ منہ سو کہہ سکتی تھی زینب سب روتے تھے ایک ایک کھٹکی تھی زینب</p>	<p>منہ ڈھاپتے ہو کیوں یہ کھٹکی زینب مامونہ دو عدد ہوئے خوش ہوئی جاہر</p>	<p>ان لاشوں کو لوگوں میں اپنی کہہ دیا پھر پڑھو لکھو دیدار کمان اور کمان تم</p>
<p>۴۹۴ کھٹکی تھی کچھ منہ سو کہہ سکتی تھی زینب سب روتے تھے ایک ایک کھٹکی تھی زینب</p>	<p>۴۹۵ کھٹکی تھی کچھ منہ سو کہہ سکتی تھی زینب سب روتے تھے ایک ایک کھٹکی تھی زینب</p>	<p>۴۹۶ کھٹکی تھی کچھ منہ سو کہہ سکتی تھی زینب سب روتے تھے ایک ایک کھٹکی تھی زینب</p>
<p>سب ملے عیش ہوش مر مر کو لوگو جھائی تو پھر پھر کیوں روتے ہو لوگو</p>	<p>تعلیم کو اوتھتے ہو لوگو نے لگی زینب گرو پسر فاطمہ پھر نے لگی زینب</p>	<p>تم کھانہ ترسہ قدر شفاں بن علی فیاض دو عالم ہیں سخی ابن سخی ہیں</p>
<p>۴۹۷ کھٹکی تھی کچھ منہ سو کہہ سکتی تھی زینب سب روتے تھے ایک ایک کھٹکی تھی زینب</p>	<p>۴۹۸ کھٹکی تھی کچھ منہ سو کہہ سکتی تھی زینب سب روتے تھے ایک ایک کھٹکی تھی زینب</p>	<p>۴۹۹ کھٹکی تھی کچھ منہ سو کہہ سکتی تھی زینب سب روتے تھے ایک ایک کھٹکی تھی زینب</p>

حکایت  
 سلطان اکبر کے ملاؤ میں  
 سید فیض علی  
 اتقاسم  
 حبیب نواز  
 موت ہنستی

عقلمند  
قطعه  
جب حکیم نے سید بے استقبال  
میں بیٹھا تو سید نے سید بجاہ پر  
کہا کہ اے حکیم! کیا تیرا  
نہی ہے کہ تیرا نام ہے سید بجاہ؟

۱۱  
جگہ پاتے تھے نینا کا بھی  
دور کرنا ہے سپاہی چاہ پیر  
۱۲  
نور و پیرن رو کی جو خدمت کی ہے  
ایک بدلی کا کارا ماہ پیر

قطعه  
شاہ شمس الدین حسنین حبیب جاہ پر  
گو گویا گریبان بزم  
جان دینے میں جیجی کی پوری

ہاں  
پایس فانی کی بجائی نیا ہو گیا  
خاتم ہے آل رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم قطع کر کے  
جب سب سے پہلے کلمہ پڑھا تو  
طعنہ ان کا تھا کہ کوئی دوسرا ہے

ایمان توکل  
اے مومنین! اے انبیاء!  
خضر یوسف طہ سدر جن جابر

یاعلیٰ  
کمال و مضامین  
نقد و نسیب  
نقد و نسیب  
نقد و نسیب  
نقد و نسیب  
نقد و نسیب  
نقد و نسیب

یاعلیٰ  
شکست من نظم کربان نیکون  
میک گلایه نیکون  
بخت نیکون سخن نیکون  
دل نیکو کلام نیکون

نقصان سے پہلے جو چیز  
نقصان سے پہلے جو چیز  
نقصان سے پہلے جو چیز  
نقصان سے پہلے جو چیز

<p>۷۷          افسوس کہ زینت کی کسیر آفرین          علی جوہر کی کسیر آفرین          نذر ہے جو شجاعت کر گز آفرین          آفتاب فلک و فلک آفرین          لاکھ و لاکھ آفرین</p>	<p>۷۸          دیکھیں خون پائون کا کوئی جان بھائی          کون بچھم دغا جان واد تیا ہے          کون بچھان کون بچھن جیجا دیا ہو          کون انھیں بار کر کھو دینگر آدیا ہو</p>	<p>۷۹          گو کہ سر میں لگا کر کھ پو دینا دلیر          کیوں نہ ہوں جھنجھٹا نہیں بھونکنا          آگے جب لوگوں کو طعن کرے نہ بھونکنا          دھرم کو روکنا چاہیے نہ بھونکنا</p>
<p>۸۰          آج خلعت ہمیں لینا ہے سرفراز کا          مان جو انون بھی ہنگام ہر جا بازی کا</p>	<p>۸۱          آج سر ہوئی ہے کس سوہ ترائی دیکھیں          لوٹا کون ہو زینت کی کمائی دیکھیں</p>	<p>۸۲          قوت دست علی با تھوٹے گر لپوٹے          بے روق دفتر عالم کو الٹ دیوٹے</p>
<p>۸۳          وقت غفلت نہیں ہو غازی زینت پادشاہ          کھینچ لو تاج کو غریزی پادشاہ          آمد ہے دلیر کی جس بادشاہ          صفت جہانے ہوئے آدھا بادشاہ</p>	<p>۸۴          شستہ میں ہے چھوڑ دینا زینت          کیلچے میں انھیں بیکار          کس طرح اونٹے بھلا ہو سید طین          پوچھتے ہیں کون ہیں آفرین</p>	<p>۸۵          کار چھا کر اٹھا متفق کر دینا          چاند سو جان واد زلف کے ولاد          پڑ گیا غل کہ وہ آج پو علی کے ولاد          سچا جس حسن کج انسان نہیں کھولنا</p>
<p>۸۶          کچھ کما نڈار لوچھ بر بھیون والہ جاوین          اور دریا پہ سوار ونگو رسالے جاوین</p>	<p>۸۷          اونہیں جو ہر اسد امتر کی تشہیر کا ہے          دو دنوں شیر و نمین اشرافا کے ٹیکو</p>	<p>۸۸          کیا اوڑا لے ہو لڑ ہو ار چلے آفرین          جھجھو جھڈر کر ار چلے آتے ہیں</p>
<p>۸۹          اوکھلا دشتا نوکر چھوڑ کر کھلو          بان کما نڈار سوار ونگو رسالے          جیساں انھوں نے آج چھوڑ دیا          کس طرح دلت ہو چھوڑ دیا</p>	<p>۹۰          جات شہر خراج وہ کھلا دے گئے          برق دم پر چھوڑ دینا          جاہی سنہینہ پوچھتے ہیں          بار کو تو کو سید انہیں جلا دے</p>	<p>۹۱          واہ کو سکت آفتاب کر نہ شہر تیا          کیا صفا چھوڑ دینا          کیوں ہو جات شہر خراج          کیجھا جا انہیں پوچھتے ہیں</p>
<p>۹۲          غلغلہ روم تک اس لشکر چار کا ہے          امتحان آج دلیران نمودار کا ہے</p>	<p>۹۳          اسپہ بھولو نہ کر دور کر کیا سے ہیں          خوف کی جاہی کہ چھوڑ دیا</p>	<p>۹۴          غیرت پوسٹ و رشک ملک جو ہیں          طور تو اسپ فلک میر ہو اور لوڑ ہیں</p>

<p>۱۱۱ کچھو کچھو ایسا کیسے حسن میں تو کیا کیا صوفیہ صوفیہ یا اپنے فوضدا نہی میں نہیں کہیں وہ دھندلے روح محفوظ ہیں اور ان میں نہی</p>	<p>۱۱۲ پیشانی جبین ابرو خدایان ان کا لکھی ہوئی تیرے شوکت شان دل خوش ہے جگر گزیر تیرے قربان سکھان چہل قدمیوں پر خوش گمان</p>	<p>۱۱۳ عجب عجب چاند میں تیرے شوکت شان پان نمایاں اور ان کے شوکت شان پوچھو نہیں سے دو تکی سے کس کی فخر انتہا خاص یہ سب انبیا علی اور</p>
<p>۱۱۴ اہل ایمان کو تو ایمان کے بڑھ چیا بے صحت پاک مہر لوح کے مہر میں یہ</p>	<p>۱۱۵ اتنی اسی مگر میں دینا سے روانہ ہونگے بھٹا آج یہ تیرے لئے نشان ہونگے</p>	<p>۱۱۶ آئینے سے کہیں شفاف یہ رخسار ہیں صوفیہ نور میں خوشید میں سہ پاس ہیں</p>
<p>۱۱۷ کچھو کچھو ایسا کیسے حسن میں تو کیا کیا صوفیہ صوفیہ یا اپنے فوضدا نہی میں نہیں کہیں وہ دھندلے روح محفوظ ہیں اور ان میں نہی</p>	<p>۱۱۸ پیشانی جبین ابرو خدایان ان کا لکھی ہوئی تیرے شوکت شان دل خوش ہے جگر گزیر تیرے قربان سکھان چہل قدمیوں پر خوش گمان</p>	<p>۱۱۹ عجب عجب چاند میں تیرے شوکت شان پان نمایاں اور ان کے شوکت شان پوچھو نہیں سے دو تکی سے کس کی فخر انتہا خاص یہ سب انبیا علی اور</p>
<p>۱۲۰ بہ دہ خاک میں جو شمع نشان ہوئی یا حسین ابن علی تریکے اور روئی</p>	<p>۱۲۱ بسکہ نور نظر زینت دلگیر ہیں یہ گم حرم بدین کے لیے تیر ہیں یہ</p>	<p>۱۲۲ کبھی حور کو بھی ایسے لکھ ہوئیں گے پر کوئی دم میں یہ تیرے لئے ہوئیں گے</p>
<p>۱۲۳ کچھو کچھو ایسا کیسے حسن میں تو کیا کیا صوفیہ صوفیہ یا اپنے فوضدا نہی میں نہیں کہیں وہ دھندلے روح محفوظ ہیں اور ان میں نہی</p>	<p>۱۲۴ پیشانی جبین ابرو خدایان ان کا لکھی ہوئی تیرے شوکت شان دل خوش ہے جگر گزیر تیرے قربان سکھان چہل قدمیوں پر خوش گمان</p>	<p>۱۲۵ عجب عجب چاند میں تیرے شوکت شان پان نمایاں اور ان کے شوکت شان پوچھو نہیں سے دو تکی سے کس کی فخر انتہا خاص یہ سب انبیا علی اور</p>
<p>۱۲۶ تیریں قلم و کلام اپنے گاہ جلاہ دیکھا آج بالآخر عقد فرما دیکھا</p>	<p>۱۲۷ اکب غمخیز سے پیاس اپنی بھانا پیارو دلن نر نہ جانا نہ جانا پیارو</p>	<p>۱۲۸ تیر سدا کو شاد تو نہ نشانے ہونگے خجرو تیغ سے صد جاکہ نشانے ہونگے</p>



<p>۵۲۴</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین</p>	<p>۵۲۳</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین</p>	<p>۵۲۲</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین</p>
<p>غضب رب علامت ہر ہم شیر و نکی ضربت شیر خدا ضرب ہر ہم شیر و نکی</p>	<p>تغین کو دے مچکنے لگین قاتوئی دور تک چھاگئی مید ایند کھاڈ مالوئی</p>	<p>پوچی ڈیورھی بہ تو مید امنین نقشاو دونون معصومینہ کفار کا زخہ دکھا</p>
<p>۵۲۵</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین</p>	<p>۵۲۴</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین</p>	<p>۵۲۳</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین</p>
<p>نہر سے پیاسے کو قطرہ نہ یا پانی کا ظہر ہوتا ہے جہا امنین ہی جہا نکی</p>	<p>زینب شہ جگر خیمے میں گھبرا نکی گریہ قاطعہ زہر کی صدا آنے لگی</p>	<p>صدقہ مومنہ یہ دور و دور کے پیاسی ہو جائی فوج میں قید نہ حیدر کو نواسی ہو جائی</p>
<p>۵۲۶</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین</p>	<p>۵۲۵</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین</p>	<p>۵۲۴</p> <p>نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین نقشہ ہستی شمع کی شادین</p>
<p>اک بنی زادی یہ ظلم کی طغیانی ہے اور پھر اسپتھین دعویٰ مسلمان ہی</p>	<p>پیاں میں چھوڑے اتھوئی صفائی کی چلو کو گھر سے بچوں کی لڑائی دیکھو</p>	<p>انکرا حق سے لشکر تہ وبال اہو جاتے خلق میں دو توئی جاننا رکنا شہر ہو جاتے</p>

<p>۱۱۱          تو اگر چاہو تو وہی دل نہ کرنا ظفر          ہوتا افضل تو نظر واصلی ہو جا کر          جنت و دوزخ میں تو کیونکر پہنچا سکتا          نام آفاق میں کہ جان کر کو نور نظر</p>	<p>۱۱۲          کہ اگر کوئی کہیں نہ کیجے اصلا          وہ جان کھائی ہو کر کیسے پہنچا          رشتہ پر تو کوئی دیکھو میں وہ ماہ نقا          ہاں گیسپہ کسی کو کوئی کہ حق میں دعا          کہیجے پر خدا اچھا بخون کہ حق میں دعا</p>	<p>۱۱۳          سینہ الوش چاہتا تھا اگر کوئی جری          حلقہ در مہر کی صفت ہو چکا کبھی          لب پر ایک لکھا نام حسین علی علی          دونوں کرانے کی بجائے تو غور نہیں</p>
<p>عنوان بیجان ہو جہاں مجھے محمد ہو جا          پس سرفاطیہ زہر کی بلار د ہو جائے</p>	<p>دہم تیرا دم لہر مے پڑے تین          آج فرزند مے پہلے پہل لڑا تین</p>	<p>بیز گھوڑی بھپٹ کر یہ دم جاتا تھے          بے لڑے کتنے عدو سہم کے مر جاتے تھے</p>
<p>۱۱۴          اتنی چال ہی سو بہ نظر نہیں کی          کیونکر کیا دیکھو میں نکل خاک و تین علی          سامنے ہیں جو طہر کی کرب عیسیٰ علی          دہم اور درو کو نور تیرا ہی نہیں</p>	<p>۱۱۵          یان تو نہیں پیر کی تھی نہ تیرا          اور ادھر عنوان دھانے اٹھا کو ہوا          باغی کے جو میں بیٹھے نہیں کیا          خوف کواری کے کانپنے غلام شہر</p>	<p>۱۱۶          حلقہ در عنوان میں ہوتا تھا اگر کوئی سوار          بار لٹا تھا تو اسے بڑھ کر لیا          تر تھا کئی تھی یہ اگر نہیں کاوا          عنوان نہ ہو سکا لکھا تھا جھپٹ لیا</p>
<p>ٹال دو آگے سارا کوئے صف ماری کو          جاؤ دو روز کے پیاسوئی مردگاری کو</p>	<p>صف کی صف ہو گئی مسار تم گارنگی          بجلیاں فوجہ گرنے لگیں تلواروں کی</p>	<p>ایک سی ایک سوا جنگ میں کہ آتا تھا          یہ ددا اسکی تو وہ اسکی مدد کرتا تھا</p>
<p>۱۱۷          پہنچا محمد سی خورشید نہ رشتہ          دیکھ چلی کی کہ اس کی بانی کیا ہو گیا          کیا تیرا ہی ہے کو کو جو جہاں          پہنچے ہوا خدین کیوں جانی نہ پہنچا</p>	<p>۱۱۸          جس طرح کہ چھوڑ کر کوئی نہ ہو          مارو مارو کہ کوئی نہ ہو          پیش آیا تھا کوئی نہ ہو          دونوں شہید نہ جانتے ہوا کوئی نہ ہو</p>	<p>۱۱۹          ایک زوردار کہ سر نہ شہن کاٹا          دوسرے نے اور یہ بیکار توں کاٹا          تیغ و دونوں نے جس کی کام ہو گیا          مع خود زور و کبر توں کاٹا</p>
<p>گئے لڑا کہ جو عباس تو غم کھاؤنگی          ننگے سوٹی خیمے سے نکل آؤنگی</p>	<p>عزم بالجزم تھے کیا فاطمہ کے پیاروئے          چھوٹی سی تیغوں کو دم نہ بھوکھا روئے</p>	<p>جا پڑی برق سے سردار کو جس جاؤ گیا          مارا دولاکھ میں اوں کو جسے یکتا گیا</p>

<p>۱۳۷          کرکڑاں نہ بنیں تو نہ ہو گریز نہ ہو          برق بننے سے جل کر کھو جائیں          گھوڑوں کی پادوں کی آواز تھی یا پائین          ہر طرف خاک پہ سبیل تھے نہ اراد نامور</p>	<p>۱۳۸          بیچکے اپنے نو پہنچ چکے نہ غور          دو طرف دو دو تیریں چلی گئی نہ غور          رانی تھیں نہ کھلی تھیں نہ جو بیچار          چاکیر تھیں نہ چکے پانچ جھوٹا شمار</p>	<p>۱۳۹          اس نابی کو سچو سچو دونوں غور          کیا مصیبتوں نے تکیہ کیا نہ غور          الامان کی ہوتی تھی شہر آرا میں بیکار          چھپنے کا کیہ جب کو ایم ابرا</p>
<p>۱۴۰          قتل کرو الا سوارو ہمارا سالہ دم میں          کرو یا یا سون (لشکر) و بالادہ میں</p>	<p>۱۴۱          قتل پرانے تو غور کرو کہ کرتے تھے          پر یہ کس خوبی سے ہوا کرو کرتے تھے</p>	<p>۱۴۲          کہیں شاہباش کہیں او کا غل برپا تھا          عرش تک جبرم اللہ کا غل برپا تھا</p>
<p>۱۴۳          میرا ایک چوہا گیا دونوں خیال          نہ تو بارہویہ کے چھوٹی ہی نہ کونجیا          دو بچے اور وہ بھی پیچھے نہ گئے          اگر غلطی میں نہ تھیں تو کیا کمال</p>	<p>۱۴۴          قریب نوٹے لڑو نہ تھیں کیا پیر          اونکا وار نہ چلا اونکا اکا اون پر          آگے نہ تھیں نہ پیچھے نہ تھیں نہ بیک پیر          کیجیو غلاموں کو دونوں کو نہ تھیں نہ بیک پیر</p>	<p>۱۴۵          چکر مارا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          فدا نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          سب نے تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          چھپنے نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>۱۴۶          ایک پھون ولادوئے اٹھایا گھوڑا          ایک شامی پہ محمد نے بڑھایا گھوڑا</p>	<p>۱۴۷          ایک بیک پھرتی ہوا طرح ہلائے تیرے          دونوں غور کرو ان کے سینوں میں لڑتے تیرے</p>	<p>۱۴۸          سہم کھسپ گھوڑوں کو نہ تھیں نہ تھیں          اگر گئے نہیں خطا کارو نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>۱۴۹          جانی تھی گم گردن جو نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          ساخے گھوڑوں کی نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۵۰          لکھ غور میں کیا وہ علی کو لکھا          دو کو نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>	<p>۱۵۱          غریب کی جاکے سب انہیں سمجھیں          جاکے جاکے جاکے جاکے جاکے          گھوڑوں کی پادوں کی آواز تھی یا پائین          نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں</p>
<p>۱۵۲          جب لکار کر نہ ہو تو کان دیتے تھے          آہنی ڈھالوں میں سینے وہ چھپا لیتے تھے</p>	<p>۱۵۳          برش تھیں بہ حیران تھے شکر نہیں          چار لکڑے کروڑوں کے برابر نہیں</p>	<p>۱۵۴          بدھو اسی سے جو جاکو تھیں جو ان شکر کے          ایک ایک گرا پڑا تھا مارے ڈر کے</p>





<p>۹۶۷          جگر کی تیرنگی نہ سبزار          ہونے لگی تھی تیرنگی نہ سبزار          جگر کی تیرنگی نہ سبزار          ہونے لگی تھی تیرنگی نہ سبزار</p>	<p>۹۶۸          جگر کی تیرنگی نہ سبزار          ہونے لگی تھی تیرنگی نہ سبزار          جگر کی تیرنگی نہ سبزار          ہونے لگی تھی تیرنگی نہ سبزار</p>	<p>۹۶۹          جگر کی تیرنگی نہ سبزار          ہونے لگی تھی تیرنگی نہ سبزار          جگر کی تیرنگی نہ سبزار          ہونے لگی تھی تیرنگی نہ سبزار</p>
<p>۹۷۰          صد زہر کی کمانی پہ کمانی میری          شکر کرتی ہوں کہ اسید بر آئی میری</p>	<p>۹۷۱          صد زہر کی کمانی پہ کمانی میری          شکر کرتی ہوں کہ اسید بر آئی میری</p>	<p>۹۷۲          صد زہر کی کمانی پہ کمانی میری          شکر کرتی ہوں کہ اسید بر آئی میری</p>
<p>۹۷۳          بان تو زینت زکریا شکر خبابی          او چہ چہ کی طرف رہو ہوئے سببانی</p>	<p>۹۷۴          بان تو زینت زکریا شکر خبابی          او چہ چہ کی طرف رہو ہوئے سببانی</p>	<p>۹۷۵          بان تو زینت زکریا شکر خبابی          او چہ چہ کی طرف رہو ہوئے سببانی</p>
<p>۹۷۶          پیسر فاطمہ زہرا کو سنبھا لو پیارو          کوچ کرتے ہو تو دیدار دکھا لو پیارو</p>	<p>۹۷۷          پیسر فاطمہ زہرا کو سنبھا لو پیارو          کوچ کرتے ہو تو دیدار دکھا لو پیارو</p>	<p>۹۷۸          پیسر فاطمہ زہرا کو سنبھا لو پیارو          کوچ کرتے ہو تو دیدار دکھا لو پیارو</p>
<p>۹۷۹          کیا پروین کی مانند نہ رہی رات میں          کیا پروین کی مانند نہ رہی رات میں</p>	<p>۹۸۰          کیا پروین کی مانند نہ رہی رات میں          کیا پروین کی مانند نہ رہی رات میں</p>	<p>۹۸۱          کیا پروین کی مانند نہ رہی رات میں          کیا پروین کی مانند نہ رہی رات میں</p>
<p>۹۸۲          کس نے تیروں کو کیجے سونکا لاہو کا          کس نے کرتے ہو کر گود میں سنبھالا لہو کا</p>	<p>۹۸۳          کس نے تیروں کو کیجے سونکا لاہو کا          کس نے کرتے ہو کر گود میں سنبھالا لہو کا</p>	<p>۹۸۴          کس نے تیروں کو کیجے سونکا لاہو کا          کس نے کرتے ہو کر گود میں سنبھالا لہو کا</p>

[illegible]

<p>۱۷۱          پین کی تھی لاٹھیاں امام و جهان          ناگمان آئی یہ آواز صد آہ و فغان          باوین میں ہو کر لوگوں میں تھارو قبان          مرنے کی خبر نہ ہو کجا تو یہ کیا سالان</p>	<p>۱۷۲          لڑا فکیر کھیلے کب کب نہیں نام نہ          ہے جو نہیں پاشور فغان و ماتم          ہاتھ دھکا کر دے عاقل بصدور و الم          ہو کے پر نہ تبدیل شہنشاہ</p>	<p>۱۷۳          کیا جس شرف علی کے گھر سے کیا          کیا قمر شاہ بجز بر سے کیا          قلی آرزو بخش آپ کو نہ کیا          وہ باپ سے پاپا پیسے کیا</p>
<p>۱۷۴          فتنہ تھرائی ہوئی زمین چلی آتی ہے          بادوب ہاتھو پنہ زہر کی رد الاتی ہے</p>	<p>۱۷۵          دل مرا اور کسی شغل میں مصروف نہو          جیتے جی مر نہ کہنا مروت نہو</p>	
<p>۱۷۶          پوچھی فتنہ خوب خلعت شہر خا          دینے نہ ہر کی راہوں بصدور و بجا          آپ کے خواہش میں نے کہا ہے شاہ          یہ ہے بیوں نے جو نام میں ہو گیا</p>	<p>۱۷۷          بڑے بھلا کا کلشہر سے کیا          پر سہ سے شرف علی کو گھر سے کیا          سدری کی پتا کر جو جریل میں          میں نے بھی جو پاؤں سے دھریا کیا</p>	<p>۱۷۸          کیا کو خیل ویدہ تر سے کیا          دامن کو بھول چو کر سے کیا          یہ لطف اٹھانے کسی شاد میں          جو غم شاہ کو جو ہو کر کیا</p>
<p>۱۷۹          خلد میں انکو حقارت سے نہ بھی بھائی          اس رد اکامری کو کفن و بھائی</p>		
<p>۱۸۰          شکستہ بیرون دکان کھول کر کیا          دونوں لاشوں کو چھو کر کیا          اپنے چہرے جاؤ نہ کر کو اور کیا          خانے مرد و عورت لاکر کیا</p>	<p>۱۸۱          بیان کیا تو طے کے در سے کیا          رہ گیا تو کس لشکر سے کیا          طوبی کو تو شرف و آرام خدا          جو کچھ پایا علی کے گھر سے کیا</p>	<p>۱۸۲          قابض علی کو ہر شہر سے کیا          ہاتھوں کو کشا بھو سے کیا          دان نہا جو باب خداں اظہر          حق سے لگا علی کے گھر سے کیا</p>
<p>۱۸۳          سفر اقصیٰ جو مامونہ کیے میں پیارو          لویہ خلعت تھیں ماورے میں پیارو</p>		

<p>۴۱ دشت جنگاہ میں نیت کو چارائے غل پڑیج نہشت کے ستارائے نیک چلے سے دریا کے کنارے آئے جنگ کو لاکھ نوہ پائیں کس ارے</p>	<p>۴۲ کس چنگ ایسی زریں پہ پہلے ہو دوبدر دم سے تلبیب اکا ہو فرعالمین یثانی کوئی اکا ہو صف کھنچ جانتی شہر قیام اکا ہو</p>	<p>۴۳ دور دنیا کی یاد ہو سارے کی پیچی بانجھی لب چنی بھائی سچی آپ بھی اوسکو بھائی سزا زیادہ نہیں پیار کوئی جہنم سے کچھ جاوے جان بھی</p>
<p>۴۴ اکا تانا پھر علی صاحب شمشیر میں یہ ہاں خبردار کر لاکھ ہین دوشیر میں یہ</p>	<p>۴۵ طفل اس سین میں نہیں صاحب بہت ہو تو اگر جوان ہوتے یہ لڑکے تو قیامت ہو تو</p>	<p>۴۶ غم نہیں اسکا گھر کی مری بربادی ہے ہے تو فرزند نکام اتھ پو اسے شادی ہے</p>
<p>۴۷ نیک چلے نہشت کو بھی پڑی نون جو کو پائی توین عبت سو غنی توین سربستان نام میں ہیں دون کیچو آؤ نہشت شیرینی توین دون</p>	<p>۴۸ حاکم نہشت کیسے ہو نہشت کا نام خج سے بیٹو نہشت کیسے ہو نام بوں شادو نہشت کیسے ہو نام کوئی بھائی کو جو نہشت کیسے ہو نام</p>	<p>۴۹ اور نہشت کیسے ہو نہشت کا نام آپ دولہا نہشت کیسے ہو نام خلعت خرقہ خوش ہو نہشت کا نام پڑو نہشت کیسے ہو نہشت کا نام</p>
<p>۵۰ اوسا لہن شادو نہشت اور نہشت میں جھوڑو نہشت کیسے ہو نہشت میں</p>	<p>۵۱ غم کو سینے میں کیجہ نہ و بالا ہوگا کس طرح آپ کو نہشت کیسے ہو نہشت میں</p>	<p>۵۲ اگر افاضل کسے جنگ کو نہشت میں اور نہشت کیسے ہو نہشت میں</p>
<p>۵۳ اچھی نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں کسی نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں اوسا نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں کسی نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں</p>	<p>۵۴ اچھی نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں اوسے نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں کسی نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں کسی نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں</p>	<p>۵۵ کسی نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں کسی نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں کسی نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں کسی نہشت میں نہشت کیسے ہو نہشت میں</p>
<p>۵۶ چون علی جنگ میں بہشت میں نہشت میں نیچے تول کو نہشت میں نہشت میں</p>	<p>۵۷ اوسکا پس ہوتا تو اپنی بھی فدا جان کی لاکھ پٹو کو نہشت میں نہشت میں</p>	<p>۵۸ آپ پر دیشے جو نہشت میں نہشت میں اگر دم چھپے نہشت میں نہشت میں</p>



<p>۷۹</p> <p>یاں توں کھوہو بہر زنی غرضی نیستی دو ذوق از کون پیران شاد بابل سکندر قافین چین و خاک صومالیہ چرخ چرخ بھائی سے بھائی سے کھائی</p>	<p>۸۰</p> <p>خالی رہتا تھا کوئی خاکین غمخوار ماتا تھا دوستی بے حد و شمار زیر تاجا تھا دونوں کر گریہ سوز اے سرور تاجا تو دوست تاجا بھار</p>	<p>۸۱</p> <p>خون کھونکھا بھائی کچھ نہیں بیان اگرچہ تین تری پاس کو دو تیران دولہ جانا نہیں خوشک سے پیچیدگی جاہاں رہا یہ مناسب نہیں بیان</p>
<p>لاکھ آفت اگر اٹھائے روئے بھائی روح و قالب کی طرح ساتھ بچھڑ بھائی</p>	<p>نہیں طاقت نہ غمی بہت سے فقط اور تو پیارا کیسے تھی کھوہو نہ کر پڑتے</p>	<p>عزیزین پیار سے ہی مر نہیں سوا ہو دیگی امان صاحب جو نہیں گی تو خواہ ہو دیگی</p>
<p>۸۲</p> <p>باکین ہزار غمی لیل پہ بھی نا غمی گلشن غم میں وہ دونوں شجاری اوس کو جان کیا نہیں کی تھی غمی پارچہ سپر سے نہ اجل اسکے</p>	<p>۸۳</p> <p>چھوٹے بھائی زبیر بھائی تو تھیں بھائی بھائی کی دیکھو یہ لڑائی کھیل دریا باسون کڑا سولی چلے بھائی نہیں چلے بس بھائی کھوہو بھائی</p>	<p>۸۴</p> <p>لطف منہ دھویا اگر نہ رہ جا کر تو کیا باجا اب جان دوں نہ ہوا نہ بھائی جائیں یا نہ تو چھوٹے نہیں ہو چکے ہر کسی سے نہ بے بدین علی الاغلی</p>
<p>تغ جہا کے جہد شیر سے بھر پڑتے بچے کیا تھے کہ دو صاعقہ کڑ پڑتے</p>	<p>تم ہو پیار سے شہ عالم بھی بہت پیار میں امان بھی پیار میں ہیں اور ہم بھی بہت میں</p>	<p>گل بہار تو ہوا خشک وہ شاداب ہوا ملعون پیار سا دوا دیا بھائی سیراب ہوا</p>
<p>۸۵</p> <p>کلمہ پڑھے اگر ایک کو ملے اصرار دوسرے کو کہہ دیتا تھا اوس کو کیا اس پر کہتے تھے سوار تھیں حسد میں کرتا تھا وہ نہ کھوہو نہ بھائی</p>	<p>۸۶</p> <p>ہر کسی سے کہہ دیتا تھا بھائی اتوار کے بعد ہی طاقت نہیں بھائی نہاڑے بھائی کھاتے تھے پوچھا بھائی اے کین دوستین تو کب چھوہو بھائی</p>	<p>۸۷</p> <p>علی انصاری کی تھی تھی بھائی پیار سے کہہ کر اور کین بھائی کھوہو بھائی تو نہاڑے سے سوال بھائی جانا نہیں وہاں کی بھائی</p>
<p>محبت ادا کو نہ چھوٹا نہ بڑا دیتا تھا بھائی بھائی کیلئے جان لڑا دیتا تھا</p>	<p>پانی پینے کا تو تمکن نہیں یہاں آجادی لہجہ منہ دھولین ذرا چلے تو جان بھائی</p>	<p>حسرت بھائی کا رہا تھے نہ نکلا بھائی اپنا منہ نہر کی جانب سے بھائی</p>

<p>۵۳۸ کما کبر کر محض کر اسی نیک عطا ماں کو بانی بابا نیکو کسی مٹی دیات درد جب تک نہیں غاہ فیض الدجا خاک جھین جین اٹھ اگر اگر کجیات</p>	<p>۵۳۹ اک عین دو گریغہ سدر کسرت باندھ اٹھاکر پکار کر کمان میں شندین بجا جو قتل ہو کر انکو خبر ہے کہ نہیں کہوڑی عیب سے کہہ کر کوٹھے پہ زمین</p>	<p>۵۴۰ بجا جو کوئی تپ تاب تھادل نہ توغناہ تفیع بھی ہاتھ میں اور انکو علی انعام رو کرنا تو غور سے دلا میری باباہ بجا جو کوئی بچان کیا چوچا</p>
<p>۵۳۹ ابرودینگے نہ گویو کہے پیاسی بہن ہم حضرت ساقی کو شر کے نواسی بہن ہم</p>	<p>۵۳۹ وہ تو مارے گئے بیٹوں کو کمان باویگی رہیں اب بھائی کے بدلے کسی بھجواویگی</p>	<p>۵۳۹ لکے بن بیٹوں کی اب زینب ناشاد ہوئی دختر فاطمہ پردیسین برباد ہوئی</p>
<p>۵۴۰ بھائی کر کیا تعاب ابھی تیرن جانی چار جانب جو چوچ فوج مٹ کر آئی دو دن چوچ نہ کھانچ سکر کی چالی گھر گئے سید مصوم کے وہ بیغیالی</p>	<p>۵۴۰ وہ ٹپٹے ہیں بیکر خاکیہ دونوں گلو کھینچا ہو عمر سعد کیر کر گیسو نہ بھٹ پٹ کو تو بچا گیا پیٹیا ہو تیار کر باٹھا جو دونوں کو خبر ہو</p>	<p>۵۴۰ چوچو راغون جو دونوں کو خطاب شہید دیکھا بیوی ہیں بیسے خاکیہ وہ ماہذہیر چاندی سے سینہ نہیں مصوم کو کھینچا کر دین کوئی جرات میں کھینچا</p>
<p>۵۴۰ بچ عامی کو بھی کٹ کٹ گئے شمشیر چھوٹی سی چھاتیان مجروح ہوئے شہر</p>	<p>۵۴۰ ستم نوکی یہ شکر نے بنا ڈالی ہے سرو کوٹھاپکے اب لاشوں کی پالی ہے</p>	<p>۵۴۰ پیاس میں نکلی جو بہن جسم کو جان لی برگ گل سے نکل آئی بہن زبانیں باہر</p>
<p>۵۴۰ دینی نہیں ہو گئے جبکہ شمشیر کہ نہیں چھلکے غیش کا کوہ مصوم پہلی اعلیٰ بن قوی فتح کا تھارو نیوچھا کاٹ و مصوم کو نہ خبر</p>	<p>۵۴۰ شکر غل نہ مظلوم زار و دس کا بجا جو قتل ہو کر اسے غضب وادلا اور گیا سننے ہی کو بکس زینب کا پہلے چھوڑ نہ تھیں نہ جین بکس</p>	<p>۵۴۰ شاہ ذاک کو درد و دل تھا لاشے منہ پھینکھ کھیا چھاتی کی لاشے ڈاکٹر کو درد نہیں جین جلا لاشے بولی زینب میری زار و دس لاشے</p>
<p>۵۴۰ کر بن مست بھی تو سندانہ سخن و دنگے شکوہ کھلا دو تر پتے ہو رتن دو دنگے</p>	<p>۵۴۰ تھامو ہاتھوں سے جگر جانب جگہ چلے قاسم و اکبر عباس بھی ہمراہ چلے</p>	<p>۵۴۰ غم نہیں اسکا کہ یہ لاٹھے بجان ہو عید ہر آج کہ بھائی یہ یہ قربان ہوئے</p>



<p>۱۱۱ دو کھل لائے کہ وہ بیوی نے کی گفتار بجائی کہ وقت جو میں اپنے چہرہ پر آیا وہی دونوں کو کہہ کر کہہ چو اوار مرد و زن کو لاشوں پر کرو چکے بنار</p>	<p>۱۱۲ روکھت نہ لڑا کہ بھینجا بنجا کلاے دو یہ کہیے کہ سوچ جا دونوں حصہ نہ پورا لے کر چکے بنجا پاؤں کی لڑا نصیب دہ بھی بنجا بنجا</p>	<p>۱۱۳ کھلے نہ چاہیں کہی نہ بنجا کیا بیکے نہ بنجا کی لاشیں امام ابار کر کہیں تو خدا کی دعا بادل زار خوش ہو کر نہ تھے کہ مری اغفار</p>
<p>حق سے کیا مرتبہ ان دونوں کو ادا کرنا دودھ تو بخشوں کہ بیٹوں (مجھے) شاکر کیا</p>	<p>اشک لکھو نہ دم نہ چڑے بستے تھے ناگور تو ہو کر دیکھنا یہی کہتے تھے</p>	<p>اس گزگار پر کرم علی کا صدف واسطہ حضرت زہرا کا بنی کا مدد</p>
<p>۱۱۴ کھلے غل ہوا نہ کیا حرم میں کیا چھاتیان پٹی تھیں سیالیاں چھوٹا کہتے تھے ہوں لاشوں شاہ شہدا ای مری بھانجور کا اسپر تھیں</p>	<p>۱۱۵ ہو چوٹ نہ کرنا کہ ہے ہوا نہ کیا گر پڑی جا کہ لاشیں بایں کیا دونوں فرزند نہ لاشوں پچھی مری کبھی تھی مری بایں مری مدد پیر</p>	<p>۱۱۶ پاؤں کی لاشیں مری مدد پیر پاؤں کی لاشیں مری مدد پیر پاؤں کی لاشیں مری مدد پیر پاؤں کی لاشیں مری مدد پیر</p>
<p>تشنہ کامی کا بڑا رنج اٹھایا تم نے ہائے پانی بھی دم مرگ نہ پایا تم نے</p>	<p>کیسی جرات سیڑی رواہ بڑا کام کیا مرخرو آپ ہوے اور مرانا کام کیا</p>	<p>کیسی جرات سیڑی رواہ بڑا کام کیا مرخرو آپ ہوے اور مرانا کام کیا</p>
<p>۱۱۷ بونی نہ بنجا ہے سوچ لیا چکا بنجان بناخرو نہ بنجا نہ بنجان بنجان ہو کہ حضرت کی بلا کہی نہ بنجان یونہی مری بھانجور کا اسپر تھیں</p>	<p>۱۱۸ جاہوت اکئی دولہ بھی نہ بنجان چاند سی چو نہ بنجان بنجان گھر کی بھڑکی اگر تھیں نہ بنجان نہ بنجان نہ بنجان نہ بنجان</p>	<p>۱۱۹ چین رہیں نہ بنجان نہ بنجان بہا بنجان نہ بنجان نہ بنجان نہ بنجان نہ بنجان نہ بنجان نہ بنجان نہ بنجان نہ بنجان</p>
<p>جو وفادار ہیں آقا بہ فدا ہوئے ہیں آپ نصرت کی کیوں ان کے لیے روتی ہیں</p>	<p>ہاں زندہ تھیں ایسا رو نہ دیکھا مان نے دودھ بخشا نہ کہتے تھے سو بخشا مان نے</p>	<p>ہاں زندہ تھیں ایسا رو نہ دیکھا مان نے دودھ بخشا نہ کہتے تھے سو بخشا مان نے</p>

۱۵  
 عمر بھڑکے جس غل غل بھڑکے  
 وہ بھلا سلسلہ طوق اس کی کیا جانے  
 بن چلنے کو کہی ایتنا تو کہتے بجاد  
 رنج بے بال بھلا سر پر کیا جانے

۱۶  
 کچھ غلی غلی پیس کی اندرت کی گتہ  
 بھلا کب پانی سے خوشی کی کیا جانے  
 بن اشد کا کوئی تار کو کی کیا جانے  
 چھو گیا کس کا جگر پر کیا جانے

۱۷  
 کما زینت کو شہیر ساجائی نہ رہا  
 کیوں سلامت ہو نہ رہا کیوں کیا جانے  
 رات کو باہر ہو جاکو اٹھا  
 لعل شادی کا بھلا کیا جانے

۱۸  
 تیر کو درد کو کیا پستے کہتا افسر  
 بیزبان ہو دی چو چادہ سخن کیا جانے  
 قفس کو وقت ہی ایتنا تھا دلے مسلم  
 کیا کہن زندہ سے بے شک کیا جانے

۱۹  
 وہ دعوت منہ کی کرینا پس نہ رہا  
 اس عداوت کو وہ سلطان کی کیا جانے  
 وہی نہیں ہے اگر کو بھلا کو کیا  
 کیا کہن بے پوئے ہوا کہن کیا جانے

۲۰  
 قند زنگی کی تھیلہ نعلی  
 تار پر وہ غمخ و سخن کیا جانے  
 شوق کیوں ہو اٹکا تو نہیں کیا  
 زینت ہو تو کوئی نہ تھا کیا جانے

۲۱  
 بول نہ پانی تو نہ امن کی بھی  
 کوئی بھلا کہ نہ دیکھا کفن کیا جانے  
 وہ غمخ و تار کو ہی تھی کی گتہ  
 کیا کہن کی مری گردن کی کیا جانے

۲۲  
 اکیس کی گتہ منہ کی گتہ منہ  
 کیا جگر کی گتہ منہ کی گتہ منہ  
 وہی نہیں ہے اگر کو بھلا کو کیا  
 کیا کہن بے پوئے ہوا کہن کیا جانے

۲۳  
 لاش تیر نہ رہا نہ کہار و کر  
 قبضہ و چاچر کی گتہ منہ کیا جانے  
 کہ طرح تو بھلا ہو جی کی گتہ منہ  
 انا بے شک کا ہو کر سخن کیا جانے

تہا شہر

<p>۷۰ علی عباس کا بوجھ ستم روپا بیکو نہ ہو سکے کثیر نہ دھجکا ہے ہوسے شمعیں سب کھٹے ہیں تہ ہوتی نازل کی</p>	<p>۷۱ اس تیغ کی زلف میں نہ بیک ناشتہ نظر تو لگے یہ لنگڑے لگے سہاؤ جو آویگا تو پیکر نہ لگے سب کو چومنا سرخ افروز نہ لگے</p>	<p>۷۲ افقت میں عین عین عالم و جہان ان دونوں کا قلب میں دو اور جہان دل ایک جگہ ایک بان ایک بیان مجاہد ہو ایک کی آنکھوں نے نہاں</p>
<p>کون اوس سر لایگا وہ شجاع ازی ہر شوکت میں ہو جعفر تو شجاعت میں علی ہر</p>	<p>آبادہ پئے جنگ نو کب ہوش رہینگے چار آہٹنے والے زرد پوش رہینگے</p>	<p>سروار ہوا یا جو ملازم ہو تو ایسا آقا ہو تو ایسا ہو جو خادم ہو تو ایسا</p>
<p>۷۳ جاننا بڑا ہے صفت پر وہ غازی جرات میں ازاد کو بل پر وہ غازی بہ شہد شک نانی جعفر وہ غازی اوشکر اور شکر ہے وہ غازی</p>	<p>۷۴ اوش کی شمشیر سے شجاع درخشاں نہدوں کی طرح تہا تو فوج پر شجاع گرام پڑی ہو شجاعت خورشید کدہ کی باد کی عیان ہو شجاع</p>	<p>۷۵ بغیاں روئے سر سے جو کھو وادو بان چاؤنے سے تہا تو ازاد زرد وادو آہر کی عمار کی تہا تو کھو سنجالو کھو لو سپہ سالار تہا تو ناسوئے نجالو</p>
<p>لاکھوں ہیں پہ اس سچکا جوان ہم میں ہر کیا ہیں کہ ایسا کوئی عالم میں نہیں</p>	<p>آئینہ اجلال و چشم سینہ ہو اوسکا اقبال بھی اک خادم ویرینہ ہوا و کا</p>	<p>تیغ اٹکے پدر کی سرحد پر چلی ہر عباس علی وارث شمشیر علی تہ</p>
<p>۷۶ وہ شہنشاہ بفر غام خدا ہے بابا کا یہ تہ ہے کہ ہمام خدا ہے فریدی و استقامت کا خدا ہے غیب اوس کی کہ فریبی صفا خدا ہے</p>	<p>۷۷ بہاؤ کو کہ خلق میں اس طرح کی تہ ہم چاہتے تہ ادا بازو سے تہ کیا قدرت اللہ ہے اللہ کی تقدیر گر تہ خدا صفت خلق تو یہ تہ</p>	<p>۷۸ بسطح کہ نہیں ان کی تہ خیر لاکھوں سے اوسیطح اور گویا دار سر کردی ان کی جاسو کر دیکھے سر گشت جا بیکجا و دیدن مہربان</p>
<p>تقریباً توین ساتون طبق اوس تیغ و زور نہ کوہ سر کرتی ہے زنجیر بل کو پرے</p>	<p>بابا کی طرح صاحب شمشیر و علم ہیں حوت یہ علاؤہ کہ سقاے حرم ہیں</p>	<p>لوٹیکے کمرانم سقاے حرم میں مر جاہنگ سروار علمدار کے حرم میں</p>

<p>۹۰</p> <p>نہایت عظمیٰ و عظیم کا شرف نہایت عظمیٰ و عظیم کا شرف نہایت عظمیٰ و عظیم کا شرف</p>	<p>۹۱</p> <p>کس سے زیادہ اس کا شرف کس سے زیادہ اس کا شرف کس سے زیادہ اس کا شرف</p>	<p>۹۲</p> <p>نہایت عظمیٰ و عظیم کا شرف نہایت عظمیٰ و عظیم کا شرف نہایت عظمیٰ و عظیم کا شرف</p>
<p>دو کا شرف سارے زمانہ عظیم ہے دو کا شرف سارے زمانہ عظیم ہے دو کا شرف سارے زمانہ عظیم ہے</p>	<p>اولاد علیؑ سے جو اسی طرح درو گے اولاد علیؑ سے جو اسی طرح درو گے اولاد علیؑ سے جو اسی طرح درو گے</p>	<p>ملوک اور خدین کا شرف آئے نہیں دیتے ملوک اور خدین کا شرف آئے نہیں دیتے ملوک اور خدین کا شرف آئے نہیں دیتے</p>
<p>۹۳</p> <p>عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف</p>	<p>۹۴</p> <p>عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف</p>	<p>۹۵</p> <p>عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف</p>
<p>یہ شکر رومی و عراقی نہ رہے گا یہ شکر رومی و عراقی نہ رہے گا یہ شکر رومی و عراقی نہ رہے گا</p>	<p>تو ارشد کا شرف عباس علیؑ کو تو ارشد کا شرف عباس علیؑ کو تو ارشد کا شرف عباس علیؑ کو</p>	<p>دو او نہیں سواران عراقی کا پر دیتے دو او نہیں سواران عراقی کا پر دیتے دو او نہیں سواران عراقی کا پر دیتے</p>
<p>۹۶</p> <p>عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف</p>	<p>۹۷</p> <p>عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف</p>	<p>۹۸</p> <p>عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف عاشق و محبت کے شرف</p>
<p>فاتح سے کئی دیکھ کر اور شہنشاہان فاتح سے کئی دیکھ کر اور شہنشاہان فاتح سے کئی دیکھ کر اور شہنشاہان</p>	<p>خالہ ہو جو دنیا پر سر شہر خدا سے خالہ ہو جو دنیا پر سر شہر خدا سے خالہ ہو جو دنیا پر سر شہر خدا سے</p>	<p>تھاوت نجوم اندر تہ چرخ برین کو تھاوت نجوم اندر تہ چرخ برین کو تھاوت نجوم اندر تہ چرخ برین کو</p>

<p>۱۹ ہر صفت کو طعناں لگا کر کھنڈ کر دیا جب کچھ کیا تو لپکا جاتی نظر نہ لگی پوشیدہ بھی ہو کر کھنڈ کر دیا دیا زنجیر بھی بیاہر کر دیا</p>	<p>۲۰ وہ دہی وطن جھپون دیا اور کھنڈ کر دیا پائین کر کرنا اور کھنڈ کر دیا خارج کر کے سوار دیا سیلو بھی دیا اور کھنڈ کر دیا</p>	<p>۲۱ کیا کچھ کھنڈ کر دیا تھک کر دیا منہ کر دیا پن پائی کر دیا</p>
<p>ہر زونے وہ سب دشت نیستان اک پیاسی کو لار دینکا یہ سامان ہر تھا</p>	<p>اوس شیر کو دریا کی ہوا کھانے نہ دینا اس قلوہ آہن سے کل جان نہ دینا</p>	<p>کچھ فکر نہیں جیسے گز جا رہا شمشیر یہ داغ ہو وہ داغ کہ مر جا رہا شمشیر</p>
<p>۲۲ کچھ کھنڈ کر دیا جہاں کھنڈ کر دیا جہاں کھنڈ کر دیا جہاں کھنڈ کر دیا</p>	<p>۲۳ خفیہ آواز سن کر دیا جہاں کھنڈ کر دیا جہاں کھنڈ کر دیا جہاں کھنڈ کر دیا</p>	<p>۲۴ رینیب دہ جان مری پیکر دیا جہاں کھنڈ کر دیا جہاں کھنڈ کر دیا جہاں کھنڈ کر دیا</p>
<p>شادی ہو کہ کھر ہو دینکا تلراج علی کا وہ پیاسہ مٹاؤ دینکا نشان آج علی کا</p>	<p>اوتھنے تھے کچھ اور کچھ غش ہو کر تھے شمشیر زینت بھی مڑ چاتی تھی جب روئے شمشیر</p>	<p>یہ دولت بیدار ڈوبی نہیں جاتی تصویر علی ہاتھ سے کھوئی نہیں جاتی</p>
<p>۲۵ کھنڈ کر دیا کھنڈ کر دیا کھنڈ کر دیا کھنڈ کر دیا</p>	<p>۲۶ کھنڈ کر دیا کھنڈ کر دیا کھنڈ کر دیا کھنڈ کر دیا</p>	<p>۲۷ کھنڈ کر دیا کھنڈ کر دیا کھنڈ کر دیا کھنڈ کر دیا</p>
<p>بڑے طرح کہہ عباس خوش اور ناخوش اوس شہر سے لڑنا تو ذرا لکھت سے لڑنا</p>	<p>یہ کشتہ اندوہ جدائی نہ جیے گا جسکے لیے مرنے ہو وہ بھائی نہ جیے گا</p>	<p>ہم پیریز جینے کی بہن اس کمان پر قابل نہیں مرنے کے ابھی تو جوان ہے</p>

<p>۵۲۷</p> <p>یکے ترے غم سے فکیریں بے پروا نہ مضمط و تباہ جسم کو ہو کر کچا کہ چلنے پر عجب اس و لاور</p>	<p>۵۲۸</p> <p>ان بانو کو شکر کہ کراہا زاری عجائب کو بھی انکے تخیل سے باری کتنی تھی سکینہ میں شکر کی باری شفقت رجا سپر نشانی جو باری</p>	<p>۵۲۹</p> <p>زینب کی طرح کچلے زلف لگے شاہ دشمن تھا جس کا ہاتھ کاٹنے والا روحانی کو تھا مگر کون سی جاہ عجائب چلے غم تو بھی ہیں سراہ</p>
<p>رویاں تو ہر آنکھ پہ منہ اشکو تیرے زوجہ تو ہیں پشت ہی پہ پاؤں پسیرے</p>	<p>اک عبد وفا دار مدام اچھا سمجھنا تر بعد مرے اسکو غلام اپنا سمجھنا</p>	<p>خیر کوئی رہ رہ کے لگتا ہے جگر کو تر دلوں کو سمجھا لو میں پرکھتا ہوں کمر کو</p>
<p>۵۳۰</p> <p>گو کہ میں غم غلام سکینہ کو سنبھال اور غم سے اٹھو دو اگر زمین پر ڈال فانے میں بیٹے کے کارخانہ کیلے سنا جو پر تلوں سکینہ کے جانے</p>	<p>۵۳۱</p> <p>افسوس کہ میں بھی کتنی تھی غلام میں آپ پر اور آپ کو زینب پر قربان جانی کہ غلامی میں دیا دا چچا جان کیا تھی مجھ پر یہ تعبد کی کسا جان</p>	<p>۵۳۲</p> <p>آپ کا حق شہ کے علمدار تھا آغوش مبارک سے سکینہ کو اوتار قد و چھٹا بجائی کے وہ بجائی کا پیار خفت نے کہا چور تو رہو ساتھ ہار</p>
<p>دروازہ پہ جا جا کے خبر لایو بیٹا شہزادو کیو تم کھیل میں بھلا بیٹھیا</p>	<p>بابا کے بھی رویہ کا کچھ پاس کرو گے کیا انکو یتیم اور یمین بے آس کرو گے</p>	<p>مرقد موتی سر کا وہ بین قربان برادر لور و ونہ اندنگہ بان برادر</p>
<p>۵۳۳</p> <p>ساکینہ کی طرح کبھی پاس نہ جانا ان غم سے غم کو نہ تھے کچھ بچانا چوڑی ہوئی اٹھو کو سدا سنو چھٹے غم کو مال کھر کو کرانا</p>	<p>۵۳۴</p> <p>بلا تو تھی عباس لعل شاہ نشانی کیون روئی ہو تو پور مطلب نشانی عاشق کہیں جان میں تو تھی نشانی خیم نہر سے لبا کے لیے لالہ نشانی</p>	<p>۵۳۵</p> <p>آؤ اب جالا کے تصدق ہو کر عباس غش ہوئے صدی سے نہ کیوں میں عباس رہنہ نہ عباس چلے گھر سے لعل عباس پکھو نہ ہو تو غل غلاؤ نہ کچا عباس</p>
<p>اگر قید ہو یہ بعد شہنشاہ زن کے لکھو جو گلا دوڑ کے حلقے میں رسکے</p>	<p>وہ کتنی تھی آتا ہے تو جلد آیو غم کو تر پہ نہ پانی کو چلے جا آیو غم</p>	<p>ٹوٹا تھا فلک زوجہ عباس حزن پر اوٹھتی تھی کبھی او کبھی گرتی تھی زین پر</p>

<p>۴۱۳</p> <p>جانی تھی جو دم و دانت ہوا لوڑی کو کھڑک کر کیسے جانتے نہ خالی دم کو نہ ذرا ہوش میں آئی بچ خالی مچا بیگی بعد آپ کے پیچھے خالی</p>	<p>۴۱۴</p> <p>خانہ پوشا شہزادہ سدا ارداد جس طرح دوسری آنی ہوئے ہوئے زور وہ سا کا عالم فتنہ بین چو بیان کیسے پیچھے پیچھے جاتی تھی کیا نہیں کیسے</p>	<p>۴۱۵</p> <p>نوشہ عباسی جو امیر امیر نوشہ فلک شہر میں تھا پہنچا سایہ جاگڑھو پیچھے اور وہ پیچھے جاوے انچا بیان شہر تھے پیچھے جاوے</p>
<p>۴۱۶</p> <p>اک لمحہ مے پاس ٹھہرتی ہوئی جاو جاتی ہو تو بسمل مجھے کر دہوئی جاو</p>	<p>۴۱۷</p> <p>پانی جو نہ پہونچا تھا ہم تشنہ وہاں کو غصے سے چٹا تھا وہاں نے میں بانگو</p>	<p>۴۱۸</p> <p>ذریکا بھی تھا اختر اقبال چپ پر کرتے تھے حقارت سے نظر شمس فلک</p>
<p>۴۱۹</p> <p>وہ کر کہا عباسی کو باخاطر ناشاد صاحب بھی لازم نہیں یا لڑو زناد ذیابین کیا حق تو نصیب صاحب آباد کر آؤ ہوئی جگ شب عقد کو برباد</p>	<p>۴۲۰</p> <p>افقہ چڑھے کھو پیچھے عباسی علی بجلی برکت کو نہ گیا دست کا ہوا وہ چاندی صوت وہ چکر پیچھے تیار میر تقی ویدہ جید کر</p>	<p>۴۲۱</p> <p>بیت پرونی مطلع دیوان علی جو اس ویدہ قی بین دیوان علی جو بکریں جو کر گرس بستان علی جو انچہ وہ تصدق ہے خود دیوان علی جو</p>
<p>۴۲۲</p> <p>دیکھو گی جو اوسکو تو کلیجہ نہ پھٹے گا شہزاد کی خدمت میں رٹا پاییں کو</p>	<p>۴۲۳</p> <p>تھکے تھے عدو باز و شاہ مدنی کو غل تھا کہ علی آئے ہیں خبر شکنی کو</p>	<p>۴۲۴</p> <p>زیبا ہی اگر کعبہ ایمان اھنین کیسے اگر کیسے تو سر شہنشاہ عرفان اھنین کیسے</p>
<p>۴۲۵</p> <p>فرا کو وہ از سیر نہ ہو سکتے اور چھپ کر سی تو تھپتھپا کر گئے موز قوسم آٹھ موزوں بپ پیچھے کری جو او موزوں بپ پیچھے</p>	<p>۴۲۶</p> <p>یہ تو لڑی تھا کہ سوار کی نظرائی نہان ہوئی کو اور سی باری نظرائی خدا جہنم قدرت باری نظرائی ہر اسد نظر کی ساری نظرائی</p>	<p>۴۲۷</p> <p>ہر گل خورشید میں خسارہ تابان نفسم خطا و مصلحت نصیبان ہے موزا کہ ہے وصل بستان افقہ سیمین بپ پیچھے</p>
<p>۴۲۸</p> <p>ہے قصد سوے لشکر کفار ہمارا اصطبل سے لائے کوئی نہ ہوا ہمارا</p>	<p>۴۲۹</p> <p>آتا تھا جرمی ڈالے ہو سے گھوڑی کو نہیں تھیں بھولوئی لیٹیں کہ چلی آئی تھیں نہیں</p>	<p>۴۳۰</p> <p>خالق نے دل شب میں جگڑی ہو کر اوس حسن سرویکھا نہیں الیسیں ہو کر</p>

<p>۱۲۱          کج گھر فصاحت بہ زبان ہے          ماہِ فخر سب سے بگڑا رخسار خان ہے          اس لبِ بن جو وصل میں آ گیا ہے          ہر کوئی چپ کوہِ زندان ہو گیا ہے</p>	<p>۱۲۲          غل غل کہ جہان میں علم ایسا نہیں ملتا          زرد زہر سے چھوڑ کر ایسا نہیں ملتا          اقبالِ جلال چشم ایسا نہیں ملتا          سردارِ دین تائب نام ایسا نہیں ملتا</p>	<p>۱۲۳          انقدر کا انصاف نہیں ملتا          سب عالم الہی زانو ان علم ہے          رکت کا بدیا کر کہ ان علم ہے          خوشنید جو پتھر تو بان علم ہے</p>
<p>تائبہ نہ کوئی کہ ہوں گھر ایسے صدف کو          تائباب نگینے میں یہ سب و تحف کو</p>	<p>طوبی ہو ایسا مہ کامل ہو تو ایسا          ایسے علم نور کا حامل ہو تو ایسا</p>	<p>ہر نور کا عالم علم فتح خدا پر          موٹنی نے دھرا ہے پڑھنا کو عصا پر</p>
<p>۱۲۴          کون بخت اور کس بخت میں ڈلیا ہے          روشن ہو کر شمعِ حرمِ نیا ہے          نور اسکے خیاں میں شیشاں علی ہو          لپٹاں مع طوبی خیر خیر چلی ہے</p>	<p>۱۲۵          بدکار کی پوچھنا کی کیا کوئی کھو          ارتقا سے پیدا کی عثمانی کو کھو          خاد بھی جان میں نہیں تنہا کو کھو          ہاتھ جو رکھ تواری کو کھو</p>	<p>۱۲۶          انوارِ ارحی کا منہ ہے یہ سینہ          دریا سے بچا جنت کا سفینہ ہے یہ سینہ          شمعِ شہرِ باہوت سکینہ ہے یہ سینہ          گھڑیوں کا قافا ہے یہ سینہ ہے یہ سینہ</p>
<p>حور و نکلی زبان پونہ بھی افسانہ ہوا          کتنے ہیں جسے مہر وہ پرواز ہوا</p>	<p>کس شبنم کی لڑکی کے طلبکار کھڑی ہیں          کس شائے تو لے ہوئے تلوار کھڑی ہیں</p>	<p>مستاب نجل نور میں خورشیدِ ضیاء میں          آئینہ کا پروا ہے گریبان قیام میں</p>
<p>۱۲۷          کس سے تیار ہیں اس شہرِ کائنات          کتابِ کس سے منہ کیا جسکی دنیا          جنتا ہو جنتا ہو نورِ خدا نے          خدا کی خبر سب سے کیا کیا کیا</p>	<p>۱۲۸          عالم کی جو چار اول انہیں علم          اس حضرتِ مقرر ہو تو اس کے علم          عبادت کے سب سے زینت علم          عبادت کے سب سے زینت علم</p>	<p>۱۲۹          کیا کائنات قدم باز سے نہیں          کا قیاس کیا ہی نہیں جتنی میں نہیں          عبادت میں کمالِ کمالِ کمال          زخیمہ جنت ہو انھیں قدم بجا ہے</p>
<p>مار کی جو طابخہ تو جگر شیر کا پھٹ جانو          دو انگلیوں کو کہہ کر پٹے تو اٹھاؤ</p>	<p>کرسی کے بھی پاؤں سے سوا پایا ہے رتبہ          کیا دستِ بدست اس کو یہ ہاتھ آیا ہے رتبہ</p>	<p>تلوار و تکی سوار اگر سر پہ چلیں گے          یہ پاؤں جگہ نہیں ہیں نہ زمین گے</p>



<p>۷۵</p> <p>خالد کی نفیست تم کہ کی پائین خداں جو کرکے آکھوں سو گائین دوران شان کج لبر سکون پائین زیادہ تم کے لیے نرسے لجا پائین</p>	<p>۷۶</p> <p>دراکلم عد ہے قزندین آلیا شدیوں کے سونگہ پوچی شریکیا مصرف جو آست کبطن شاہ کو پیا سچہ دروا تھ علم بھی اوجھلیا</p>	<p>۷۷</p> <p>کچھ ہو اس بیان شہادت قیض مال صحرے پر انوب لگا گو خنبے سارا نواہین چکنے میں کرکے قیض اشار قنضے میں بن غبور کو زیندہ سارا</p>
<p>اوس خاکہ طار کوئی لہے تو ہما ہو اعلیٰ اسو آکھوں سے لگا لے تو ضیا ہو</p>	<p>شکل کف سائل جو ہو خیر سب ہو اندر سے امت کی شفاعت کی طلب ہو</p>	<p>چونہ سے ملا کر گئے عدد و تہر جو رن میں انگشت تاسف مٹی کا ٹونگی دہن میں</p>
<p>۷۸</p> <p>بشان عالم اور پھر سکا وہ عالم یا کہ تم جو تو جو وہ میر اعظم نہیں جسے چاہیے نکالو سے قلم گرفت نہادت ہو خاں ہو چنم</p>	<p>۷۹</p> <p>یوہ ہو علم جب پوچھنے اٹھایا کس نے تجھ سے دلا دلت اٹھایا بلکہ آناشت جب سے تجھ نے اٹھایا وہ اٹھ گئے دنیا سے تو تیرا اٹھایا</p>	<p>۸۰</p> <p>تاؤ تھا جو سینہ اسد الد کا فزید خدا تھا نیز کیا بھی نہشت ہو کر اونکی میں تباہی کو پائی تھی جند یوہید جعفر کرکے کا کج یونہ</p>
<p>یہ عرش کا رتبہ جو نہ افلاک کا رتبہ ہو سب سو فزون بختیں پاک کا رتبہ</p>	<p>ہو گایہ ہما سایہ فگن اب نکسی پر بیس خاتمہ ہے حضرت عباس علی پر</p>	<p>شان اسد اند ہے اس شہ نگارین آلودہ نہ کر کامین پیار کے امین</p>
<p>۸۱</p> <p>جو چین اسے بدلت ہو بدایت بلسو واد رشت کی آیت ہو بدایت دھلک لطف عنایت ہو بدایت دست کہ شہ دلا دلت ہو بدایت</p>	<p>۸۲</p> <p>ہاگاہ علیہ از دوران کیا رہا دیکھنے لگی جو بی بیان صفت کفار آواز سوزنا کی از نے گئے کفار نہی صاف صلا کر اکل اظفار</p>	<p>۸۳</p> <p>ہاگاہ کہ نام تر سب روانے یہ کج کیا قصہ ہو از دوران دلت جند جو کفار کا ادا ہے سند گر صلح کرین آپ تو جگہ کی ہند</p>
<p>جو سایہ میں او سکے ہو وہ ظلال ہامین انجا زہر عیسیٰ کا پھر ہری کی ہوامین</p>	<p>شکل کف افسوس جلاجل سر جہان تھی چھلی بھی نشان کی پھر ہر عین طیان تھی</p>	<p>ہو گایہ طلاطم کہ دل کو ہٹے گا ان یتغون کے گھاٹو نہیں گھاٹ لگا</p>

<p>مرثیہ عباس کا پروردگار تم نے جانا جو کہان عالم غدار تم نے کہ وادیاں اس پادشاهوں پر کر سے نہ سے اور کھٹ سے نہ کیا</p>	<p>مرثیہ جی جی غدار کی غرض نہ مطلب ہم ہوا غرض ہادی سر کو مار نفس کیا غازی نے کہ اختیار کر چوہا کو غدار چھین غافل کیے ہوا</p>	<p>مرثیہ لنگار و دریا کی طمانی لگی اٹھا کر اوس میں آج چاہیں روئے کوئی اسواری ہم ہوئے غیب و کاو ملک چلائے نہ ویر کا و نوین ملک</p>
<p>تلوار کو ارشادہ افلاک ہمیں بین آب دم شمشیر کے پر اک ہمیں بین</p>	<p>بجلی سر پہ یکایک جو کرے لشکر گنج رہوار تھے اسوار و پند اسوارین پر</p>	<p>بڑھنا نہ خبردار جو اندیشہ جان ہو وان کھٹا ہو تیو نکا تو ان پر و کمان کر</p>
<p>مرثیہ خود عالی مرگ شہزادوں ہمارے کھتا چھوڑا ایک ہی شہین ہمارے شہزادہ سیکنا کہیں نہ بین ہمارے قیامت قوی آئی تو شہین ہمارے</p>	<p>مرثیہ گلو کہو جو بیکار کوئی سامنے کیا دہوار سے نہوار کو غازی نے لایا باز دی ہوا لشکار زور اور سکون کھایا ملو کا فتنہ شہین چا لگایا</p>	<p>مرثیہ ایک لنگار زور و زور فتنہ شہین بڑھنا نہ خبردار جو اندیشہ جان ہو اوس میں آج چاہیں روئے کوئی چوہا کو غدار چھین غافل کیے ہوا</p>
<p>وہ کھین تو ہم اس تیغ شرور کو تو روکو دربار کو تو روکا ہم بھلا ہم کو تو روکو</p>	<p>اشراری مرتب اوسکی گیا خود تو شہین مر سہینہ بین پیمان ہوا اور سینہ کارین</p>	<p>بڑھنا نہ خبردار جو اندیشہ جان ہو اوس میں آج چاہیں روئے کوئی چوہا کو غدار چھین غافل کیے ہوا</p>
<p>مرثیہ فرما کہ شہزادہ شہزاد کو نکال بالہ و عداوت کا مہیہ جو نکال دعا کو نکال دھکا ابھر کر نکال بجلی جاری ہو گیا شہزادہ نکال</p>	<p>مرثیہ دہم میں ہوئی نابود نمودار سپاہی میں غفلت پادشاہ صفت پتہ چاہی تینوئی سپیدی غنی دھکا کی پتہ چاہی</p>	<p>مرثیہ عجب تین نہ تو کیا کرتی ہیں کیا شہین بہن تین کی سپہر ہوا جب شہین ایکے چھپے تو بہت ہوا شہین تلوار کھٹا ہوا تو اڑا لگی شہین</p>
<p>غل ہوتا تھا کرتے تھے وہ پارہ جو ہر کو دو کو دیا انگشت نے اچھڑنے قسم کو</p>	<p>بھاگ چلے جا رہے تھے عدو جان کو ڈر کو گرتی تھی جو سر پہ تو اترتی تھی کمر کو</p>	<p>تینوئی صفین اور وہ غل نہ نظر آیا دربار پر سمندر کا طلا طسم نظر آیا</p>

<p>۱۷۷۷ عجب چہ بے خبری کو دریا کو تکتے ہیں گھوڑے کی حال تنہا ہیں جو غیر چلے نہ چاہا کہ ہے خاتمہ بغیر اعدا کو مہر سے اور اسب فلک سے</p>	<p>۱۷۷۸ آئی میرا حضرت یاش کی کیا مستتر کو فوج خشنی سے ملے ہوں غرق خجالت کو بیجا بیچارے باقی بوجھ کر نہیں سب سے بیکار</p>	<p>۱۷۷۹ دو بیچکھا کر بیچ کر بیچے دو جان بچا اور شام کو کال دیا مگر کون کون کی بدبھی اس کو بچا نور سے بچا کہ ادا بدو کار تھا دیا</p>
<p>۱۷۷۸ اک چار مہر تو ہو اپر نظر آئے جہاں علی نہر کے اندر نظر آئے</p>	<p>۱۷۷۹ یہ مہر جس کا اوس کی کیا آج ملے ہے شاہ ہوں مرن اس کا کہ یہ نہیں کما حق پر</p>	<p>۱۷۸۰ لاکھوں ہن تو کیا ہو نہ کو نگار کا ہوں روباہ ہن یہ میں پھر نہیں خدا ہوں</p>
<p>۱۷۸۱ وہاں جو بیچکھا اس کا کیا فلک کے ہوں جو بیچکھا غازی سے کیا نم سب جی کہتے تھے کہ جو کھا کھا جارا تیار تو رہا جو جارا کہ تھا</p>	<p>۱۷۸۲ پہلو تو تو جو حیدر کر کے جانی اک جاوے میں لا کر لیا دونوں جانی کہنے لگو عیاش بعد شاکت و تانی جہاں نہیں آگاہی جو تشنگانی</p>	<p>۱۷۸۳ لوڑا تھا مہر علم کا بھینسا تلاوت پانی قاشتنگار بیکار دیا تھا نظیر کہ بین پوچھا کہ بین یہ وہاں آدین کا بین</p>
<p>۱۷۸۴ م کہتے تھے ہم نہر پہ چائے نہیں دیتے لو اور تو اب ہم نہیں آئے نہیں دیتے</p>	<p>۱۷۸۵ چوہیں پھر یاس کی تکلیف سی ہے جس لڑکی کا سقا ہوں دم توڑ رہی</p>	<p>۱۷۸۶ طاؤس کے ہوش ڈرے تھے اوس توڑ کر گھوڑا تھا سبک میر نہیں مری سے</p>
<p>۱۷۸۷ پیشانی پر بھجکا نشان تھا کہ شکار پانی پر پور سے روشن ہوا سارا مردن آئی بدوشی جو کہ پکار عجائب کو پکارا دیکھنے نظر</p>	<p>۱۷۸۸ چاہا کیا کو کیسے کہ جو غم نے جلد سے پھر اسٹک کو سقا جو غم نے خجے کی طہن سے کیا اوس کہ نہ کی جست پکارا سب سے بوقدم نے</p>	<p>۱۷۸۹ جرات پہنچا تھا اور گھبراہٹ پتھر کی جرات سے سب کو گھبراہٹ خون سے خور سوار اور خفا جھٹ غصے میں جو خون تھا اٹھو پھا</p>
<p>۱۷۹۰ گنہے ملے لکین پھیلاں دامن علم پر اٹھ اٹھ جباب انکو کو ملے تو قدم پر</p>	<p>۱۷۹۱ اوستے ہو اور افضال خدا سو نکل آئے پیا سو گئے اور نہر سے پیا سو نکل آئے</p>	<p>۱۷۹۲ جس صفت کی طرف دیکھتے تھے شہر سے پکار دو چار جوان خوف سے مہر جاتے گر کر</p>

<p>۱۲۰ جب خبر پہنچ کر زعفران صدف کو لگا کر بند و بند سے بند بند کو چلوں نہ لگا کر بڑھتے تھوڑے جب بند بند کو چلوں نہ لگا کر خیر ہو لکھنے دینک کو چھاتی کو لگا کر</p>	<p>۱۲۱ ہوتا تھا ادھر قتل علی کا کاسمان گلہریلوں کو چھوڑتے دن سوزنشان جاؤ تھی کبھی بچہ بین بادیہ کران زینب ہو چکی تھی تو اب بین بادیہ کران</p>	<p>۱۲۲ بن بھائی رشتہ کی دوڑ و بھاگنی اولاد بین زینب رشتہ کی دوڑ و بھاگنی اولاد عباس کی راز و بین کی راز و بین اولاد اصل کو دیکھا ہیچہ ہر دم اولاد</p>
<p>تھا سا مناد و لاکھ کا اک نشہ جگر شہر رخاوس بھی بین کجاؤں کے ہر</p>	<p>مشکینہ پوہر سے عباس پھر یون پر آئین کے کوئلہ کہ ہزار و مین پھر یون</p>	<p>یان صبح سے ہر پائس کا غلہ بے دلوں اور وان وہ بہشتی ہو طرائق فلوں</p>
<p>۱۲۳ غلہ فوج بین خاکشک کوئی زانو نہ لیا تکڑاں تکڑاں سے بے تکڑاں سے زانو نہ لیا پاؤں سے زینب سے لائے زانو نہ لیا شکستہ پیر آؤں نوادہ فلوں کو زانو نہ لیا</p>	<p>۱۲۴ خلیفہ بین و بھائی بین بین رشتہ کو شنگاروں کو وہ صاحب شہر مثنیٰ کو چھانے اساتذہ کی تصویر جانا ہو دور کو زینب عباس کی تصویر</p>	<p>۱۲۵ یہ کہ تھی زینب بھائی کی رشتہ شاہ ملو کہ پر علی اکبر سے بڑے بڑے شاہ گلہ کو لہا زینب عباس نے شاہ بھائی کے چاہنے کو چھوڑ دین شاہ</p>
<p>تو وارین علم کو کہ جو لشکر پہ چھلکے گے پھر یون ہو دو شیر کسی سو نہ کہ گے</p>	<p>سب مالک و عا مالگو کہ میں پاؤں لگا تینوں نے پچا کر او سے لے آؤں ملکا</p>	<p>ہو غلط سا اسدم شہ والا کے پسر کو اوی پیور و کو کوئی نہ ہر کے پسر کو</p>
<p>۱۲۶ جو کہ تینا ابھی آئے نہیں شہر ہاں او خدا را کہ تینا آئے چلین ہر نہیں چلین نہ تو تین شہر شہر سب تو تین شہر شہر شہر شہر</p>	<p>۱۲۷ زینب نے کہا سو کھٹ اظہار فکر تو بین کیا سوز ہو شہر شہر شہر عباس کو چھوڑ دین بین بانی پیر یون کو زینب بانی</p>	<p>۱۲۸ صطیح ہو کو زینب شہر شہر شہر عباس کو سو بھائی زینب شہر شہر جانشین کی شہر شہر شہر شہر آئے تو تین کو شہر شہر شہر شہر</p>
<p>آؤں بھی تو عباس و لاور کو پائین جیتا شہر مظلوم برادر کو سپائین</p>	<p>ما نہر کسی پیاسے کو جانا نہیں ملتا بانی کوئی لانا ہے تو لانا نہیں ملتا</p>	<p>بھائی کو اسی جاسو پکارین شہ والا میں یہ نہ کوئی کہ سدھارین شہ والا</p>

<p>۹۱</p> <p>وہاں تک کہ جسے کہتے تھے بیکار صاحب دہلی بان میں بھولو نزار جنب غل چور کشادین گھر سے کاغذ روانہ بھی تم کو روہین کر نہ ایسا</p>	<p>۹۲</p> <p>جو کہتے تھے میں نے وہ چلی نزار ہو نہ ہو واسطے تم توفیق نہ میں نے کوئی کمری پاس بجاؤ جگاؤ کیا راہنہ تم جچیاں کھاؤ</p>	<p>۹۳</p> <p>تنگی کی تہہ کی تہہ میں کیا ٹھکانا لگاؤ کریدہ نزعی عمار تو کت سے پیدا تھا کہ میں جھڑکیا فریاد پہ ہونے سے خدا حیدر ار</p>
<p>بھو ائین جو اکبر کو تو بھجوانے نہ دینا میدان میں آقا کو مرے جانے نہ دینا</p>	<p>جب سگے ہر غم ہے اسی آن ہو جگاؤ نرمندہ نہ کیگا جچی جان سے جگاؤ</p>	<p>ہاتھ تھکا نہ مشکی نہ نہ جنبش تھی دہن کو اک شہر سامندھن یہ جانا تھا ہر ک</p>
<p>۹۴</p> <p>جلالی کی تہہ میں چھپ کر باہر تہہ چاؤ چاؤ بھی جان و اسرار عمو کے لیے ہمارا دل ہے تہہ میں نہ دینا نہ دینا نہ دینا</p>	<p>۹۵</p> <p>خویشی کی تہہ میں چھپ کر یاد دہی نہ کیگی گھر میں نے نہ کیگی گھر میں نے نہ کیگی گھر</p>	<p>۹۶</p> <p>گاہ ہوا شک کرک میں تہہ اوستہ تہہ میں چھپ کر میں نے نہ کیگی گھر میں نے نہ کیگی گھر</p>
<p>کیونہ مری پیاس کا غم کھاؤ چا جان میں پانی سے باز آئی چلے اوچھا جان</p>	<p>مشکی نہ کیگی باغ تھیں ٹو کین کے شکر پانی جو ہوگا تو نہ رو کین کے شکر</p>	<p>گھر پایا جب تہہ ہر اک کٹ گیا اوسکا مشکی نہ کیگی چھپنے سے جگاؤ گھاؤ</p>
<p>۹۷</p> <p>اب پیاس میں چھپ کر نہ دینا چھوڑا تو مری شک کو دینا میں جیتی ہوں میں جیتی ہوں میں جیتی ہوں میں جیتی ہوں</p>	<p>۹۸</p> <p>کوئی تہہ میں چھپ کر نہ دینا اور نہ ہی چھپ کر نہ دینا میں نے نہ کیگی گھر میں نے نہ کیگی گھر</p>	<p>۹۹</p> <p>خون نشاؤ میں چھپ کر نہ دینا میں نے نہ کیگی گھر میں نے نہ کیگی گھر میں نے نہ کیگی گھر</p>
<p>اچھے مری عمو مجھے شکل اپنی دکھاؤ مشکی نہ کیگی کا منہ کھول کے پانی کو بہاؤ</p>	<p>جس وقت قلم ہو کے گرسے ہاتھ نہیں پر دو خون کے پرناے بے دامن میں پر</p>	<p>اکبار اشارا جو کیا لشکر کین نے مارا سر عباس پہ اک گز لعین نے</p>

<p>مرثیہ ایں حسن و حسن کی غایت کی دنیا میرزا کی رگوں میں اور نہ کو چکارا یا سبط نبی الی تم کہ جسے جبار اوسم شہدین کو نہ لے غیب کا کار</p>	<p>مرثیہ جہاں کی شہسوار کی زبان بولان کیا روئے زبانی جہاں کی کوئی نہ ہو پیرا ایک بیکار دنیا میں کسی کو نہ ہو پیرا</p>	<p>مرثیہ خوش آتش کی کہ پیرا گداش اس غم کا وہ پیرا جسے جبار جہاں کی کہ انہیں نہ ہو پیرا ہر نام کو نہ ہو پیرا</p>
<p>اعد اکو بھاتے ہوئے شہر سے آئے بھائی کی جو آواز سنی خبر سے آئے</p>	<p>جیدر کی صدا کی کہ مرگے بھائی توہا ہوئے پیر سفر گئے بھائی</p>	<p>اسکا منہ میں عوی ہو کہ میں کوئی کیا ہوں ایسا میری حقیقت ہو کہ میں چوہاں ہوں</p>
<p>مرثیہ جہاں کو تیری پستی بھائی ولین تیرا دھارو نہ کھائی جہاں کے پیرا بچاؤ نہ کھائی نار کیا ہو اسد اللہ کا جہاں</p>	<p>مرثیہ نہی کی صد آئی علیار سہاوی کیسے ہو تیرے غم کو سہاوی خفتہ کر اسقدر جبار سہاوی خفتہ کر تیرے غم کو سہاوی</p>	<p>مرثیہ بجز ار علی کو دل فرشتہ پیرا طاعت ہی میں شام کو پیرا اندھے دی قلعہ جی سے دفتر توبہ اور سے وہ اور پیرا</p>
<p>اعدائے مٹایا ہے شنائی کو علی کی بس کج کر ٹوٹ گئی سبط نبی کی</p>	<p>جنت کو گئے جسے پیرا کو بھائی بائیں ابھی کر تو ابھی مر گئے بھائی</p>	<p>جہاں کی شہسوار کی زبان بولان کیا روئے زبانی جہاں کی کوئی نہ ہو پیرا دنیا میں کسی کو نہ ہو پیرا</p>
<p>مرثیہ اشو کی پٹ کر بیدار پیرا صدیہ کو اسے بار بار پیرا وہاں میں غم کو چپ کر پیرا جو کوئی عاشق کو سید پیرا</p>	<p>مرثیہ جہاں کی شہسوار کی زبان بولان کیا روئے زبانی جہاں کی کوئی نہ ہو پیرا دنیا میں کسی کو نہ ہو پیرا</p>	<p>مرثیہ جہاں کی شہسوار کی زبان بولان کیا روئے زبانی جہاں کی کوئی نہ ہو پیرا دنیا میں کسی کو نہ ہو پیرا</p>
<p>مکرو راسی وایح سویم ہو گئے بھائی یہ باتھ مری بھی جو غم ہو گئے بھائی</p>	<p>مرنے ترورہ گشتا سبط نبی کا تو قوت بازو تھا حسین ابن علی کا</p>	<p>مرثیہ جہاں کی شہسوار کی زبان بولان کیا روئے زبانی جہاں کی کوئی نہ ہو پیرا دنیا میں کسی کو نہ ہو پیرا</p>

<p>دلت کوئی دنیا میں نہیں بیٹھتا راحت کوئی آرام میں نہیں بیٹھتا دلت کوئی اپنے غم سے نہیں بچتا نہت کوئی بسکے نہیں بچتا</p>	<p>حالت ہی تو ہے یہ حال ہی تو ہے خوشی ہی تو ہے یہ حال ہی تو ہے پانی ہی تو ہے یہ حال ہی تو ہے سو ہی تو ہے یہ حال ہی تو ہے</p>	<p>۴۷</p>
<p>مرد و نہیں خلق دل جو رہی ہے ایک آن رہی روح ہی روح ہی ہے</p>	<p>۴۸</p>	<p>۴۹</p>
<p>۵۰</p>	<p>۵۱</p>	<p>۵۲</p>
<p>۵۳</p>	<p>۵۴</p>	<p>۵۵</p>
<p>۵۶</p>	<p>۵۷</p>	<p>۵۸</p>
<p>۵۹</p>	<p>۶۰</p>	<p>۶۱</p>
<p>۶۲</p>	<p>۶۳</p>	<p>۶۴</p>
<p>۶۵</p>	<p>۶۶</p>	<p>۶۷</p>
<p>۶۸</p>	<p>۶۹</p>	<p>۷۰</p>

<p>۱۰۱ مولانا غلام نبی جبر قضا کا شتاقا ہے خشک گدا آب قضا کا نہ ہو عیلا دلدار کی دغا کا کسی کا تو خدا ہو ہی ہولہ خدا کا</p>	<p>۱۰۲ پھر نہ ہو گری علی اکھ بیس کی بیل سبیل او بختی بیل بیس کی واندہ کو آئی آواز جس کی انیا ہو ساقو نقطہ چند نفس کی</p>	<p>۱۰۳ چھوڑ دیوں وہ جو جگر نشتر کھانین ہو خاک لیلیٰ نہ ہو سلافتی کھانین عباس علی خدین لب نہ بیکانین عباد تو بھی سوچو کام آون بیکان</p>
<p>اس ناک کا ذرہ ہو تو خوشید ہی ہے جو آج مر کر زندہ جاوید ہی ہے</p>	<p>اس دے سوا تو شہ عجبے نہ ملے گا ڈھونڈ ہے گا تو پھر نافع ایسا نہ ملے گا</p>	<p>فرزند فدا باپ پر ہوتے نہیں شاید ہم حیدر کرار کے پوتے نہیں شاید</p>
<p>۱۰۴ بیچنے پر عشق خا جکبونی ہے بچنے پر محبت کا دنا جکبونی ہے خاک دس زر کو بیچ قبا جکبونی ہے لٹی جو دولت دنا جکبونی ہے</p>	<p>۱۰۵ دور میں کس عیسوی کی کوتاہ ہوت ہو کو گنجانی ہے غمی سر کراہ ساک زدی راہ رضا ہے جو آگاہ پس کی عیبت بگوئی بکر آگاہ</p>	<p>۱۰۶ چچین میں کب ز شمشیر عکاں بچا جکبونی ہے جو جگر میں نہ خدا کا بہم نہیں بیچوئی کسی شمشیر کا حسرت ابن نجاحت کا تو غم فغاں</p>
<p>ادنی ہو تو اعلیٰ ہو گدا ہو تو غنی ہو حصہ یہ اوس کا ہے جو قسمت کا معنی ہو</p>	<p>جاتا ہو دین پھر کرے جو آتا ہو جہان سے دن پھر برتن کمان ہر چہ آہر کمان سے</p>	<p>قبض و عین کمان میں ہیں ہتھیار و شکیل بچہ میں جو کھیلے بھی تو تار و نہر کھیلے</p>
<p>۱۰۷ وہی گدا جو تیرے کھینچے نہیں ہو عالم اس کا نہ اعلیٰ نہ سفلی ہو دل مردہ ہو کر دیکھ بیچے نہیں ہو میں بیچ لیتا ہوں وہ بیچ نہیں ہو</p>	<p>۱۰۸ تو اچھی قسمت نہ پڑا اب میں ہے تو اچھی قسمت نہ پڑا اب میں ہے عجب عجب خجیل شاہ ہے عجب عجب خجیل شاہ ہے</p>	<p>۱۰۹ موت میں فقر سا کوئی از رضا میں گم کیا ہے نصیب کیا سبک خدا میں بہو نہ کیا کا کر دے نہ عوز میں کسی بی بی امداد بھی نہ دعا میں</p>
<p>سردار کی لذت کوئی سردار نہ پہنچو نرخ کا مزا شہ کر نکار و نہ پہنچو</p>	<p>دشمن پہ نہ ایسے الم و غم ہوں جہان میں قائم تو ہوں فردوس میں ادھر ہم چلے نہیں</p>	<p>گر نہ خدا کرین تو مان باپ ہیں مولا دیکھ مجھے رخصت کہ سخی آپ ہیں مولا</p>





<p>۵۲۸ جانکے کہ مرثیہ پر سید عالی شہ دست نہ عہد و نہ مولی کسی بی بی صیبت فلک پرستہ دلی چاہے چاہے نہیں وہ جان خواہی</p>	<p>۵۲۷ کسی کی نظر شہ دانی پہ جاری دیکھ کر کوئی نہ بھی پانی پہ جاری روئی ہو جاؤ شہ دانی پہ جاری چھینچھیرے خاک لے ہی جاؤ دانی پہ جاری</p>	<p>۵۲۶ کیا کج کار غلام کیوں نہ غلام مرا دلی سب کو اس نہ نہ بہاؤ مرا دلی سب کو اس نہ نہ بہاؤ مرا دلی سب کو اس نہ نہ بہاؤ</p>
<p>۵۲۹ یا کوہ میں بادشت کہ میر امنین مرے یا شیران پہنے ہوئے زند امنین مرے یا شیران پہنے ہوئے زند امنین مرے یا شیران پہنے ہوئے زند امنین مرے</p>	<p>۵۲۵ چرچا نہ دھاہو یک دنیا میں رہو گا مانع ہوے مان باپ یہ کوئی نہ کہو گا مانع ہوے مان باپ یہ کوئی نہ کہو گا مانع ہوے مان باپ یہ کوئی نہ کہو گا</p>	<p>۵۲۴ نقصیہ کشین سے ہوئی لوجا نے دو بیٹا اوجھی ہوئی زلف تو کو تو بھلائی دو بیٹا اوجھی ہوئی زلف تو کو تو بھلائی دو بیٹا اوجھی ہوئی زلف تو کو تو بھلائی دو بیٹا</p>
<p>۵۳۰ افتخار کن گویا ہر نام ہمارا اب غلط ہستی سے شام ہمارا نہ تو صوابت درم سے شام ہمارا آغاز تو وہ اور بہ انجام ہمارا</p>	<p>۵۲۳ تبیلا کہ صغیر کن کیا چھینچھو جان کشتن میں کوئی نہ چھینچھو جان تبیلا کہ صغیر کن کیا چھینچھو جان کشتن میں کوئی نہ چھینچھو جان</p>	<p>۵۲۲ باؤ کا ماما بخین یوں کون شاکر غصہ ہی اٹھا دے جو ناز ادا کر باؤ کا ماما بخین یوں کون شاکر غصہ ہی اٹھا دے جو ناز ادا کر</p>
<p>۵۳۱ یہ منزل اندوہ بلا کاٹ کے مرنے گر مرنے نہ ہوتا تو گلا کاٹ کے مرنے یہ منزل اندوہ بلا کاٹ کے مرنے گر مرنے نہ ہوتا تو گلا کاٹ کے مرنے</p>	<p>۵۲۱ اعجاز ہو تو کام مرا بند نہ ہو گا یہ تو کوئی رخصت پہ رضامند نہ ہو گا اعجاز ہو تو کام مرا بند نہ ہو گا یہ تو کوئی رخصت پہ رضامند نہ ہو گا</p>	<p>۵۲۰ کچھ لگی ہیں کچھ لگی ہیں بھائی کی باتیں میں خوب جتنی ہوں یہ دانائی کی باتیں کچھ لگی ہیں کچھ لگی ہیں بھائی کی باتیں میں خوب جتنی ہوں یہ دانائی کی باتیں</p>
<p>۵۳۲ میر کی جان عرب خلدین پہ چوکر میر کی جان عرب خلدین پہ چوکر میر کی جان عرب خلدین پہ چوکر میر کی جان عرب خلدین پہ چوکر</p>	<p>۵۲۰ ریت کی کما سنی غصہ میں جاری کچھ نہ کہو کہ مارنے سے جاری ریت کی کما سنی غصہ میں جاری کچھ نہ کہو کہ مارنے سے جاری</p>	<p>۵۱۹ باؤ کا کہیں تھا کہ رقت کا بواغل راؤ وغینہ شہید کی بی بی بواغل باؤ کا کہیں تھا کہ رقت کا بواغل راؤ وغینہ شہید کی بی بی بواغل</p>
<p>۵۳۳ آفت میں کوئی روگ نہ والا ہی نہ ہوتا اگر کاش چو بھی نے میں اپنی ہوتا آفت میں کوئی روگ نہ والا ہی نہ ہوتا اگر کاش چو بھی نے میں اپنی ہوتا</p>	<p>۵۱۸ انصاف کو صد گئی اہل وفا ہو روکین تو بد رہا نہ اہل وفا ہو انصاف کو صد گئی اہل وفا ہو روکین تو بد رہا نہ اہل وفا ہو</p>	<p>۵۱۷ گھر اگر بچاؤ حزن چونک کو غمش ہو سمجھے کہ سفر ہو گیا اصغر کا غمش ہو گھر اگر بچاؤ حزن چونک کو غمش ہو سمجھے کہ سفر ہو گیا اصغر کا غمش ہو</p>

<p>۱۳۱ خفتہ کی کیک بھری کسی سے بھری سہم پہلے کے خاندان خاص پکاری نہیں پہلے پہن غنیمت ہو گئی داری بہ جانی اور کوئی اگر کی سواری</p>	<p>۱۳۲ آواز خیر تھی کہ مری جان بد چہار بار دوسرے قرین برابر ہم کو این بھر ہے ہو گئی ان بد بہی قد بادور و دشتیان بد</p>	<p>۱۳۳ خیر ترین بہار نصیب ہماری ہو کیا دیکھو دامن کو کو کھلانی ہو تقدیر نیکو اجازت ہمیں نہ دینے ہو نیکو پہچانی کہ پڑی باؤنیں ہم</p>
<p>۱۳۴ مان خاک اترائی ہیں پوچی شہین مین سب بیدار جلتے کیے گرو ان کو کھڑی ہیں</p>	<p>۱۳۵ ہم روئیں تھیں ہمیں روستہ ہو جاؤ بھائی سے بغلیں تو ہوتے ہوئے جاؤ</p>	<p>۱۳۶ لجائیگا گھر بعد شمشاد زمین کے بیمات گلا ہو گیگا حلقے میں سن کے</p>
<p>۱۳۷ فرمایا عصا لکہ باد سے ملے ہیں غازی مجاہد سے دلاوت ملے ہیں وہاں شہادت کو شہادت ملے ہیں نہیں یہ کیا ہو علی اکبر سے ملے ہیں</p>	<p>۱۳۸ خاک کی گیند دیکھ کے دور سے علی اکبر نیکو نیکو ملا خدو تو منو پہ ملا سر مجاہد کو زبا لکھتے سے کجا کر گر زمین مری ڈالو با ہو نیکو پور</p>	<p>۱۳۹ اگر اکبر تھی تو ایسا کمان مین اگر صفدر تھی تو ایسا کمان مین اگر زینت پہلو تھی تو ایسا کمان مین اگر قوت بازو تھی تو ایسا کمان مین</p>
<p>۱۴۰ بھائی کا نہیں کچھ یہ رخت ہو نئی کی ہم آپ چلیں لو کہ زیارت ہو نئی کی</p>	<p>۱۴۱ شائے کے قرین زلف مغیر ہو بھائی چہرہ مری چہرے کے برابر ہو بھائی</p>	<p>۱۴۲ بے غسل و کفن آپ تو سید امین رہے ہم پیران پنے ہو زرد امین رہے</p>
<p>۱۴۳ نصفہ نصہ عصا کو جو بار کو سنبالا بستر سے اٹھا کا پک و کیسوں والا خیمہ کیا تھا دوسرے قذابا تھر کے پڑا پاؤں کین کین والا</p>	<p>۱۴۴ اور شہنشاہی خانہ زمر اثر و صفے اور باب کج کاشق و شیدا اثر و صفے اور لشکر کی کین تہاڑی صفے اور دزد و دس ملتی ہو صفے</p>	<p>۱۴۵ بجایا نہایت مری اور بھگیا کیا رو بہ جو حکم جن دشمن کا عو کا سہارا نہ تھا راندہ پور کا غیرت تو یاد و سنا اس شہزاد کا</p>
<p>۱۴۶ اشک انگوٹھے بستے تھے گریبان قبا پر ہر بار ٹھہر جاتے سر رکھکے عصا پر</p>	<p>۱۴۷ گھر آج اور بڑا ہو لٹے جانور بھائی ہم قافلے والوں سے چھٹے جاؤں بھائی</p>	<p>۱۴۸ گھر جلنے میں رہنے کا نہیں ہوش کیو ہو نہ کو سنبھالو گا کہ ناموس ہی کو</p>

<p>۱۷۷۷ ہوا سخت جان اور درخشاں تبار دلدار نگار پست تار ہمارے میلے نہ ملے ملحق پہلو ہمارے افسوس ہو کر نہ عزا دے ہمارے</p>	<p>۱۷۷۸ اس کو کہ جب ہو وطن ایک جا صغیر کوئی باسیجی ہے زانا کنا کہ میں کھینچا گیا ہے زانا وعدہ کو کیا تھا نہ تم ہو زانا</p>	<p>۱۷۷۹ پتھر پتھر جو گئی زینب نانا شاہ جو زینب جی جی جی جی جی جی جس وقت چلا چلا چلا چلا چلا نعل خاک کہ ہو زینب کی آب ہوئی پلا</p>
<p>لے ہن کمان ساتھ کر کھیلے ہو بھائی فریاد کہ ہم آج اکیلے ہوئے بھائی</p>	<p>شہیر یہ فوج کی گھٹا چھا گئی صغرا آئی ہی کہیم تھے کہ اجل آگئی صغرا</p>	<p>یون گرد حرم رو دستے اوس سرور ناگ جس طرح کہ ماتم ہو جنازہ یہ جوان کے</p>
<p>۱۷۸۰ اقدار کی جان بیکوئی کر یہ وزاری جس طرح تیرا جو بھی اب باری مان کہتی تھی زبان بخت کھائی سے جس کو تیرے چرخ جا بجا باری</p>	<p>۱۷۸۱ یکے پہ چھپا پاس کی کر بد گلیہ ہاتھ کو بھی جوڑ کر غصہ کیہ تقصیر نہ نہ کھلے مارا کیل پاس کی تقصیر دودھ آپ بھی بخین تو خوش ہو</p>	<p>۱۷۸۲ خند زور بدہ دولت کا اوٹھ گیا خونہ بدین منج نہشت سے نکل آیا زور نہ چوڑا گیا اوس مہک سلیا جلانی زینب بوزون اور مر لیا</p>
<p>سہرا اسد اللہ کی جالی کو دکھائے بھائی کا خد اول غم نہ بھائی کو دکھائے</p>	<p>اس مژدہ سمیٹتین میر جان نہ گئی امان دور وز کی یہ پیاس بھی بچ جائیگی امان</p>	<p>میں بر بن ہوں چرخ چہام سے زیادہ خوشید مر باس ہن انجم سے زیادہ</p>
<p>۱۷۸۳ غش تیرا جب کہا جاتی ہو کر کچھ سے وصیت تو کرو اسے علی کبر آپ کے تاج پہن جاتی ہو کر پانی جیسے یا ہون کچھ مراد</p>	<p>۱۷۸۴ زینب نے کہا میں ہوں فانی شاہ تقصیر تیری چھینیا کر زینب شاہ مان بولی امان ہوئے ہوئے ہوئے کو دودھ بھی بنجا تعین نہ لیا جا</p>	<p>۱۷۸۵ پستی ماس فوری طور بجلی بجاری ہو زاروں سے فلک سے مر لیا دامن ہوا اور دلک کا مسئلہ بچھیرہ مری جس کو علی کو بے تولا</p>
<p>مر کھی پسہ قبلہ و کعبہ کے قرین ہو ترت مری پائین مزار شمعین ہو</p>	<p>آگ تیرے دینا سے سفر نہ گئی مین یہ ذکر سنا ہے غضب مری مین</p>	<p>ما شہد باقیض یہ شاہ شہید کا تسج مری ہو گیا اور ذکر خدا کا</p>

<p>۵۴۵ پیشو تو رفتی کوئی مصلحت قبیل ہو کر لڑائی جنگ کی نصبت فرار کی تھی چھوڑی کشتن سود دیکر سفر</p>	<p>۵۴۶ وہاں آلا اور بس رہا قتل و دہشت ہے ذات خدا قادر و قیوم جدا ہوا کدن اسے دیشیں جو جانا ترکے کوئی کچھ کوئی ہوتا ہے روانا</p>	<p>۵۴۷ اتنا بھی کوئی اب نہیں کا تہمید جب تیرے غائب کر کے چھوڑا تو اور شے بھوک ہو سر نہ رفتے پہلو کھڑے ہو کر اسے کوئی غلام لہو</p>
<p>۵۴۸ مثنوی مو تو یہ پیر بھی دے ساتھ بھارا بہر جا نیلگے ہم تھامے ہو کہ ہاتھ بھارا</p>	<p>۵۴۹ وقت کبھی دھکا ہے تو عرصہ کبھی شب کا جب طر ہوئی منزل تو مکان ایک ہو کا</p>	<p>۵۵۰ پامال ہمیں لشکرنا اہل کرے گا پر ضریر مشکل بھی خدا سہل کرے گا</p>
<p>۵۵۱ اگر نہ کرنا آپ سلامت میں آنا دنیا کا زینت دولت دینی عجب کوئی نہ غائب ہو نہ خست کی تنہا ہو نہیں فقط آپ نہ شہید کیا گیا</p>	<p>۵۵۲ خارجی صبح کہ اجابت ساز ہو سار دن و شب کیا تھا عجب اس سوار اب جانی تو تم بعد زوال ہو گیا ہو عصیانین کچھ تھے میں ہم بھجار</p>	<p>۵۵۳ بچے گندہ جاگی اور تیر زجاہ یاد رفت اور اسے عاجز ہو گیا کچھ جان چلی جانی تو نہ ہو گیا خوش رہا ہو کر نہ تیر نبھا اور نہ</p>
<p>۵۵۴ تو قریب خلق میں مان باپ کے آگے مشتاق ہوں اسکا کہ مروں آپ کو اگر</p>	<p>۵۵۵ تم اور نہ بھائی نہ بھتیجا نہ پسر ہے رو تے ہیں ہم اسپر کہ ضعیفی کا سفر ہے</p>	<p>۵۵۶ جس طرح سپر ہو وہ جوان بہت ہی مٹا یہ پھر تو کچھ موت سے بھی سخت ہی مٹا</p>
<p>۵۵۷ خاک کو پا پا کر کوہن میں غلام بہین کما حق نے کہا ہو گیا جو آپ کو غلطی میں کہا اور سنا ہوا چاپا پوری مولانہ ہوا غلام</p>	<p>۵۵۸ اب ہم کچھ اس میں سمجھیں تم کو نہیں ہمیں لے آئے شجاعان عجب خاک کو کئی روز کر جا کے ہو کر ہوا تھا غایت کہ خوش جا گیا</p>	<p>۵۵۹ کچھ کچھ کوئی غلام نہ ہو گیا اس طرح کوئی غلام نہ ہو گیا یوں تھے ہو کر صاحب آزاد ہو گیا</p>
<p>۵۶۰ قربان مجھ کیجیو یہ تناسے ولی ہے میراث تحلیل آپ کو حصے میں ملی ہے</p>	<p>۵۶۱ ایں ازہ جان دوست کو مارا وہیں ہو چکی سید انہیں ہمیں جسے پکارا وہیں ہو چکی</p>	<p>۵۶۲ تازہ غم محبوب جدا ہو گیا مجھ کو ہنسک تو میں اچھا تھا یہ کیا ہو گیا مجھ کو</p>

<p>۱۳۰ گداز نین سیرت کی زاندر سیرت اگر دل به صد نین سیرت چو سیرت چو سیرت چو سیرت چو سیرت سیرت چو سیرت چو سیرت</p>	<p>۱۳۱ سیرت سیرت سیرت سیرت فردوس میں جہان خدا جانی فردوس میں جہان خدا جانی فردوس میں جہان خدا جانی</p>	<p>۱۳۲ سیرت سیرت سیرت سیرت نظر کو نین سیرت نظر کو نین سیرت نظر کو نین سیرت</p>
<p>اب اشکو کی تری بھی سہائی نہیں جاتی وہ آگ لگی ہو کر بجھائی نہیں جاتی</p>	<p>اک عشق ہی ہو تو تھوٹے حلاوت طلب ہو کو گرد کیجئے تو چارہ اگر سے شیریں بھی ہو کو</p>	<p>خالی ہو کر آخر سبھی شہزادی ہیں جس سے آنکھیں ہیں شیریں شہزادی ہیں جس سے</p>
<p>۱۳۳ چو چو چو چو چو چو چو چو فردوس میں جہان خدا جانی فردوس میں جہان خدا جانی فردوس میں جہان خدا جانی</p>	<p>۱۳۴ سیرت سیرت سیرت سیرت فردوس میں جہان خدا جانی فردوس میں جہان خدا جانی فردوس میں جہان خدا جانی</p>	<p>۱۳۵ سیرت سیرت سیرت سیرت نظر کو نین سیرت نظر کو نین سیرت نظر کو نین سیرت</p>
<p>منشور یہ تھا سہارون ساتھ وہ ہوا پر خبر سہارو کہ میں راضی ہوا ہوں</p>	<p>یاد کچھ گل باو ام حقیقت نہیں کھتا ترکس وہ کہے کیا جو بصرہ میں کھتا</p>	<p>وہ کیا جو وہ رخ خوش کے تر جا کو دیکھا ازخون کو ہو دیکھا شب معون کو دیکھا</p>
<p>۱۳۶ سیرت سیرت سیرت سیرت فردوس میں جہان خدا جانی فردوس میں جہان خدا جانی فردوس میں جہان خدا جانی</p>	<p>۱۳۷ سیرت سیرت سیرت سیرت فردوس میں جہان خدا جانی فردوس میں جہان خدا جانی فردوس میں جہان خدا جانی</p>	<p>۱۳۸ سیرت سیرت سیرت سیرت نظر کو نین سیرت نظر کو نین سیرت نظر کو نین سیرت</p>
<p>زردی رخ خوشید پہ چھائی نظر آئی پر تو سر زمین رنگی طلائی نظر آئی</p>	<p>لازم ہوا پاس ضعیف تو کی تو ہی کو دیکھا ہر کبھی شیر کی آہستہ روی کو</p>	<p>شوکت اسد اللہ کی تصویر نبی کی داؤد کی آواز تھی تقریر نبی کی</p>

کچھ

<p>۵۷۷          بیگی بزمین شوق خدای زوار          گوایہ خضر آب نقاب کے بن ملک کار          وہ فضل شباب اور وہ مدد گار          فغان وہ سبب الہاس ہو وہ گلزار</p>	<p>۵۷۸          غنیمت سی ہوئی جبکہ فرخت          پھر توڑ کے اوس کو لگے ہنسنے چوخت          خالاد وہ قوم نہ ہے زور و ولایت          کہ میں بھی سوا بازو احمد کے طاعت</p>	<p>۵۷۹          ملو اٹھی ہر کرکے انوشدا بھی          تم تاروں کے تھا جو بھی تو جی بھی          بجلی جو ادھر بھی تو ادھر میں نا بھی          ملو اٹھی یوں سوچے جی تھی تو تھا بھی</p>
<p>۵۸۰          وان جو تیر کی یہ فیماست بھی کڑی ہو          تقریر مسلسل ہو کہ موت کی لڑی ہو</p>	<p>۵۸۱          سب ٹکڑے برابر جو جب عدل کر دیتا          تو لاؤ نہ جو بھر نہ زیادہ نہ وہ کم تھا</p>	<p>۵۸۲          بے سر ہوئی وہ صفت جو نظر لگی اوسکی          چاٹا جو لہو او برشس بڑھ گئی اوسکی</p>
<p>۵۸۳          کس حسن پر لکھتے ہو سنا ازل کے جگر          اعدا کو دکھانے دغا بدوا حد کا          نغمہ جو کہ خیر سے رسول کی مدد کی          توڑا جو قلعہ کو نہایت میں اوسکی</p>	<p>۵۸۴          ہمارے جو تھا کہ ہوئی تیر کی چھاپ          شہزادہ عالم نے بھی کی مانیس          ملو اٹھا کھنچا تھا انھیں میں ہوا          دیوار کی بل پھر میں نے کھینچا</p>	<p>۵۸۵          جھٹ چلی تو نہیں غلطان کیا اوسکو          مجمع تھا جہر میں پٹیاں کیا اوسکو          چار لکھ لعل جو جان کیا اوسکو          جنتی جی جان بندہ احسان کیا اوسکو</p>
<p>۵۸۶          اگر کوش کھینچے ہاں کہی اچکا کیا سر سے          ہلکا تھا وہ برست مبارک میں پیرو</p>	<p>۵۸۷          اس شانے تخت دل شیر محمد آیا          اگیا صفت ہو پیکار یک اسد آیا</p>	<p>۵۸۸          بے سر تھا اوسو بھی خطا اصل میں جسکے          مارا اوسو نہ دار نہ کھانسل میں جسکے</p>
<p>۵۸۹          بے خبر تھا خندق اور خندق پائل          خندق کو اوسی در کو بار نہ کیا پائل          جیت گئی خندق ہی قلعہ میں باکل          تھا وہ ہر ایک لہو کی دھواں دھواں</p>	<p>۵۹۰          بل چلی کر لہو چلی تو چپ میں ہو          دغا لینے میں لہو دینے میں ہو          غارت بھی ہو اوسے سب حکم کرتے ہو          کہ تھا میں نے نہیں اور نہیں میں ہو</p>	<p>۵۹۱          کیا تھا کیا تھا بھی کیا عیالی          دم بزمین نہ ہو وہ خندق میں عیالی          جب جو کو لہو لکھا اسی بھی کالی          بجلی جی جی کالی تھی نیش بلیالی</p>
<p>۵۹۲          وہ پای مبارک تھی ہوا پر زمین پر          ملو اگر قدم تھے پھر جبریل امین پر</p>	<p>۵۹۳          غل تھا یہ جری مثل مداند لڑے گا          تر ہوگی زمین خوشے وہ رن آج چڑوگا</p>	<p>۵۹۴          شہا تھا شان زمین صفو نکانہ پروکا          تھا مشور کہ منہ آج برستا ہے سروکا</p>

<p>۹۶۲ تو فانی ہو کر خاک و پودہ بن گیا تھا شور باطل کو یاد دلا دیکھ جس کو بچان کوئی کس کوئی کس کوئی کس کو سری تعالیٰ کی ہمت و دھرم</p>	<p>۹۶۳ کشت کو کر کے نہیں کرتا شور کشت کو کر کے نہیں کرتا شور کشت کو کر کے نہیں کرتا شور کشت کو کر کے نہیں کرتا شور</p>	<p>۹۶۴ اندازی زبان کی تیغ لانا نہیں نہیں ہندوستان کی تیغ لانا نہیں نہیں ہندوستان کی تیغ لانا نہیں نہیں ہندوستان کی تیغ لانا نہیں</p>
<p>سوفار کو پٹے سے ملانا کسے ہو چکے ریخ پھر گئے ہوں جب تو نشانہ کر ہوا</p>	<p>نکلی ہو کر سے تو چلی خانا زمین پر زمین سے ہٹی ہو کر کسین کرکٹ زمین</p>	<p>کھتے ہیں گویا تیرا بانی سے اسی کے دیرا بھی ہو چکرین روانی سے اسی کے</p>
<p>۹۶۵ کیا نہیں تیری زبان جاگوں نہ شہید کلا جلا کر شے تو ملے کر کر کر کر</p>	<p>۹۶۶ خود بخود جھل جھل جھل جھل نہا خدہ زینت زینت زینت زینت</p>	<p>۹۶۷ ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں</p>
<p>جوار بھلا صفر کا جدائی سے جدا تھا قبضے سے کہاں ہاتھ ملائی سے جدا تھا</p>	<p>آجہاں تھی آواز ہو ضرب کی رہ سے غل تھا کہ پر کرایاں نہیں ہٹ کر رہ سے</p>	<p>منہ وہ ہو کر دم سے شطون ہتی ہو جسکے قبضہ وہ ہو قبضے میں طفرستی ہو جسکے</p>
<p>۹۶۸ یوں غبار غصہ بن دھواں دھواں جیسے صفت کو طوفان کی طرح</p>	<p>۹۶۹ وہاں شاہین شاہین شاہین شاہین وہاں شاہین شاہین شاہین شاہین</p>	<p>۹۷۰ بلی کی طرح شاہین شاہین شاہین بلی کی طرح شاہین شاہین شاہین</p>
<p>جانو گویا آگے پاؤں بھی نہیں کر کر پڑے تھے گھوڑے کو سوار پناہ دکر</p>	<p>تن چلتے ہیں پھر کس سوچ بقیہ زمین پر حریم سوار و جاہلین گھوک زمین پر</p>	<p>ہر بار ہی موجود قوم ہار نہیں ہے یہ مرگ مفاجات ہے تلوار نہیں ہے</p>





<p>۱۰۱ نہایت میں نہ تھا مگر خدا کی چلتی تھیں پائی کسلی جی دہلی دھلائی تھی اپنی نہیں سر پہ لپی چھوٹا کو کھاتا تھا اپنی صفائی</p>	<p>۱۰۲ جنگل پہلے میں قدم کھاتا تھا انہی ایک تھیں تھے طاقتور جن کے رنگ مٹا کر لون پور کے شے چمچ کے اڑا دے اور دیر ہو کر</p>	<p>۱۰۳ پونہ جی اس طرح سواری نہیں چلتی ان چھوٹے بابواری نہیں چلتی اس زور تو اور دودھاری نہیں چلتی چلتے ہیں قدم پونہ گڑھی چلتی</p>
<p>وہ چور تھا ٹاپوٹے جو ٹوسن چڑھاتا تھا اسوار تو اسوار فرس رہتے چڑھاتا تھا</p>	<p>پامال ہوا جانا تھا دل لگ کر دہلی کا گھوڑی کی اچانک کہ جھکڑا تھا پری کا</p>	<p>دو کام بھی ساتھ اس کے فرس چل نہیں سکتا اس طرح یہ چلتا ہے کہ بس چل نہیں سکتا</p>
<p>۱۰۴ تھیں تھیں وہ تھیں صفائی جنگل پہلے میں کس سر پہ لپی کھٹکتے تھے زانیاں غصہ تھی صفائی تیری یہ لپی تھی زانیاں</p>	<p>۱۰۵ گر گزشتہ میں کس سر پہ لپی کب سے تھیں تھیں تھیں تھیں وان پہنچے اور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۰۶ جنگل پہلے میں کس سر پہ لپی دو لاکھ تھیں تھیں تھیں تھیں اب چاروں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>یوں رکھتا تھا آہستہ قدم دوش بیا پر بوی گل تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>وقفہ کہیں یہ اس بیک پونہ نہیں کرتا خوشید بھی منزل کوئی یوں نہیں کرتا</p>	<p>جی ہارو یا فوج نے عزت کی سبکی بے آب ہوئی آج سے تلوار عرب کی</p>
<p>۱۰۷ گنگا میں تھیں تھیں تھیں تھیں گنگا میں تھیں تھیں تھیں تھیں گنگا میں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۰۸ گنگا میں تھیں تھیں تھیں تھیں گنگا میں تھیں تھیں تھیں تھیں گنگا میں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۰۹ گنگا میں تھیں تھیں تھیں تھیں گنگا میں تھیں تھیں تھیں تھیں گنگا میں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>شعلہ ہوا لپکا جو ذرا غنیمت آ کے بجلی کی رگین آگ کا دم باؤن ہوا کر</p>	<p>یان قدر نہ بجلی کی نہ کچھ پیک ہوا کی بس خاتمہ اس پر جو کہ قدرت ہر خدا کی</p>	<p>کام نہ ہو یہ سپر پریچن بے ادبی کے خاتمہ کو عدوت تھی گھر نیسے بی کے</p>

<p>۱۰۹ سیرت کی انبوت و نوش پیکر خویشید غالب بھی ہوتا نہیں بلا جان حسن نیاقت سے مترا گردن بھی ازلت میں نشیب</p>	<p>۱۱۰ طعن میں ان گویاں گزرتی نقطہ میں وہ پیرا نہیں چوچھائی کھا کھینچے لگا غدار نیز و نوا اور اسے کیا نہیں پیر</p>	<p>۱۱۱ خفت ہوئی چھلکے کی غلامی پیسے بچھلت اور بھی ہوش چار رواہ خفتہ نہ سب سے کسے پیکر وہ جو خاک اور کرکڑی</p>
<p>پیر ہول ہو رستہ وہ سیر و جو گد جا صورت وہ کہ غفرت جس کی دیکھ کر جگا</p>	<p>کیا بند بند ہی تخت دل عقدہ کشا دیکھا تو سنان خاکہ تھی ڈال دیا پیر</p>	<p>ہاں سر کا شرف پاؤں کو حاصل نہیں ہوتا اسفل کبھی اعلیٰ کو مقابل نہیں ہوتا</p>
<p>۱۱۲ وہ تو ختم ہوئی جگہ اچھی چار تار تار آں قلم و لاد کی دیا آزاد خود اور مار پیسہ تو غدار گزر کر ان ہو کر کہہ کو سار</p>	<p>۱۱۳ طعن میں لکان کی صفات میں تھا عقاب علی اگر صفت میں تھا عقاب علی اگر صفت میں تھا عقاب علی اگر صفت</p>	<p>۱۱۴ اگر نہ کیا خاکہ نہ تو دم بے تیر ہو وار کرین ہم تو قسم دیکھ کر سب سے کیا نہیں ہو دم کیرا تو زمین ہم پھوڑا نہیں ہو دم</p>
<p>خنجر وہ کہ مریج کا رنگ اور تھا جس ٹوہاں ایسی کہ تلوار کا منہ مڑا تھا جس ٹوہاں</p>	<p>یاد دیتی تھی فوج فرس کی تگ و دو کو یا پیر خورشید میں دیکھا مہ نو کو</p>	<p>ناخن جو نہ عقدہ مشکل نہیں کھلتا جب تک کہ نہ تلوار کھینچے دل نہیں کھلتا</p>
<p>۱۱۵ کافر نہ تو پیر کو لگا کر نہ کمال اگر بھی پیر چلے لگا بھالی بھالا ازدخٹے زبان کو نکالتے نہ بال گر نہ کلواری ہو تو کھال کی کال</p>	<p>۱۱۶ پیر اگر ان شیر کو غدار نے مارا اوس ضرب کو کہ کھانا کا پیارا چپکا جو تیرن کی حالت پیرا لو طعن ہو اب شکل حیات شہر مارا</p>	<p>۱۱۷ کفر و کفر کی نہ تار کی جھنکار جانی جو تیرن کی تار کی جھنکار دیکھ کر سب سے کیا نہیں ہو دم کیرا تو زمین ہم پھوڑا نہیں ہو دم</p>
<p>پڑتی تھی سنان پر جو سنان شہر تھان چنگار پان اڑتی نظر آئی تھیں ہوا میں</p>	<p>شیر و نگر جگر کا پٹ گھر خوف سوز میں دو ٹکڑے ہو اگر گزر ان ایک تیر میں</p>	<p>وارفتہ اسی کی ہر ذرہ ڈھال اسی کی گئے تھیں گلے جس سے وہ ہر حال اسی کی</p>

<p>۱۱۷ جو عمل نیکو کا پانا کئی بیکان تیر سفاقت کا نشانہ پیر زقطہ باران دوشپ لانا لو سچ کو تیغ کے لئے بھڑانا</p>	<p>۱۱۸ کلی کلشن اسلام اسی ہے کب سے جبر کر دیے احصاء اسی خاتمہ کو دیے موت کو پیغام اسی نیچے بن کیا دم کی تاشام اسی</p>	<p>۱۱۹ جب تیری شہنشاہی مسکو دکھائی ٹھنڈا تو ہو تھا چارت کی کھچائی تلوار دم کے چوڑ والی اسنو دکھائی معلوم ہو گیا کھلا وہ پہنچائی</p>
<p>ایسا کوئی منصف ہو رہی بن عجمین جب کھنچ گئی تلوار تو ہر فیصلہ دمین</p>	<p>کانپا کیے خاقان جہان حرب سے اسکے جاری ہوا اسکے کا چلن حرب سے اسکے</p>	<p>خورشید ہوا زرد اوڑی گرویہ بن کی گھوڑیکی ٹکاپو سے زمین لگئی رن کی</p>
<p>۱۲۰ تو شہر تو اس کا نام ہی صنم بیت اس کے کھلے پناہ کا سینہ دم پایا پورا راست کو تلوار کے دم سیکھے کوئی آتش نفس تیغ دوم</p>	<p>۱۲۱ آفاق میں ہو دیہ شہابی کا اسی ہزاروں کیلکی تباہی کا اسی انبال چلکا ہر سیاہی کا اسی پہنچا ہر عمل و شیرازی کا اسی</p>	<p>۱۲۲ شہزادہ اگر لے بھی گا دیر سے وانے بھی تپ کر فرسے کی گلیا میں کھو رہا ہے شیریں جگہ کی گلیا میں کھو رہا ہے شیریں جگہ کی گلیا</p>
<p>دشمن جو بڑھو تاب کمان تہی ہوا کو سیفی کی دعا و روزبان تہی ہوا کو</p>	<p>یاد او کو نہ بھولی کوئی بوم تیغ علی کی جبریل بھی ٹکھا قرین قسم تیغ علی کی</p>	<p>لاقی تھی اجل کھینچی شمشیر کے منہ پر آسکتا ہے روباہ کین شمشیر کے منہ پر</p>
<p>۱۲۳ کلی کلشن کفار عرب تلوار کی کلشن کفار عرب نیپا سے جبریں کفار عرب تیرا قدم عمر بھی تھا جبر ظلمت نہ رہی کفر کا جبر</p>	<p>۱۲۴ چار زبانہ مدد کو تیغ فرہر جو ہر زبان زلفہ تیغ فرہر گہر لکھتی زینت ہو گریز جبر کے پیچھے پلوین قوارم جبر</p>	<p>۱۲۵ ابن خلدون کی تلوار سنائی کیونکہ تلوار چھپا تا ہو چھپا کار مدد کھادار حرفا نہ دوف کر دیکھو پڑا سیکھو جوان کی جبار</p>
<p>نصرت تھی جد ہر تیغ جلی حق کو کی اندھ نے کی آپ تشارب علی کی</p>	<p>خوش قدم خوش اسلوب ہر خوش خوش جب یہ ہو تو حاجت کسی حرب کی نہیں ہو</p>	<p>نادان ہی تیز حق و باطل نہیں رکھتا تو ایسے تن و توش پہ کچھ دل نہیں رکھتا</p>



<p>۱۰۱ خادم کی لڑائی نہیں کچھ قابل تھی آقا کو میری ہوتی ہے سب سے بڑی تکلیف غم نہ کر کہ لوگوں کی بات ہوئی تکلیف ہر وہ چھپ چھپ کر سب سے بڑی تکلیف</p>	<p>۱۰۲ پیشے کے بڑے جانگدہ وہ نہیں تھے پوچھا تھا جسے زور علی سنیہ سنیہ نیکوئی وہی سب سے بڑی تکلیف نہیں تھے اب کہ خاتمہ پکینے</p>	<p>۱۰۳ رشتہ جو وہ تلواری سن سچ تھی وہ خود ہی ہوتی گردن سچ تھی وہ کھنچ کر سب سے بڑی تکلیف وہ صدر خالی کی ہوتی سچ تھی</p>
<p>۱۰۴ اگر ہوتے تھے اب اس عہدہ جو کی جھپٹیں بڑھیں قبلہ عالم یہ ہو کی جھپٹیں بڑھیں قبلہ عالم یہ ہو کی جھپٹیں بڑھیں قبلہ عالم یہ ہو کی</p>	<p>۱۰۵ یوں سپہ کشا وہ گئے اوس عہد شکن پر جس طرح جھپٹا کبھی نہیں مہرن پر جس طرح جھپٹا کبھی نہیں مہرن پر جس طرح جھپٹا کبھی نہیں مہرن پر</p>	<p>۱۰۶ ہاں بعد علی گم ہوئی جنگ جہاں ایسی غل تھا کبھی دیکھی نہیں رو بدالی ایسی غل تھا کبھی دیکھی نہیں رو بدالی ایسی غل تھا کبھی دیکھی نہیں رو بدالی ایسی</p>
<p>۱۰۷ حضرت نے کہا خیر خدا کا فائدہ جرات میں نہ کہ ہونہ میں نہ کہ خیر یکسے پہ ہونہ کے نہ کہ خیر بہ جا بجا دنی سے بچنے کی ہوتی</p>	<p>۱۰۸ لو جاوہر کا وہ تلواری کی جنگ آفت کی لڑائی تھی قیامت کا ہر کار مصلحت اور عداوت ہوا پر ہوا تلواری پہ لڑائی ہوا پر ہوا</p>	<p>۱۰۹ غصے میں جو سفاک کی زندگی تھی نہیں اور کھوئی کو قیامت کی زندگی تھی بہ جا بجا دنی سے بچنے کی ہوتی بہ جا بجا دنی سے بچنے کی ہوتی</p>
<p>۱۱۰ تو کہیں جھپٹے ہیں شجاع اڑی کو اعلیٰ سے اعلیٰ ہو کہ ہوتے ہو علی کو اعلیٰ سے اعلیٰ ہو کہ ہوتے ہو علی کو اعلیٰ سے اعلیٰ ہو کہ ہوتے ہو علی کو</p>	<p>۱۱۱ بجلی سی فزون تھی تڑپ آتش نوسنگی اسواروں تک جاتی تھیں ٹپوں فرسنگی بجلی سی فزون تھی تڑپ آتش نوسنگی بجلی سی فزون تھی تڑپ آتش نوسنگی</p>	<p>۱۱۲ ہوش اڑ گئے اس بانی بیدار تھے سرکٹ کے گراف قیہ چالیس قدم کے سرکٹ کے گراف قیہ چالیس قدم کے سرکٹ کے گراف قیہ چالیس قدم کے</p>
<p>۱۱۳ ہاں دنی میں آئے ہیں اسے زنا گھوڑے کی طرح ہے ہونے کو ہونہ کو مغز میں تو ہے اپنے ہی ہونہ کو خود غور کر کے ہونہ کو ہونہ کو</p>	<p>۱۱۴ ہر وہ چھپ چھپ کر سب سے بڑی تکلیف پوچھا تھا جسے زور علی سنیہ سنیہ نیکوئی وہی سب سے بڑی تکلیف نہیں تھے اب کہ خاتمہ پکینے</p>	<p>۱۱۵ ہاں دنی میں آئے ہیں اسے زنا گھوڑے کی طرح ہے ہونے کو ہونہ کو مغز میں تو ہے اپنے ہی ہونہ کو خود غور کر کے ہونہ کو ہونہ کو</p>
<p>۱۱۶ وہ تھیں جو اڑی ج کے تو پھر لطف ہوا ہی ہاں تمام لوہاں کے کوس کی توڑا ہی وہ تھیں جو اڑی ج کے تو پھر لطف ہوا ہی وہ تھیں جو اڑی ج کے تو پھر لطف ہوا ہی</p>	<p>۱۱۷ اس زور سے تروٹی بھی سران میں طہین ہو نہ جھوم کر چلتی تھیں پران میں طہین اس زور سے تروٹی بھی سران میں طہین اس زور سے تروٹی بھی سران میں طہین</p>	<p>۱۱۸ وہ تھیں جو اڑی ج کے تو پھر لطف ہوا ہی ہاں تمام لوہاں کے کوس کی توڑا ہی وہ تھیں جو اڑی ج کے تو پھر لطف ہوا ہی وہ تھیں جو اڑی ج کے تو پھر لطف ہوا ہی</p>

<p>صورت تو خوشنویس بر کبریا تیاب تو خاتم و یزدن حضرت پیر خترانے سے ہفتاد زبان بھی بے تقدیر سب نری تائید کو ہر مالک تقدیر</p>	<p>ایکے علی گڑھ کو بیکار کے احسن مرثیہ میری بیان کے ساری ٹھوڑے پیر سے ہفتاد تو خطاب خالی ہو کر کسی جاوید زریا کے</p>	<p>حضرت کو کیا پانی کا لانا تو خوشنویس اب دور کر خود سے کیا تھوڑے سوار جانتی آئے گڑھ آواز دار و مردار کافی ہو کر مین و جانور کو تلوار</p>
<p>بیکس تر بند پر چھبقت پڑا ہے یارب یہ پس تیسرے فاقہ سزا ہے</p>	<p>جعفر اسی کی بل سے اسی ٹھب سے لڑ کر خیر من علی بھی یوں ہی مر حب کو لڑ کر</p>	<p>رہنے دو جو ہو محبوب مین آرام بہرے جو سیدہ سپہر ہو اسے کیا کام بہرے</p>
<p>ہفت قسم ہو پانی کا راجہ مگر مین نیز مین پاسو نکاٹھ کا ناہو مین دو کو بیک تیاب یوں جو بہر مین نواہر بیک صامت احمد نے مین</p>	<p>بالیدہ ہوش کی صدا کے وہ جبار جبر کیا رہا رہا جھک کے کئی بار کی عرض شہادت کی دھاک ہو لگا کر اس پائے لڑا بھی بے سدا بار</p>	<p>کھستے کو کیا یہ پہچان تو ہوا اک سبب تو قاتل گر گیا نسی خا بولہ او سی ہو گئے وہ گیسو رون لا وزن مین جان کی ہی اسی سیدہ لا</p>
<p>فرزند جوان باپ سے ٹھوڑا رہا ہے چھوٹا جو ہر گوار مین ہم توڑا رہا ہے</p>	<p>گرمی و عشق تباہی چھکا جاتا ہے سر بھی ہتیار بھی سب گرم مین جلتا ہو کر بھی</p>	<p>اعجاز امامت مشہور ہوئے دکھایا پانی کا اثر سیب کی خوشبو نے دکھایا</p>
<p>حالی مین اسکا کلمات پہن کر جو روح نری یوں ہو چھپا کر خادم کر تو ہو چھپا کر نصیب جرات جو کھائی تو نصیب بھی</p>	<p>وقت کا ہوا زور گھٹا زور جوانی ارہتی ہو خاتم اجل شہدانی جو صوبہ گری و اولاد کر کھانی جان آئی نہ ہو چھپ کر کوئی</p>	<p>اوس سیب مین پانی کا کسے لیا وہاں کسی ہو بوسفت آنحضرت کا اوجھا کر کسی مین گشت ایشا اقتدری لطافت کہ وہ ہو جا جارا</p>
<p>دینا سی برادران سفر کر نیو دین سب پیر و جوان اس کے جوان زین</p>	<p>منجھلون تو چھکا مین ابھی اس شکر کو ایسی ہو کوئی پیر کو ٹھنڈک ہو جگر کو</p>	<p>بہر کوئی سبب اس مین خلد مین ہو آج تک اسکی ہے عزا شہد مین</p>

<p>۱۶۱ تسلیم کی اور اس پے صلہ کو دلا کر میں نے کیا جو چین کا شیر لاد بان میں گئے تمام کے دل سب پر وان خاتم کر ایل میں کھڑا وہ نور</p>	<p>۱۶۲ میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے</p>	<p>۱۶۳ چلو اور ادا علی کہہ کر چلو اور ادا علی کہہ کر چلو اور ادا علی کہہ کر چلو اور ادا علی کہہ کر</p>
<p>تیروئی جو بوجھار ہوئی چھین گیا سینہ روزن ہوئی اتنے کہ زہ بنگیا سینہ</p>	<p>مناورین بھین یا آپ تھوڑا سا یہ خدا تھا جس بات پر اسے تھے وہ پوچھو نہ تھا</p>	<p>رنگ اور کیا تھا کیسے وہ پیر گرو تھی تھی یہ تو اگرچہ سنبھلے تو بھارت میں کی تھی</p>
<p>۱۶۴ میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے</p>	<p>۱۶۵ میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے</p>	<p>۱۶۶ میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے</p>
<p>روکے نہ پیر قتل ہو تخت جگر ایسا باپ ایسا ہو صابر تو جری ہو پیر ایسا</p>	<p>بیکس کی مسافر کی مدد کیجئے بابا اپنے علی اکبر کی خبر لیجئے بابا</p>	<p>جو وقت میں ہر وہ ہر گز نہ ملے گا خیر مری گرو پنہ اسی طرح چلیگا</p>
<p>۱۶۷ میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے</p>	<p>۱۶۸ میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے</p>	<p>۱۶۹ میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے میں نے جو غور کر رہا ہے</p>
<p>اندھری جماعت کہ نہ ابرو پہل آیا پہل اوسنے جو کھینچا تو کلیمہ نکل آیا</p>	<p>مان باپ کے جینے کا مزہ لیکے بیٹا عہدہ جو تھا راتھا ہمیں دیکے بیٹا</p>	<p>اس عمر کا پودا کوئی بے برگ نہ ہوگا تجسس کوئی دنیا میں جوان گئے نہ ہوگا</p>



<p>۱۶۱ اٹھا اردن پانی غنیمت جیانی پیشانی لیجائے پست جیانی کیجی غنیمت تاجک پیشجاعت جیانی پانی خاک ہوئی تو یہ صورت جیانی</p>	<p>۱۶۲ او دہ جگر تیرے شہید جیانی اجان نہ جگر تیرے شہید جیانی لے لے روح توقف نہ تیرے شہید جیانی لے لے موت جگر تیرے شہید جیانی</p>	<p>۱۶۳ کچھ تیرے توبہ علی کبر علی کبر کچھ تیرے توبہ علی کبر علی کبر رخصت جیانی تو توبہ علی کبر علی کبر دوباکہ رد علی کبر علی کبر</p>
<p>کدہم منابہ تھے رسول عربی سے گویا کہ حسین آج بچہ قرطبہ بنی سے</p>	<p>ایران دل نزار سپر ہوشمن نکلے حسرت ہے کہ دم باپ کے آغوشمن نکلے</p>	<p>دولہ بھی اس آرام سے سوئے نہیں مٹا ہم روتے ہیں اور تم جہن دتے نہیں مٹا</p>
<p>۱۶۴ اے آئی جنتیابی اللہ شہید جھکنے میں نظر پڑے تیری حکم بید آں رنگا قلب نہ تیرے دہشت سینے پہ بھی ہاتھ پڑا رہی تیرے</p>	<p>۱۶۵ جلد کر نہ دین علی کبر پر تیرا مٹھو مسکے پائے دوزخ تیرا تیرے دھوئے تھکے مدافد تیرا دانشا در پر تیرے بے پردہ تیرا</p>	<p>۱۶۶ عمر تو بن لو بس ہمارا کر دیکھا کس ان کی شہیدیت گوارا کر دیکھا کچھ کچھ تو مے درد کا چارہ کر دیکھا یاد رہیں جا تاواٹا کر دیکھا</p>
<p>اوپر کے دم اس شیر کو بھرتے ہو دیکھا بابائے جوان بیٹے کو مرتے ہو دیکھا</p>	<p>کچھ دیکھ کر دبات کر دہوش میں آؤ صدقے پدراؤ مے آغوشمن آؤ</p>	<p>حورین محبتیں گھر سے ہیں کہ ہمارے ہو باتیں ہیں یکس سے کہ ہمیں بھول گئے ہو</p>
<p>۱۶۷ بہنو نہ زبان سے چو غنیمت جیانی جگر تیرے ہو کچھ تیری تیغوں نے ابرو گردن تیرے اور حلق پاں تیرے ہو جگر تیرے ہو کچھ تیری تیغوں نے ابرو</p>	<p>۱۶۸ بہنو نہ زبان سے چو غنیمت جیانی جگر تیرے ہو کچھ تیری تیغوں نے ابرو گردن تیرے اور حلق پاں تیرے ہو جگر تیرے ہو کچھ تیری تیغوں نے ابرو</p>	<p>۱۶۹ عشق تیرے جیانی باپ کی آواز دیکھا بہنو نہ زبان سے چو غنیمت جیانی جگر تیرے ہو کچھ تیری تیغوں نے ابرو گردن تیرے اور حلق پاں تیرے ہو</p>
<p>یہ زریب آواز کہ آقا نہیں آئے نزدیک اجل آگئی بابا نہیں آئے</p>	<p>بہرہ کے لہو میں جگر آتا ہے تھارا سینے سے کچھ نظر آتا ہے تھارا</p>	<p>فرمایا کہ قطرہ مرے جانی نہیں ملتا مجدد ہوں اکبر مجھے پانی نہیں ملتا</p>

<p>۱۷۱ کی عین علی ازین غار خارج ماخوین کو کر کے چلے ہو دریا اکلام چھو گیا بعد غفلت و افاق زبانے میں بی سلسلے کے اکبر</p>	<p>۱۷۲ کھا کی کھا علی اکبر کا اور حرم نکلی دھیسے اور دھریں باجم ننگے تخمین چھپے کے لیان باجم میں بی بی کوئی کوئی کوئی کوئی</p>	<p>۱۷۳ جلانی تھی جھل کی جھک راہ تباد سیدنی یون رشتہ مجھے لند تباد کسار میں پیاں ہے راہ تباد لاشے پر کھڑو شند چاہ تباد</p>
<p>۱۷۴ میں کتا یوں مجروح ہوا اور وطن ہون وہ لون مجھ دیکھے کہ بہت تشنہ دین ہون</p>	<p>۱۷۵ ہنا عفا ملک نالہ و فراد و کاسے ایک حشر تھا ہے علی اکبر کی مداسے</p>	<p>۱۷۶ آنکھوں میں بصارت بھی نہیں جاؤں کدھ کو میں پیدہ پس ڈھونڈنے نکلی ہوں سپر کو</p>
<p>۱۷۷ تھک آنکھوں کی چٹائی نہ تار میں جلا غلیظ بھی پا سنا ہے سنا و دودھ گھبرا کہ تڑکی پر تڑکی پر حصہ تڑکی پکھیا کو علی اکبر</p>	<p>۱۷۸ خوش چھپا کر اڑی زار زار اک اسبیت دشت پر سدا کیا عسلی تھی جان دھوے بان پر کیا چکی کو سیاہی میں چھپا دیا</p>	<p>۱۷۹ زمین کی حالت سے ہی کشتہ دار داران عیان پر پیشہ سنا فریاد و غم سے سکون نہ سنا ایسی نیت علی اکبر</p>
<p>۱۸۰ دو دن سے اٹھانے میں تب تشہی کے یہ تیشہ فاقہ ہوا سے پہنچے کے</p>	<p>۱۸۱ جو حشر کے آثار میں سارے نظر آئے گرتے ہوئے متزل میں سارے نظر آئے</p>	<p>۱۸۲ ڈکڑے بدن کشتہ تیشہ ہن اکبر دیکھو گے کسے خاک لیب ڈیہر ہن اکبر</p>
<p>۱۸۳ بیتے ہی آنکھوں میں سو سو جا جا تھک چکے کچا سو سو جا جا کس غرض حضور کی ہر سو سو جا جا چھوڑا اٹھا سنبھلے جا جا</p>	<p>۱۸۴ جھوپا کی کڑا لے کا تھا چال نفا تھی نفا تھا زان کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۸۵ خانہ نشین کے تین تین تین نفاق ہوئی ہو چالی دھڑ دھڑ کہو کوئی روادار کسے میں تین خاک نہایت نہیں چھپے</p>
<p>۱۸۶ کھوئے ہو آنکھوں کو سافر ہو اکبر چکی کا بس آنا تھا کہ آخر ہو اکبر</p>	<p>۱۸۷ ٹوٹا تھا صیبت کا ملک ازخیز پر تھی نصف سواد و شہاد نصف زمین پر</p>	<p>۱۸۸ مصرف ہر اک شک بہا نہیں ہیکا اتر علی اکبر کا زمانے میں سہے کا</p>

<p>۱۰ اگر تیرے لیے جو جانیں ہیں اکبر باد سے جلا ہو گیا تم کو کھٹو میں اکبر کو کھو ہو کر لاپ کو کھٹو میں اکبر فدائے تیرے میں پانچ سو تیرے میں اکبر</p>	<p>۱۱ بے خفاں میں آنسو تیرے میں اکبر تیرے شمع کی جلا کا فلق جلائی اکبر باناو کا جلا بج کر چلی اکبر میں سخن زد میں پختہ شدہ دلا اکبر</p>	<p>۱۲ عجب میر کو کون جو تیرے میں اکبر عابد میر کو جلائی صغیر و سواد اکبر فرمان میں حضرت پانچ سو تیرے میں اکبر اچان پر پہلے میں پانچ سو تیرے میں اکبر</p>
<p>۱۳ کچھ بن مینن آگے شہ جن دبش کو کہہ دیکھتے ہیں بانو کو اور گاہ پسر کو</p>	<p>۱۴ بڑے سے کچھ مانا ہو مصیبت یہ بڑی ہے اک جاں عیب طرحی آف میں پڑی ہے</p>	<p>۱۵ جب لاش دی سن سے اٹھا لایو بیٹا پھر شوق سے دیکھ لے جانیو بیٹا</p>
<p>۱۶ خواب میں تیرے میں اکبر کی جلائی فدائے تیرے میں پانچ سو تیرے میں اکبر بانو کی یہ اٹھا رہے ہیں کی جلائی شہ جن کوئی کی جلائی نہیں جلائی</p>	<p>۱۷ اکبر کی تیرے میں اکبر کی جلائی رشتہ جھگڑا دس کے جلائی بابا دے الف کو کس کی جلائی راں سے کبھی خفت جو دس کی جلائی</p>	<p>۱۸ میں کی زناقت کو کچھ دیکھائی پیر میں ادھیک زنا دے جلائی گو با میں کچھ جلائی پانچ سو تیرے میں اکبر عجب میر کو کون جو تیرے میں اکبر</p>
<p>۱۹ پہلے علی اکبر سے بنا شاد دے گی کس طرح جو ان بیٹے کو مان جبر کریگی</p>	<p>۲۰ کٹو ایک سر سرین غلام آپ سے پہلے زندہ ہو دے بیٹا جو مرے باپ سے پہلے</p>	<p>۲۱ بابا سے جدا ہونا گوارا نہ کر دے تم کو ترکے لے جسے کمارا نہ کر دے تم</p>
<p>۲۲ بے ادب عجب نکاح پر رکھا بابا سے برابر کے پیر کو چلا شاہ کی پیر کا عیسا نہ جلا اکبر کی دلت نہ ڈال کج تر</p>	<p>۲۳ اب الف کو کبھی کبھی کچھ کچھ کام سے کچھ کچھ کچھ کچھ عجب میں علی اکبر کی جلائی بابا نے پانچ سو تیرے میں اکبر</p>	<p>۲۴ ابو سے لایا کچھ کچھ کچھ کچھ مظلوم میر سے کچھ کچھ کچھ کچھ دس کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دس کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۲۵ اگر تیرے فلک غم کا شہ جن دبش پر خاموش ہیں پر بھیاں پلٹی ہیں جگر پر</p>	<p>۲۶ بعد اب نہ مرے آہ بکائی کچھ بابا اکبر کو بھی آمت یہ فدا کیجئے بابا</p>	<p>۲۷ مختار ہو گھر بار کے عاقل ہو جوان فرزند میر کے کھین کا تمہ جوان ہو</p>



<p>۱۹</p> <p>بانو نے کہا صبر کرو انہیں ادا منہ تو بھریاں کے لیے بھاری و جانو گی وال میں وقت میں بھاری خواب ہی مطلب روزگار و بھاری</p>	<p>۲۰</p> <p>کہو چن آگیا آخری چرا ہاں سب میں فابست ہی بیا رہا ہوا بھل ہی ہے سچا نہنے کمالے لعل خدا کو خدین</p>	<p>۲۱</p> <p>وان سو کر از صفیاب علی اکبر روشنے کھٹے سببانی جس کے ادا غل تو با جوید انہیں کہتے ہو بھاری ایک خدا ہی ہے تصویر بیا</p>
<p>پرین کوئی حسرت تو کالون علی اکبر آؤ تمہیں دور تو با لون علی اکبر</p>	<p>فرقت تری قسمت مجھے دکھلائی بیا تم جاتے نہیں جان چلی جاتی ہے بیا</p>	<p>تو صبر عطا کر کہ فریاد کروں میں بھو لون علی اکبر کو تجھے یاد کروں میں</p>
<p>۲۲</p> <p>اگر نہ کہا اس جو کہ سب کا فائدہ ادا ختم ہو گا زیادہ نہیں دیکھنے ادا نہم ہو گا زیادہ نہیں دیکھنے ادا نہم ہو گا زیادہ نہیں دیکھنے ادا</p>	<p>۲۳</p> <p>اگر نہ کہا اس جو کہ سب کا فائدہ ادا ختم ہو گا زیادہ نہیں دیکھنے ادا نہم ہو گا زیادہ نہیں دیکھنے ادا نہم ہو گا زیادہ نہیں دیکھنے ادا</p>	<p>۲۴</p> <p>اگر نہ کہا اس جو کہ سب کا فائدہ ادا ختم ہو گا زیادہ نہیں دیکھنے ادا نہم ہو گا زیادہ نہیں دیکھنے ادا نہم ہو گا زیادہ نہیں دیکھنے ادا</p>
<p>نہ جو لانا سہرہ نہ دامن چاہیے مجھ کو اب گوشتہ قبر ادا کفن چاہیے مجھ کو</p>	<p>نہ جو لانا سہرہ نہ دامن چاہیے مجھ کو اب گوشتہ قبر ادا کفن چاہیے مجھ کو</p>	<p>تینوں نے کہا پتا نہیں میں اپنے جگر کو کہاں ہو خدا نانا کی امت پہ پس کو</p>
<p>۲۵</p> <p>لاش کے مٹھائی بجا جو سلمان ہو سہارا بابت پر غم باز ہو یاد بار آؤنگا جس وقت نور تاباں ہو بار آؤنگا جس وقت نور تاباں ہو</p>	<p>۲۶</p> <p>لاش کے مٹھائی بجا جو سلمان ہو سہارا بابت پر غم باز ہو یاد بار آؤنگا جس وقت نور تاباں ہو بار آؤنگا جس وقت نور تاباں ہو</p>	<p>۲۷</p> <p>لاش کے مٹھائی بجا جو سلمان ہو سہارا بابت پر غم باز ہو یاد بار آؤنگا جس وقت نور تاباں ہو بار آؤنگا جس وقت نور تاباں ہو</p>
<p>باندھی ہو گلشن تہی سے سفر پر بس چہ بی شادی کہ نقد ہو بد پر</p>	<p>دکھلا دینا جنگ شمشاد بخت کو جب کر تے تھے حملہ تو اول طرے تھے منکو</p>	<p>فرزند مرا گھر گیا ہے فوج ستم میں اب منہ سے کلتا ہے کلیجا کوئی دم میں</p>

<p>۱۰۱          بے پروا کار کی سرکشانی          اب عجب سے منتظران ہیں بے چارے          بے شک تیرے کچھ کو بھلی          کچھ اپنا فتن چھوڑ بیٹھی جاتی ہے چھوڑ</p>	<p>۱۰۲          دل پہ کس کو بھونکے نہ ہو چکا          روتے ہوئے جو ابھی دلتے پھرتے          اعلیٰ کو بھی ہاتھ اٹھا کر کس نے          کیا بغض جو لاشہ نہیں اب کجا</p>	<p>۱۰۳          شکستے تھے بے پروا تار جوتاو          سید تون دعا دنگا میں لگا دو          جہاں کچھ چاہو چھاتی سے لگا دو          اب بے بسف میں سر شہ کو اب سے لگا دو</p>
<p>۱۰۴          زندہ علی اکبر کو میں پھر پاؤنگی صاحب          بیاسین ملے کا تو در جاؤنگی صاحب</p>	<p>۱۰۵          دریا میں جو لاشے کو بہایا ہو تو کمزد          اوس چاند کو مٹی میں چھپایا ہو تو کمزد</p>	<p>۱۰۶          مادر کو بھی اکتشک ہر اوس تو نظر سے          بیٹا نہ لے گا تو نکل آئے گی گھر سے</p>
<p>۱۰۷          وفہ سے یہ کتنی کتنی شہنشاہ          احسان تو ابھی اکبر کو بلا          کس کو چاہیے بین دان شہرے          بادشاہ کے تو چہرے کے لڑا</p>	<p>۱۰۸          جلاش نظر آتی کتنی تھے میر جھک          قربان میں گروہ ہو تو ابھی اکبر          آتی نہ صاف ہو یہ فراتے تھے دیکر          ہر کھون بھارت بھی تھی ای</p>	<p>۱۰۹          اکبر کو پناہ کیجیے نہ تباہ          حاکم حاکم خیر سرکار جاہ          فرزند کو غل میں نہ تباہ          ملائے کہ کیا حال جاہ جاہ</p>
<p>۱۱۰          صدرہ نہ بدلی کا اٹھا رکھی بانو          جلدی جلو دنیا سے سفر کر گئی بانو</p>	<p>۱۱۱          صورت نظر آئی کی بینن نور نظر کی          کا بیکو تباہ کا کوئی لاش پسر کی</p>	<p>۱۱۲          اٹھا رہے ہیں جدہ میں چھوڑتے ہو          بیٹا پڑے اس خاکہ دم توڑتے ہو</p>
<p>۱۱۳          بے خبر تھا جہاں سے صدائی بے گاہ          گھوڑے سے لپک کر اچلتے پاتھ          کہ کب کی صدائے ہیڑی سے نہ جاہ          فتن میں نظر آئے نہ وہ چہرے</p>	<p>۱۱۴          غفلت سے رو لائیکو کتنے تھے شہر          پناہ کے دو طرف سے ہوئے اکبر          تیری کبھی ہو چوین خیمے میں          کیا شخص عجب بے یار و مددگار</p>	<p>۱۱۵          بیاسین دو جاہ تو آزاد نہ          حاکم حاکم خیر سرکار جاہ          فرزند کو غل میں نہ تباہ          ملائے کہ کیا حال جاہ جاہ</p>
<p>۱۱۶          گھڑی ہو چاروں طرف پھر تو شہر          بس کی طرح اٹھتے تھے اور گرتے شہر</p>	<p>۱۱۷          جیتا تو نہ وہ ماہ لقا ہاتھ لگے گا          لاشے پہ جو پیو گے تو کیا ہاتھ لگے گا</p>	<p>۱۱۸          بچپن میں بھرا ہوں بینن کا تیرے چہرے          بچاؤ نکال لاش کو چھاتی سے لگا کر</p>

<p>۳۷</p> <p>مختار بن یحییٰ کو اکبر کو اٹھایا اور جو کچھ کا پس کے نظر آیا تب کوٹ کے چالی پر نشہ بن گیا یہ حال ہزارہ کا فراد خدا یا</p>	<p>۳۸</p> <p>بان کے بن بنے فرستے سجد کس پستے بنے میں محبوب ساغر کو داوی وی پہلو میں کھڑی بیٹی میں اور شوہر سے وردین کہ ہو علی</p>	<p>۳۹</p> <p>لے لال لال کے تختین بٹ بٹ کر تلاؤ کو کس تختے میں بی بی میں جان جو تختین بانو میں کیا کو جان وہ بی بی بی بی کی کیا کا نازون</p>
<p>۴۰</p> <p>لوٹا مجھے امت نے محمد کی دعا سے کاٹا ہے کیچے کو مرے تیغ جنا سے</p>	<p>۴۱</p> <p>ہن گردوی لاش کے روجین قہر کی آتی ہے صدا گریہ محبوب خدا کی</p>	<p>۴۲</p> <p>ماہرین میں اپنے رد لایا علی اکبر تھے ملاشہ نہ اٹھایا علی اکبر</p>
<p>۴۳</p> <p>کبر کو سکینہ کو برادر کو نہ دیکھا افسوس کہ مرتے ہو یاد کو نہ دیکھا</p>	<p>۴۴</p> <p>لب تشہ جہان سے سو کوثر کے بیٹا یہ باپ تو جیہا رہا تم مگر گئے بیٹا</p>	<p>۴۵</p> <p>میں واسطہ دیا ہوں حسین ابن علی محتاج نہ کچھ مجھے دنیا میں کسی کا</p>
<p>۴۶</p> <p>خسین میں رنج و غم کو آج ہے خسین کو رنج و غم کو آج ہے</p>	<p>۴۷</p> <p>خسین کے مرنے کو کون کو توں خدا کو آہ کہ کوئی جواب ہے</p>	<p>۴۸</p> <p>خسین کے مرنے کو کون کو توں خدا کو آہ کہ کوئی جواب ہے</p>

۱۔ زین کو جہاں کے بادشاہ کا تختہ تھا اٹھا کر  
جسے کچھ روکے گا پوش خراب ہو  
سوال خط کیا تھا صغیب نے نہ کہا  
جواب زیست نہ ہو دیو جواب یہ ہو  
ملار مارک کوڑ کو ایک قطر آب  
منور خلق میں ریا کو چڑا تھا ہو  
دکھا کے حاکم کو نہ کہنے لگا  
ہن جگین کی زینب جگر کیا ہو  
سوال آپ جو کرتے تھے شہزادہ بن دین  
لگا کے بیٹے تھے مجھے جواب یہ ہے  
ملک میں کہنے تھے اگر دینہ چڑھ گیا یہ ہے  
خدا و عور یہ عالم حجاب یہ ہے  
سوار دوش رسول خدا کی چٹائی ہو  
چڑھا ہے زانیا انقلاب ہے

۲۔ سدا  
مید کو کھوکھو کے بھرا زہ کھتے تھے جلا  
کچھ کیا تھے اہل وطن جانتا ہے  
چھپکے بالے تھے ہر کوئی تھیں زینب  
رواں بیاہ ہے پردہ ہی قاتل ہے  
منفالی حسن کی گھر کی دیکھ یہ عدد  
نہ مٹس مٹس زینب زانیا ہے  
نہ جھوٹا حال سبھا ابرو پر  
ستار جن کی ایک بیتا تھا ہے  
نہ نہ زنا شہ کو منج سے اتنی  
کہ وہ خیال ہو کس فیض عتاب ہے  
۱۵۔ حسین فریاد تیری ہاتھ اٹھا تھا  
علی کے لال سر پہ تھی تاج ہے  
رسول کہنے تھے باندہ پر جید کا  
خزینہ حکم کا تو میں اے باب یہ ہے

۳۔ جے بونیا پر جو کھوکھو کے جلا  
خطا کے اور میں سے رو قاتل ہے  
لگا کے خون چین لیں پر کیا نہ ہے  
جہاں سے جاتے ہیں تم خونی انقلاب ہے  
۱۰۔ انیس کو بھرا کیا انقلاب ہے  
رایا جی کون سا نقشا اوتا  
کدن سفون کا نہ چھرا اوتا  
پر درد معافی کا نہ چھرا اوتا  
محب سے ہم اور سے نہ سفون بیکر  
اون کے لئے گویا بن دسلوا اوتا  
۱۱۔ رایا جی جہاں دل بہہ اوتا  
کو چاہئے جہاں دھن اوتا  
کس جہاں یون دھن اوتا  
سامل پہنیکے ٹھہرے بار دیکھ قدم  
دو ہاتھ لگا کے میں وہ دریا اوتا  
تمام شد



[illegible]



<p>۱۰۱ کے باندے زینب میر انیس چار در کیا کیا چاہتے ہیں ان کو مال ہو ہاتھ کیوں جو کون مانگوں ان کو کما کر لے گا دیکھنا ان کی</p>	<p>۱۰۲ نہیں جان کے زینب میر انیس کے گئے بیٹے کے کس کس کے نہیں چاہتا کہ ہو کیا بھی نام محبوب ہو کر آئی نہ میری بات</p>	<p>۱۰۳ بولی جان گئے زینب میر انیس کے زینب میر انیس ہیں میری باب میری ہے نصین ان نصین باب میری دھیان لیکے نصین کے میری</p>
<p>میرزا کو کہتے جدا ہونگے ہم دودھ بخشو میں بابا پہ فراہونگے ہم</p>	<p>آپ کہتی ہیں مجھ تو نہ جاؤنگے ہم اپنے بچوں کو پھر منہ نہ دکھاؤنگے ہم</p>	<p>پہلو بابا کو آباد کیا چاہتے ہو پانے والی کو آباد کیا چاہتے ہو</p>
<p>۱۰۴ پہنچتے ہی فرزند میر انیس دھیان آ کر اعلیٰ ہو سب میر دیکھ کر میری جیسے اور شاہین درد کیونکہ ہے کہنے کی ہر درد</p>	<p>۱۰۵ چاہتا ہوں میرا زینب میر انیس کام بابا کے نہ آئے نہ دردن سے کیا کام خوشی کے لہو کو کیا جی بچا میرزا میر انیس کے لہو کیا جی بچا</p>	<p>۱۰۶ علی کے میر انیس کی طرف دھیان ان دار میری میری میری میری چوڑا کو تو میری میری میری میرزا میر انیس کے میری میری</p>
<p>کے بچوں کی نواری میں کہہ جاؤنگی پھر نہ رخصت کا سخن کہنا کہہ جاؤنگی</p>	<p>اگر وہاں جو سرخ سے کھاتے ہم طوق وزیر کی اندلس بھی چٹ جاتے ہم</p>	<p>یرے جیتے نہ قدم گھر سے نکالو بیٹا اپنی مادر کا جنازہ تو اٹھا لو بیٹا</p>
<p>۱۰۷ کما کر لے کر میر انیس میر انیس نہیں لے کر میر انیس میر انیس رہے بابا کے ہو جا کر میر انیس میرزا میر انیس کے میری میری</p>	<p>۱۰۸ نہیں جوتے تو زینب میر انیس بابا کے میر انیس کے میر انیس نہیں جوتے میر انیس کے میر انیس نہیں جوتے میر انیس کے میر انیس</p>	<p>۱۰۹ ان کا میر انیس کے میر انیس نہیں جوتے میر انیس کے میر انیس نہیں جوتے میر انیس کے میر انیس نہیں جوتے میر انیس کے میر انیس</p>
<p>مانے فرزند کو نکار کا یا رکھا ہے نایاب کم میں ہم زرد ہار کیا ہے</p>	<p>جو منظور ہیں آپ کو منظور نہیں اب بھی فرماؤ تو میدان و غار نہیں</p>	<p>لیکے بیٹے کی بلا میں کما کیوں تو نہیں رو کو لگی میں کما کیوں تھا تو</p>

<p>۱۰۰</p> <p>دکھنے کے لئے جیسے سر اٹھاتا ہے          مان تو ہے جو خاک کی آرزو ہے          پھر کیا بازو سب پرستی پرست          خاک میں ہی صبر و بردباری</p>	<p>۱۰۱</p> <p>نکلتے ہیں سے چین و غم          مرض آگے بڑھتا ہے          ان چھاتی سے کجاوہ طبعی          جاوہ صفت سے کجاوہ طبعی</p>	<p>۱۰۲</p> <p>ماتے روئے کی جو کانٹوں میں صدا آتی تھی          لکھتے ہوا تھا جگہ جاتی پٹی جاتی تھی</p>
<p>۱۰۳</p> <p>ابن بنین جیسے کو عمر تھی یہ لاکے تھے          خلق میں داغ دکھائیگوہیں کے تھے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>کچھ زبان سے علی احمد جو کہہ سکتا تھا          جھوٹے سے دیکھ بھائی کی کرتا تھا</p>	<p>۱۰۵</p> <p>باپ نے باؤ کو گر ہاتھ لگایا تو کیا          کاٹتے یہ پڑتے تو کھڑے چہ پایا تو کیا</p>
<p>۱۰۶</p> <p>شہرے لگاؤ لگاؤ کر گیا          کیوں کر کھوئے جو غم و غم          مان سے علی ہو کر آواز دیا          نہ ہو مرنے کا چارہ دیا</p>	<p>۱۰۷</p> <p>کونسی چٹائی سے نہ تپتا نہ سرد          بوجھ لگا ہی رہا ہے          باؤ لگا ہی رہا ہے          پیر میں چوڑی چوڑی</p>	<p>۱۰۸</p> <p>تیرے ہونے کا حال تو کون سے تھا تو کون          بیاں لگا ہی رہا ہے          چھٹی کی چھٹی          پیر میں چوڑی چوڑی</p>
<p>۱۰۹</p> <p>اتوار اضی ہوئے اور سین میں ہادی بیٹا          آگے آکر بلا میں اون تھاری بیٹا</p>	<p>۱۱۰</p> <p>پاس کوئی نہیں ترنا تہ مظلوم ہوئے          ہائے نانا کی زیارت سے کب مرے ہوئے</p>	<p>۱۱۱</p> <p>گھر میں اٹھارہ برس تک کمر ہوا ہے          بلکوا آخری صد کا نہ لہاں رہے</p>

[illegible]

<p>۱۰۰ بزرگ نیل از زمین رنجی ہوئی طبع دور گر ایامان تو حسن محرم کا ظهور طور تھا اس فلک سے نودہ شعله ملو تیرا تھا دل سے سم او کی بجائی غلو</p>	<p>۱۰۱ تیرا بیچ ہوئے کہ کر کوہ کوہ قائم نیز دہکے کا بیچ ہے بار مہم صوت فوس ہے تیرے بیچ کا بیچ دینا دینا کہ نہیں گنا جانے</p>	<p>۱۰۲ اوسے کیا سوچے گا بزرگ نظر کیا ہو اندھ لوری دنیا میں تیرے بیچ دیکھ گیا اندھ لوری اس کے بیچ چھوڑ دینا کہ نہیں گنا جانے</p>
<p>۱۰۳ بھج صادق کی سی افزودہ بین روشن حق کو سون ملک کن پر تو سے زمین روشن حق</p>	<p>۱۰۴ ہر سپر کا فہم پرانے سر کے پیچھے یا کوئی ابر کا ٹاپا ہے قر کے پیچھے</p>	<p>۱۰۵ دور پر تھے کے کھڑی بیٹے کو تکتی ہو گی اگلیں ان کے کیجے میں بھڑکتی ہو گی</p>
<p>۱۰۶ تیرا کون شمس نہ ہو وہ ابر خمار تیرا کون شمس نہ ہو وہ ابر خمار تیرا کون شمس نہ ہو وہ ابر خمار تیرا کون شمس نہ ہو وہ ابر خمار</p>	<p>۱۰۷ بگ بیٹے کی نہیں تیرا کون شمس بگ بیٹے کی نہیں تیرا کون شمس بگ بیٹے کی نہیں تیرا کون شمس بگ بیٹے کی نہیں تیرا کون شمس</p>	<p>۱۰۸ تیرا کون شمس نہ ہو وہ ابر خمار تیرا کون شمس نہ ہو وہ ابر خمار تیرا کون شمس نہ ہو وہ ابر خمار تیرا کون شمس نہ ہو وہ ابر خمار</p>
<p>۱۰۹ نہایت اس لب سے سین میں کا یہ شرمین دین تان میں گنجائش یک شرمین</p>	<p>۱۱۰ نے زمین زبرد قدم غائب تاشق ہے رنگ سے نعل راتش بھی سب برون</p>	<p>۱۱۱ کس طرح ارباب ہنر کیل چمپ و مکیو آج تیرے حسین کے بھی ہر دیکھ</p>
<p>۱۱۲ آج تیرا بزرگان سے نخل عدل ختم ہوئے بزرگان سے نخل عدل ختم ہوئے بزرگان سے نخل عدل ختم ہوئے بزرگان سے نخل عدل</p>	<p>۱۱۳ ایسا کہیں دیکھا تیرا اسوار ایسا کہیں دیکھا تیرا اسوار ایسا کہیں دیکھا تیرا اسوار ایسا کہیں دیکھا تیرا اسوار</p>	<p>۱۱۴ کے لیے بیچ میں بڑا بیچ علی نہ دن تھا کہ ان جہنم علی نہ دن تھا کہ ان جہنم علی نہ دن تھا کہ ان جہنم علی</p>
<p>۱۱۵ قامت راست نشان اسد للہی ہے دست باز سے عیان شان ید اللہی ہے</p>	<p>۱۱۶ خاک پر کاٹ کے تیغوں سے گرا دیوئے آج اس کا نڈ کوٹی میں ملا دیوئے</p>	<p>۱۱۷ سر قلم ہوتے تھے افواج ستم عاری تھی صفو خاک پر اک جہد دل خون جاری تھی</p>

<p>۵۵۵ نہر کی سدا کو جلائی تھی بہرین نار دوزخ کی زبا کو کھائی تھی بہرین فرق چھپے چھپتی ہوئی جاتی تھی بہرین صاف دیکھ کر نہ رہیں میں اور زانی تھی بہرین</p>	<p>۵۵۶ بائیں تنہا کی تھی جادہ سجورانی موج زن آب میں تھا نہ خدا کا دریا خمر سے دوزخ کا نظر تھا سیدھا رہا نشت پر توجہ دم گھٹ تھی بغیرین</p>	<p>۵۵۷ تینین خوشی کی آگ کھائی تھی بہرین وٹے جھپٹے ہوئے کیا نہ تھے دوزخ بگن کو دیکھ جان با سیکھ دل جو سیکھ نہر و آب ہم کو بہت لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>کٹ گیا ہر جھڑ خرم و خرم ایسا تھا ڈرے دم بندھے کفارین کے ہم ایسا تھا</p>	<p>گر پڑے کوہ پہ مذکورے برابر ہو دین کس سے دارا و سکار کے تھیں جو ہر نوین</p>	<p>کیا ہمیں بھول گئے دھیان کو سہرا بٹیا کچھ کھینچے کے پردی بھی خبر ہے مبیٹا</p>
<p>۵۵۸ خون میں نہا کر لے لو تھی دوزخین غضب حق تھی تھکت میں بظاہر شیرین بیرہنی میں نہ رہ سکتی تھی سیرین نہیں جان بھی کہتے تھے کہ اللہ تبارک</p>	<p>۵۵۹ نکل گیا بکجا پتھر کب کب کدور گرتی تھی فوج چلی جاکے کدور دان صفت جگہ تھی بان کدور دل نہ پاتا تھا جلائی تھی کدور</p>	<p>۵۶۰ بان کی کدور تھی جو اجڑا چکا ہے نہر کی کدور تھی جو اجڑا چکا ہے مری جاگتی نہ تھی کدور کدور سہنیں نہا چکے ہیں کدور کدور</p>
<p>شروع حاضر رہے کاٹے کہتے ہیں باطل کہتے ہیں اسے گھاٹ لے کہتے ہیں</p>	<p>نہ بلایا مجھے کام ایسا کوئی کرتا ہے جلد آواز دو بیٹا کہ پردہ کرتا ہے</p>	<p>غل ہوا شاہ کے دلدار کو مارا ہنسنے پیر سید ابرار کو مارا ہنسنے</p>
<p>۵۶۱ بہرین کی لڑائی تھا طوفان جھون مارا ہوا وقت میں تھا طوفان سن تھی گھونگٹا تھی طوفان تینین کے گھاٹ جو اور لو دھو دھو</p>	<p>۵۶۲ کمانی کی تھی جیغہ آ کر کبریا رکے نہ تھے تھے بائیں ہے بٹیا نہر کی کدور تھی کدور کدور نہر کی کدور تھی کدور کدور</p>	<p>۵۶۳ بائیں کی کدور تھی کدور کدور دان علی کدور کدور کدور کدور نہر کی کدور تھی کدور کدور نہر کی کدور تھی کدور کدور</p>
<p>کیا جگر میں جویرا لڈکی اولاد کے ہیں تج چھٹی تھیں نہیں کیا اتھ بھی فولا کے ہیں</p>	<p>جا کے جس غول پہ ہنسل بھی لڑتے تھے شاہ دوزخ سے لگے خاک پر گر پڑتے تھے</p>	<p>کسکو سمجھا لے مجھ کو کاوا سا اکبر اکے دیجائے اٹھین سے لاسا اکبر</p>





<p>۱۱۷          شمع بیغصال          زنجیر کبابین بر سر کوه سبیل          زنجیر چو کالی نیلین کوه سبیل          بانو چو کالی نیلین کوه سبیل          کب کارگر نیلین کوه سبیل          سر کوه سبیل کوه سبیل</p>	<p>۱۱۸          شمع بیغصال          زنجیر کبابین بر سر کوه سبیل          زنجیر چو کالی نیلین کوه سبیل          بانو چو کالی نیلین کوه سبیل          کب کارگر نیلین کوه سبیل          سر کوه سبیل کوه سبیل</p>	<p>۱۱۹          شمع بیغصال          زنجیر کبابین بر سر کوه سبیل          زنجیر چو کالی نیلین کوه سبیل          بانو چو کالی نیلین کوه سبیل          کب کارگر نیلین کوه سبیل          سر کوه سبیل کوه سبیل</p>
<p>کجی مچھتی ہوا تو کو طتی ہر کجی          لٹکا لٹکا کجی گریا ہر مچھتی ہر کجی</p>	<p>کیا ناسب کہ پردیے نکل کر دو          ہنسے ملے بن بیان خمین جا کر دو</p>	<p>بال کھو دیوی بلوین کہ ہر جاؤ گی          لاش فرزند کی دیکھو گی تو ہر جاؤ گی</p>
<p>۱۲۰          شمع بیغصال          زنجیر کبابین بر سر کوه سبیل          زنجیر چو کالی نیلین کوه سبیل          بانو چو کالی نیلین کوه سبیل          کب کارگر نیلین کوه سبیل          سر کوه سبیل کوه سبیل</p>	<p>۱۲۱          شمع بیغصال          زنجیر کبابین بر سر کوه سبیل          زنجیر چو کالی نیلین کوه سبیل          بانو چو کالی نیلین کوه سبیل          کب کارگر نیلین کوه سبیل          سر کوه سبیل کوه سبیل</p>	<p>۱۲۲          شمع بیغصال          زنجیر کبابین بر سر کوه سبیل          زنجیر چو کالی نیلین کوه سبیل          بانو چو کالی نیلین کوه سبیل          کب کارگر نیلین کوه سبیل          سر کوه سبیل کوه سبیل</p>
<p>ہاتھ پھیلا کے کیجے سونگا لون گین          مجھے روٹھے گا جو اکبر تو سناو گئی بن</p>	<p>دن جو شاہی کے قریب کے تو سنا دہو          محنت اٹھا برس کی مری برباد ہوئی</p>	<p>ہوئے جھوٹ بعد اہد بکا خمین          شور ہے علی اکبر کا ہوا خمین</p>
<p>۱۲۳          شمع بیغصال          زنجیر کبابین بر سر کوه سبیل          زنجیر چو کالی نیلین کوه سبیل          بانو چو کالی نیلین کوه سبیل          کب کارگر نیلین کوه سبیل          سر کوه سبیل کوه سبیل</p>	<p>۱۲۴          شمع بیغصال          زنجیر کبابین بر سر کوه سبیل          زنجیر چو کالی نیلین کوه سبیل          بانو چو کالی نیلین کوه سبیل          کب کارگر نیلین کوه سبیل          سر کوه سبیل کوه سبیل</p>	<p>۱۲۵          شمع بیغصال          زنجیر کبابین بر سر کوه سبیل          زنجیر چو کالی نیلین کوه سبیل          بانو چو کالی نیلین کوه سبیل          کب کارگر نیلین کوه سبیل          سر کوه سبیل کوه سبیل</p>
<p>نہجے چون سے بھی منہ موڑے چلے جاؤ          علی اصغر کو کمان چھوڑے چلے جاتے ہو</p>	<p>جنت بک جتیر بن کیا یاد ستم دیکھیں گے          علی اصغر کا لاشہ بھی ہم دیکھیں گے</p>	<p>کرد عاقبت کہ عاجز ہو گئے کارکن          رحم کر مجھ پر کہ سرد کا عزاوار ہو گین</p>



<p>۴۰</p> <p>جنت جبرائیل سے جبرائیل روشنی سے جبرائیل سے جبرائیل روشنی سے جبرائیل سے جبرائیل روشنی سے جبرائیل سے جبرائیل</p>	<p>۴۱</p> <p>سب سے پہلے جبرائیل سے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل سے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل سے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل سے جبرائیل</p>	<p>۴۲</p> <p>سب سے پہلے جبرائیل سے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل سے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل سے جبرائیل سب سے پہلے جبرائیل سے جبرائیل</p>
<p>دل داغ ہو گیا دل جان و رسول کا گھر پر داغ ہو گیا سبط رسول کا</p>	<p>خارون سے پوچھئے کہ کسی گل سے پوچھو حدہ چمن کے لئے کا بلبل سے پوچھو</p>	<p>اس عمر میں جہانم گذرے دن سختے کتاب خود شباب گذرے دن سختے</p>
<p>۴۳</p> <p>جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل</p>	<p>۴۴</p> <p>جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل</p>	<p>۴۵</p> <p>جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل جبرائیل سے جبرائیل سے جبرائیل</p>
<p>ابو ابی اکرہ سے توم بھر نکل پرک آنسو ٹھہرے تو نہ کسی کچھ نکل پرک</p>	<p>برباد اس طرح کوئی آباد گھر نہ ہو کیا زندگی کا لطف جہاں پاس نہ ہو</p>	<p>برس ہو تو وہ کہ ساتھ کسی نہ ملے گئے جہنم طلب ہو تو اکیلے چلے گئے</p>
<p>۴۶</p> <p>پری میں آنکھیں ملے اولاد الامان دل اور زخم خیز اولاد الامان وہ اسطر خط اولاد الامان وہ اسطر خط اولاد الامان</p>	<p>۴۷</p> <p>پری میں آنکھیں ملے اولاد الامان دل اور زخم خیز اولاد الامان وہ اسطر خط اولاد الامان وہ اسطر خط اولاد الامان</p>	<p>۴۸</p> <p>پری میں آنکھیں ملے اولاد الامان دل اور زخم خیز اولاد الامان وہ اسطر خط اولاد الامان وہ اسطر خط اولاد الامان</p>
<p>بیٹا نہ تو زلیست کا پھر کیا زار رہا جگر مگر گیا تو زبا نہیں کیا رہا</p>	<p>وہ زلف رخ وہ پبار کی باتیں کہ گھر میں وہ دن کمان بہن اور وہ راتیں کہ گھر میں</p>	<p>یہ درد تھا کما حقہ کہ دل ٹکڑے ہو گئے یہ حال تھا کہ روزیہ نہ دشمن بھی ہو گئے</p>

<p>۱۰۰ پیارے توحید علی السلام کے لائی جسم اس میں باوجود تمام کے توڑے تھے پاؤں تھوڑے کام کے دو تھوڑے تھوڑے بال تھوڑے کام کے</p>	<p>۱۰۱ جنگل کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے زینت کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے نہیں تھے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے جنگل کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے</p>	<p>۱۰۲ نہیں تھے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے خاک کی باد سے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے لب پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے جنگل کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے</p>
<p>فرات تھے بن علی اگر گذر گئے ہم ایسے سخت جان تھے کہ ایک نہ گئے</p>	<p>بیکس کو اس سے پہاڑوں کے پہاڑوں کے اتاقی تو دقت ہے مثل کشائی کا</p>	<p>ہر بار پوچھتے تھے پہاڑوں کے پہاڑوں کے شکوہ کیا علی سے نہ پہلو کے در دکا</p>
<p>۱۰۳ پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے</p>	<p>۱۰۴ پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے</p>	<p>۱۰۵ پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے</p>
<p>سرخا حسین بیکس تہا کی گود میں بیٹے کی جان بخی ہو یا کی گود میں</p>	<p>پانی پہ جنگ آگ لگی ہے یہ دہریں حصہ سپر کا کیا نہیں پاؤں گے ہرین</p>	<p>روئین دن ترپے میں راتیں گز گزین بستر تھاجس جگہ ادھی چرین مر گزین</p>
<p>۱۰۶ پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے</p>	<p>۱۰۷ پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے</p>	<p>۱۰۸ پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے پہاڑوں کے</p>
<p>محبوب ہم میں قاسم ہے پر کا روح سے شرمندگی ہو علی اگر کسی روح سے</p>	<p>بھر کیا کسی سے کام ہو سب جد اہوں بھائی کو اپنے لیے میں جنگل میں جاؤں</p>	<p>ہم کیا ہیں چیز ماٹھ بندھو یا گلاب سے جب میان گردن مشکلا بندھو</p>

<p>۱۲۰ نہاں گزشتہ جو بعد علی قلیہ دوم اوتھ جی بن سید بن جعفر بن ابی عامر سید خاں جعفر بن سید خاں سید خاں جعفر بن سید خاں سید خاں جعفر بن سید خاں</p>	<p>۱۲۱ تو تین تین تین تین تین تین کسان جو تین تین تین تین دیشیں جو تین تین تین تین بہار زرد جو تین تین تین تین</p>	<p>۱۲۲ سکین حسین حسین بولی بولیں بولیں بولیں نچو بولیں بولیں بولیں تر فدا و احصو کے مکر کوئی نہیں</p>
<p>بعد از قاضی در پیر ایما شریر فرزند فاطمہ کے جہانے پہ تیرے</p>	<p>ہر دکھ میں خوش ہیں وہ جہین خدا کا میر نہیں یہ سرتوانت خدا کی ہے</p>	<p>صدے گئی مدیر چلو یا بھ چلو لہذا تو لیلو مجھے جسطون چلو</p>
<p>۱۲۳ بین نور علیہ مصیبت ہے اس کے تین تین تین تین تین نعم ہمارے تین تین تین تین سید خاں جعفر بن سید خاں</p>	<p>۱۲۴ کیکے بانی سکندہ اساج لیچو وہ دور کہ تیرے گردن اساج ماقت نہ بھی کلام کی اس خدیجہ اساج دوبارہ تیرے کامر تین تین اساج</p>	<p>۱۲۵ تو کہرا تین تین تین تین کسی بی بی جعفر بن سید خاں پہلے تین تین تین تین تین اس وقت تین تین تین تین تین</p>
<p>ابن خری بن یہ سواری ہاری ہے بعد اوند رگوار دے باری ہاری ہے</p>	<p>کیا اس بلا کو بن سے تیرے سفر کا ہے صدقہ گئی تباہ ارادہ کدھر کا ہے</p>	<p>قاصد جو میر غلام کا خط لیکے آئے ہیں سکرانہ رخنو تین لکھائے جاتے ہیں</p>
<p>۱۲۶ تو کہرا تین تین تین تین کیا تین تین تین تین تین پارسی تین تین تین تین تین دینا عامر بن سید خاں</p>	<p>۱۲۷ تو کہرا تین تین تین تین تو کہرا تین تین تین تین تو کہرا تین تین تین تین تو کہرا تین تین تین تین</p>	<p>۱۲۸ تو کہرا تین تین تین تین تو کہرا تین تین تین تین تو کہرا تین تین تین تین تو کہرا تین تین تین تین</p>
<p>بھولنا یاد میں کسی کو حال غیر ہو اوسکی ظفر ہے خاتمہ جیسا بخیر ہو</p>	<p>ٹپے ہو یہ درجہ جو عنایت خدا کرے جسکانہ کوئی دوست ہو بی بی کیا کرے</p>	<p>تو جینے زندگی کی حالات دیکھ گئے دو تین گھر بھر ہو کر اکدم میں لگ گئے</p>



<p>۱۲۱          حسین کی بیٹی زہرا          کی عرض سب کا دل چاہیہ          تنہا حضور نے یمن باندھ کر رکھا          صاحب کمان پر نئون الادب</p>	<p>۱۲۲          بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی          سب کا دل چاہیہ          سب کا دل چاہیہ          سب کا دل چاہیہ</p>	<p>۱۲۳          حسین کی بیٹی زہرا          کی عرض سب کا دل چاہیہ          تنہا حضور نے یمن باندھ کر رکھا          صاحب کمان پر نئون الادب</p>
<p>۱۲۴          ایسے یمن جو دیکھ میں جا رہا ہو          اپنے مراد کو لے لو لگو لگی میں اس کے</p>	<p>۱۲۵          آئے تو چپ کے آئے گئے گئے گئے          باتیں نہ پیا کی ہو یمن نہ کچھ گئے ہوئے</p>	<p>۱۲۶          زہرہ نہ ہو گا دل مرا کوڑھی جاوے          اب تو کوئی گھڑی میں یمن بھی نہ پائے</p>
<p>۱۲۷          اجان فاطمہ مراد رکھ گیا          رانی زبکی کا سہارا رکھ گیا          وہ تین بیٹیوں کا سہارا رکھ گیا          سید بنو حنی</p>	<p>۱۲۸          گزشتہ خطا یمن میں تصدیق ہوئی          رانی یمن کی فاطمہ زہرا ہوئی          رانی یمن کی فاطمہ زہرا ہوئی</p>	<p>۱۲۹          جلاوین ہم کو دنیا چھوڑ گیا          دید جو اپنے لال کو دنیا چھوڑ گیا          مسکندہ کو یمن کی فاطمہ زہرا ہوئی</p>
<p>۱۳۰          مری ہوں اپنی مریسی تد کو دیکھ لوں          اک بار پھر شبیر محمد کو دیکھ لوں</p>	<p>۱۳۱          تکلیف گر چہ ہو گئی شہر مشرقین کو          لے آئے مناکے مرے نور عین کو</p>	<p>۱۳۲          خیرے حلق شاہ کے گئے کا طور ہے          بستی اوجر کے تخت او جڑ کا طور ہے</p>
<p>۱۳۳          دہ گوارا اور اجاڑا کھڑا رکھ گیا          بیوں میں گیسو دیکھ کر جانیں چھوڑ          جگہ خوبیت جو عرض نہ ہو جانیں چھوڑ          جو خوبیت میں نہ ہو جانیں چھوڑ</p>	<p>۱۳۴          باقی بی بی بی بی بی بی بی بی          بار بار جانوں کمان جو جان پیر          باقی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۱۳۵          دہ گوارا اور اجاڑا کھڑا رکھ گیا          بیوں میں گیسو دیکھ کر جانیں چھوڑ          جگہ خوبیت جو عرض نہ ہو جانیں چھوڑ</p>
<p>۱۳۶          تڑپے گا دل تو لیکے اجازت حضور سے          میں دیکھ لوں گی در پہ گھڑی ہو کے دور</p>	<p>۱۳۷          ہر دیکھ میں صبر کرنے ہیں جو حق نشان ہیں          جسے تعین نہ تھا وہ اب اسکے پاس ہیں</p>	<p>۱۳۸          کچھ حق میں اس کلمہ کے فدا کا بیٹے          صاحب کسی جگہ بھی بھلا کے جائے</p>

<p>۱۲۳ مین مین کیندین تے تھو ارام شہسوار کیندین تے تھو ارام بائیں کیندین تے تھو ارام شہسوار کیندین تے تھو ارام</p>	<p>۱۲۴ سید انبان لکین لکین لکین سید انبان لکین لکین لکین سید انبان لکین لکین لکین سید انبان لکین لکین لکین</p>	<p>۱۲۵ سید انبان لکین لکین لکین سید انبان لکین لکین لکین سید انبان لکین لکین لکین سید انبان لکین لکین لکین</p>
<p>بندی چلی ہر شام کو آل رسول کی دیکھو یہی ہو ہے علی و بتول کی</p>	<p>چو تھا فلک مینا سر جلو خانہ نیکیا نور شہد شمع حسن کا پروانہ نیکیا</p>	<p>جلو و دکھا ہی تھی ضیا ہاتھ پاؤ نکلی اک چاندنی کبھی ہوئی تھی ہتھ پاؤ نکلی</p>
<p>۱۲۶ زینب کو دیکھو نہ چلائی نہ دوزال زینب کو دیکھو نہ چلائی نہ دوزال زینب کو دیکھو نہ چلائی نہ دوزال زینب کو دیکھو نہ چلائی نہ دوزال</p>	<p>۱۲۷ ملکہ سرور در چہ شاہ غور ملکہ سرور در چہ شاہ غور ملکہ سرور در چہ شاہ غور ملکہ سرور در چہ شاہ غور</p>	<p>۱۲۸ علی تھا فلک زینب تھا سید علی تھا فلک زینب تھا سید علی تھا فلک زینب تھا سید علی تھا فلک زینب تھا سید</p>
<p>رواؤ تو نکادارث و والی الہ ہے دیکھو ڈگے نہ پاؤں کہ مشکل کی راہ ہے</p>	<p>پھر تھا سرور چہ سلیمان جناب کے سایہ تھا ایک پچ مین دو آفتاب کے</p>	<p>نقش اس قدم کے چاند سے دشن و پذیر بجڑے آفتاب تو لکے سہند ہیں</p>
<p>۱۲۹ لو اولیٰ عاشق اقبال کے روئیو لو اولیٰ عاشق اقبال کے روئیو لو اولیٰ عاشق اقبال کے روئیو لو اولیٰ عاشق اقبال کے روئیو</p>	<p>۱۳۰ نقش کی تھی صدائے شہناز نقش کی تھی صدائے شہناز نقش کی تھی صدائے شہناز نقش کی تھی صدائے شہناز</p>	<p>۱۳۱ نقش کی تھی صدائے شہناز نقش کی تھی صدائے شہناز نقش کی تھی صدائے شہناز نقش کی تھی صدائے شہناز</p>
<p>لٹے مین ممبر کتا ہی مین چاہیے رونا بشر کو خون الہی مین چاہیے</p>	<p>یارب ناد خلق سے امن و ان کہ ہے جب تک مین ہے یلام زمان نہ ہے</p>	<p>باہم طور کہتے تھے کپک درسی آئیہ گھوٹے چراغ پاتھے کہ بیک کپی ہی ہے</p>



<p>۲۴۷</p> <p>کجا جگہ ہر سب تو رکاب خاک و خاشاک زین کا دامن مغل کا چنگ زنی لال پکڑتی تھی ہر رکاب معلقہ خانہ و کھو یا جلوہ رکاب</p>	<p>۲۴۸</p> <p>چار دن چوٹے درخشاں غل لال کھیلین سکا شہر میں بال کیتے نہ پاں جو سے کھیلنے میں بال چھوٹے چھوٹے جھوم جھوم</p>	<p>۲۴۹</p> <p>لوب سوار تلے نہ اسکا بار تھامی رکاب کون نہ پاؤں دنگار دکڑن میں کرتے ہیں قیدیں اودا رنج و کجیہ میں نیک دوزگار</p>
<p>۲۵۰</p> <p>فرارک تھے کہ کوئے ہو تھا عقاب پر زمین پر تھا ابرو پوش کہ ابراقاب پر</p>	<p>۲۵۱</p> <p>رستہ میں یاد گیند غلی رواق کے دلدل کی تیریاں میں طالع بران کے</p>	<p>۲۵۲</p> <p>سب دہر میں ابن علی سے جلاہو جو تیرے گرد رہتے تھے وہ دوست کیا ہو</p>
<p>۲۵۳</p> <p>خوشحال بن جو ہر رکاب زردن زونے میں تارے عجب معتاق کاب سوار دست شکار گردن میں ہاتھ باکے میں پیر</p>	<p>۲۵۴</p> <p>سینہ کا دنگ کھٹکے عجب گردن میں کشتن غل لال کا اور اسپر بند جاذر در باد بعد تو کہیں نہ جلیجی کسی جگہ میں کہیں نہ</p>	<p>۲۵۵</p> <p>سب دست خال غل لال کے گردن خوشحال بن جو ہر رکاب خوشحال بن جو ہر رکاب خوشحال بن جو ہر رکاب</p>
<p>۲۵۶</p> <p>مازان ہر خود رکاب کی پاؤں کو دیکھ کر بل کر رہا ہے خاک پر سائے کو دیکھ کر</p>	<p>۲۵۷</p> <p>سرعت ہی ابر کی تو طاقت ہوا کی ہے اتنے مہر فرس میں یہ قدر خدا کی ہے</p>	<p>۲۵۸</p> <p>جبت ذکر خبر پاس میں مرنے کے ہوئے سب میری دست میری عرض انور دنگ</p>
<p>۲۵۹</p> <p>تو زبان اور دھنیم نکا کے بامال کے شہر کو پاؤں کے خاک و خاشاک کے شہر کو پاؤں کے خاک و خاشاک کے شہر کو پاؤں کے</p>	<p>۲۶۰</p> <p>دونوں کنوئیں جو ہمیں لال سوچن تو ایل بنیم کہ طلب اسکا کیا بان نہ پاں جو کو چاہتا ہے نوا جی صاحب لاسیف و لاف</p>	<p>۲۶۱</p> <p>نہاں ایک رستہ خلیج کا اگر دھنیم اور سب میں زونے عجب اکیسین خان ہو گیا میرا کچھ سب دوزخ و جہنم میں بھی سیدی ہو</p>
<p>۲۶۲</p> <p>رگھو قدم تو زنگ میلا ہو بھو لکا پیاد فرس ہر رکاب و دش سول کا</p>	<p>۲۶۳</p> <p>افسوس ہل شام کو کچھ پیش دس نہیں ہو قاصدین ساہنین مجا فرس نہیں</p>	<p>۲۶۴</p> <p>اس گرم جتنے گھرم دہ سب چرخ میں میری تو اک کچھ پہ اٹھارہ دلاخ میں</p>

نہ جواز کچھ پہلے کہ جپ ذکر ہوئے



<p>۷۷۷ غل غلامیں ہوں میرا لاکھ کھیلو بانت پریش و شوق طوری کھیلو پڑھ کر درود و سورت مولا کو دیکھو بالا دی رحل مصحف نہرا کو دیکھو</p>	<p>۷۷۷ ہونچا چوہا میں تھکودہ سوئی لاکھ لال کا پچھل رز ننگیے عوض قال ٹوٹے جو ہو پچھ تو کپاری و خصال جگا کو آراش میر الی کچا جلال</p>	<p>۷۷۷ دن کچا ہو چکا اودھو سلوان نکھٹا نشان خلالت نشان ہے سریا میں گزرا ام زمان ہے جج جج کہ قطب کو دین کما ہے</p>
<p>۷۷۷ پایا کسی بشر نے نہ پایا ہے خلق میں قرآن انھیں کیواسطے آیا ہے خلق میں</p>	<p>۷۷۷ دیکھا جو عجب قبلہ عا بہ مقام کو علموں نے جھک کے باختر برا سلام</p>	<p>۷۷۷ سربھی کٹے اگر تو نہ پچھے قدم میں کعبہ کہیں ٹہا ہے توشاہ اہم میں</p>
<p>۷۷۷ عربین میں گزرا سار کوئی کچھ پایا جلوس میں ملحق زائے ہے جبریل میں خجالت کا دفر ہے کچھ چھو کے میں جبرئیل میں کچھ</p>	<p>۷۷۷ پڑھ کر دلفینے دی آدھ دیکھ نہیں تر و ذیل سعاد کے بہا آواز دی غلٹے کہ اوجاں غواہ تا پاؤں ہے تارہ اقبال غواہ</p>	<p>۷۷۷ نکھٹا چوہا میں تھکودہ سلوان نکھٹا چوہا میں تھکودہ سلوان نکھٹا چوہا میں تھکودہ سلوان نکھٹا چوہا میں تھکودہ سلوان</p>
<p>۷۷۷ لپٹے ہیں پھول دادی عنبر مرث میں دولہ رات لیکے چلا ہے بہشت میں</p>	<p>۷۷۷ زہرہ عدد کا آب کلیجہ لہو رہے ہر معرکہ میں تیغ علی سرخ زور رہے</p>	<p>۷۷۷ بجدری ہو تو لو کرتے تھے ساکن کشت ہنسنے نہیں تباہی سے بہشت کے</p>
<p>۷۷۷ دہ در دلفوزدہ زلف کھانچا کھانچا گو کیا نصف شب میں نایان ہوا ابو کی زلفا سے زہر عذاب ہر چھین ہے ترش و دھچکا</p>	<p>۷۷۷ نیز زہن میں کچھ گارا جو بیک باجا نہ دم کے گاؤں میں کچھ کھانچا شاہ قیامت کی زین میں کچھ کھانچا نیز زہن میں کچھ گارا جو بیک</p>	<p>۷۷۷ غالی سیا علی تھو تھو جاکھ غالی سیا علی تھو تھو جاکھ غالی سیا علی تھو تھو جاکھ غالی سیا علی تھو تھو جاکھ</p>
<p>۷۷۷ بتلی کا سب سب پہ عیان ہے خدائی میں بیٹھا ہر شیر خوک کو لیکے ترائی میں</p>	<p>۷۷۷ غل عا اولہ چلی میں حسین استین کو یا بوزراہ آکے کچا لوز میں کو</p>	<p>۷۷۷ سب سے بنی کا رتبہ اعلیٰ ہو دیکھ لو شیر خدا کی شان موبالہ ہے دیکھ لو</p>

<p>۱۰۰</p> <p>زار گرد و تپہ تھار سوار غنی نیک جلی تھاکہ پرستش میں ناغی اسلام کے چین میں بھی یہ بار غنی غرض کی وجہ میں اہل سکون کا غنی</p>	<p>۱۰۱</p> <p>مٹھن بشت باغ لایچ بول تپ مٹھن دلا کر و سیمبر رسول تپ جہم و دشمنان علی نقیول تپ عجالت و نہایت نیک نفعول تپ</p>	<p>۱۰۲</p> <p>وہ نہ جانتے تھے جباری کس مالہ دلی پرستے حکم مٹھن کس مالہ نابی چنگ یاسون و دیابو تپ پیر میں کی گھر تھالے کس مالہ</p>
<p>چراغ کا نور نسق و نور گناہ کا ڈ یہ نور کب تھا شہد ان لالہ کا</p>	<p>پھر کیا ادا زکوۃ بھی گرج محبت کی شرط قبولیت دلا اہلبیت کی</p>	<p>سیراب لڑکے بغیر سو لوار پ فرین اولاد فاطمہ نے یہ جب اوزیرین</p>
<p>۱۰۳</p> <p>کے تین تین سے اذان کی شہرہ دراخت صمدی بنی ہات جہد بیکر از سے پن کو کم آجہ آید سب سے پیشکش ہو چھوچھو آید</p>	<p>۱۰۴</p> <p>غوث جہانگیر سب کو بار دلا زوی تھا کر و گشت نشہ لا قانے دی پیشی بنی سے تیغ زد سر بانی دی کچھ سے بھی سوا ہیں حرم خانہ زوی</p>	<p>۱۰۵</p> <p>کچھ کچھ</p>
<p>تھوگ جس طریق سے پھر تو فروش پر ہم یوں ہلک جھپکنے میں جاتے ہیں موشن</p>	<p>رہے پندر سب خدا کے دلی کاہے بجدرین ایسے کردہ مولد علی کاہے</p>	<p>امت بنی کی آہ یہ سفاک ہو گئی بس آج آبروی فلک خاک ہو گئی</p>
<p>۱۰۶</p> <p>کھینچ کر دی خدا جبریل جیا کو خادو کی طرح آئی جبریل شہر میں خلق میں آقا سے جبریل سکھائی غامدی کو غنا کی جبریل</p>	<p>۱۰۷</p> <p>کیون ظالموں کو کیا انہیں پوچھیں کیون غوث کی باتا انہیں پوچھیں کیون شہنشاہ دار انہیں پوچھیں کیون جالبو الام شمار انہیں پوچھیں</p>	<p>۱۰۸</p> <p>نیکو بے بازاری نماں پر شہر ملنے میں اوس جگہ سے جو بے شہر عاجز علی کے سامنے تھکا ہوا شہر فاتحہ جی کے سامنے تھکا ہوا شہر</p>
<p>شاگردی علی سے سزاوار جب ہوئے جبریل تب مقرب درگاہ رب ہوئے</p>	<p>سید یہ ظلم کو منی یہ رسم دراہ ہے کیا میہمان کو پانیکا دینا گناہ ہے</p>	<p>بسان کر بلان میں ہوا یہ بری چلی پانی طلب کیا تو لگے پچھری چلی</p>

<p>۱۲۸ شکریان شاہ نصیب جوئے سحر کجا کستون لبی بھیر چو کہ سنجہ کی بجایا از صفہ نین مشورہ مٹھا کہ ہوا سیون ہم رسول حق کے راستے کو</p>	<p>۱۲۹ تینچ دوسرے کو کہ صفہ نہ کجا کباہیں کس طرح مخفی نہ ہوئے آدھو کی طرح جو نہ ہو چھپا ہوا سب کچھ گر لڑتے ہو چھپا ہوا</p>	<p>۱۳۰ پڑتھا کہ تیرے اس پہ تنبی کر لڑتے ہو تیرے اس پہ بھڑکے ہو سکا شمشادین کیا ہے جلی گری صفو غصہ کا کجا</p>
<p>خمر کر کے گردین عمر و شمر فل گئے فولاد نرم ہو گیا پتھر گھل گئے</p>	<p>دنیا سے وقت عصر گزرا ہے ہر طرح حاضر ہوں ہر طرح میں کہ مرنا ہے ہر طرح</p>	<p>چمکی علی کی تیغ جو دشت معافین پریان چھپیں خمبے میں کمرغ قافین</p>
<p>۱۳۱ تو دل سے پہلے پیر سونے کجا ہاں جلدی حکم کر چکین بلیا ہوں سب صفو نین مار شمشادین یافج میں نہ کوئی شاہ کا صلہ</p>	<p>۱۳۲ کہ نہ سر نہ جان کو ہر جان بختی ہاں حکم کر لگا کو ہاں بختی شکل ہر موافق اسان بختی چہرہ کیا در لاکھ کو کیا بختی</p>	<p>۱۳۳ کجا ہے اس طرح ہوتی تیغ در کجا کجا ہے سواد شمشادین بختی نہت کا تیرے کجا جلد اور کجا محل بد انتھالی بختی و ظفر کجا</p>
<p>منظوم حسینی پہ دل لکڑے ہو تو ہیں ان کا ذکر کیا ہے کہ گھوٹے بھی دتے ہیں</p>	<p>اس محرکہ میں گھیت پڑے ہیں اس طرح بچے ہمارے تھے لڑے ہیں اسی طرح</p>	<p>تیغ کشیدہ دست شمشادین ہے طو مار ہاتھ میں ہر لفظ نہ کر میں ہے</p>
<p>۱۳۴ ہاں جلدی حکم کر چکین بلیا خاموش ہوئے شمشادین اس طرح جلد نین بھر کر کے بھڑکے رونگھی آدھو نہ نام شمشادین</p>	<p>۱۳۵ لڑا نکل کے ایک ایک گریک نامدار ہوں جی شمشادین شمشادین نخلا آدھو ایک آدھو شمشادین میں جی الامان کا غل شمشادین</p>	<p>۱۳۶ نہت شمشادین شمشادین گواہ صفہ شمشادین شمشادین بہن شمشادین شمشادین جھو کہنے کجا شمشادین</p>
<p>بھاگو ہو پو پو یہ صدای سپاہ نے بابی سے منہ نکالا ہر مار سیاہ نے</p>	<p>بیدین کا ساتھ دیکے حمیت کو کھو دیا تھے تو کج نام عوب کا ڈو دیا</p>	<p>آواز الامان کا پھر برین پہ بھٹی بڑھ کر جو برین پھر صفت اول شمشادین</p>

<p>۱۰۰ بہو چو شل شہر چکر اور اور سگر سے خان سے چکر اور اور آبا گراؤں جو چکر اور اور دھواں لگا ابرہہ گیا چکر اور اور</p>	<p>۱۰۱ جس کے چکر شہر شہر سب کے چکر شہر شہر چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر</p>	<p>۱۰۲ چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر</p>
<p>جا رہو بھتی کر سیف میان مصافحی دیریا کی راہ حملہ اول میں صاف قحی</p>	<p>تیزی یوں ہی زبان نغور کو پھینے پاس آبرو کا صاحب جو سر کو جاسے</p>	<p>کھینچے ہو سر سے نازنگ و صنگ تھا راکب تھا نہ فرس تھا دین تھی نہ تنگ تھا</p>
<p>۱۰۳ بہو چو شل شہر چکر اور اور سگر سے خان سے چکر اور اور آبا گراؤں جو چکر اور اور دھواں لگا ابرہہ گیا چکر اور اور</p>	<p>۱۰۴ جس کے چکر شہر شہر سب کے چکر شہر شہر چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر</p>	<p>۱۰۵ چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر</p>
<p>پانی سے جل بچا تھا کوئی کوئی نار سے اگر قی یقین میں بھلیاں ایک ذوالفقار</p>	<p>غصے میں قتل برق قرار اسے کم لیا لاکھوں میں ٹھونڈا کر اسے مارا جو دم لیا</p>	<p>قبضے میں اسے تیغ نہ دتا فریا تھین کیون دیدیے ہاتھ کو بیگلے ہاتھ میں</p>
<p>۱۰۶ بہو چو شل شہر چکر اور اور سگر سے خان سے چکر اور اور آبا گراؤں جو چکر اور اور دھواں لگا ابرہہ گیا چکر اور اور</p>	<p>۱۰۷ جس کے چکر شہر شہر سب کے چکر شہر شہر چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر</p>	<p>۱۰۸ چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر چکر شہر شہر شہر</p>
<p>بھاگین کر ان صفوں کو ہم آراستہ کریں ملت جو تیغ دیکر تو دم آراستہ کریں</p>	<p>دم میں نہ وہ خورد نہ وہ خود سری رہی بحرم دہی رہا یہ خطا سے بری رہی</p>	<p>مرو بہ بھی غیب کی نورش بجا تھکی ابنا ریو کو آتش دوزخ جلا سیکی</p>



<p>۱۱۱ جنگ کربلا کی تیغ صفدر قدسی گاری گو کیا کہ بن سبط شاہ خجنگ گری آباد دھو خدا کا غضب جیلان گری سج گرا رہے ہیں پراصف پری</p>	<p>۱۱۲ باطل کو حق سے جبر شریک جبار علمت کو دینے شب کو سحر جبار یون کفر دین کو تیغ دوسر جبار سرو پاکف کو رو کر دوسر جبار</p>	<p>۱۱۳ اگر انفق خلق میں رہا تو چلی سنت حسین پہ سبکدوشا علی یہ نصیلت کی جان دو اللہ کا دلی دو لہ جائز ہے جی دد عالم جلی</p>
<p>سینی چلی کہ سیف صف کارزار پر گھوٹے گرے پیادو نیم پیدل سو آپر</p>	<p>ہارے اڑے دم میں سپاہ شریک قرآن ذو الفقار جہاب امیر کے</p>	<p>خزنجار دین پسر قاطع ہوا۔ جیدر سے ابتدا ہوئی یان خاتم ہوا</p>
<p>۱۱۴ خدا کی شان اور جلال جبار خال اور گری جبر کو دیکھو دیکھو دیکھا ہے دما بین دین بوزیر فرار تھے یہ فرس لاجواب</p>	<p>۱۱۵ بشاہ کو اپنے احسا کو کیا دیا نہی شہنشاہ اس جی پو تیغ آبدار باز برباد ہوئی ہے اس کا سر کیا وان مع ذو الفقار کی تھی تیغ</p>	<p>۱۱۶ دین سے ایک فریب شریعت جبار دین بیکین کفر کی عیبت جبار ایمان کے راستے کی خلات جبار</p>
<p>پتلی جدمو سوار نے پھیری یہ دھال گیا اوترا براق بن کر ہی ہو کے اڑ گیا</p>	<p>اس غوا غلابہ زبان بھی رکی رہی یہ کیا فتنی ہو کہ گردن جھکی رہی</p>	<p>اس دبیر کو زیر کیا دم دشام کو حکم جہاد پھر ہوا نو امام کو</p>
<p>۱۱۷ جگر صفوں میں ترس سوار اڑا گو ایسا ہی وجہ شرف چار سو اڑا میلو اسی جلی خنجر عدو اڑا نظام اور زعم سطلق اڑا</p>	<p>۱۱۸ خال کو گری شرف تو آٹا رہا حاکم کا آپ دہو درشا ہوا رہا زر گری مع قلع کا کیا اعتبار کہد جی خود شک کی طاقتوں غبار</p>	<p>۱۱۹ خود غرے جبار دیکھ کے سامنے مع زدمے نقش آرا دیکھ کے سامنے کیا نہ تھا دیکھو تیغ جبار دیکھ کے سامنے بڑھے کوئی کچھ دیکھ کے سامنے</p>
<p>ہر دم بڑھی بریں ہی گھاٹ اسکا نام ہے اسکو صفائی کہتے ہیں کاٹ اسکا نام ہے</p>	<p>بد مغز کو کمال کی دولت خدا نہ دے خالی ہو جو کہ طرف وہ کیونکر صد نہ دے</p>	<p>اللہ کا غضب ہے جانے ہو کر خوب لو ہو کہو ذو الفقار کے مانے ہوئے خوب</p>



<p>۱۳۱ اگر روئے غلام افواج رو سیاہ مکرتے تھے پستی بھی جلتے کی راہ غل خانچاہ و دو چہن آسمان دنیا ہست رسول کی بولی کر چاہو</p>	<p>۱۳۲ من کیا لو غلام غم کو جو کھنکھو باز کے غم میں لو کی بھی جو کھنکھو سرخ بہ رنگ جو ہے نئے سے جلد سر</p>	<p>۱۳۳ بارہ تھے چار غول جاکر سنگ اک صف تین تین چلتی تھیں نزدیکہ دار ہو تھے ایک صف میں چار چلتے تھے ایک صف پہلی چوٹی</p>
<p>۱۳۴ بخت و خطا یہ کام ہے مولا ثواب کا حد و حد سند عرب کی جناب کا</p>	<p>۱۳۵ حسرت ہے یہ کہ تیغ تھے تن پاش پاش ہو جیب فوج ہو تو پہلو اکبر میں لاش ہو</p>	<p>۱۳۶ زہم اگر پہنچی علی علی اللہ تھے تھے یہ دار سب بنی کے کچھ پہ چلتے تھے</p>
<p>۱۳۷ آتش میں سنا بول غلام کا نام پاک و دھارے میں کس کی حاکم فرمانہ لگا خاتم سے نظام کلیں مبین مظلوم شہر کا نام</p>	<p>۱۳۸ جاکو نہ غلام میں سنا نہیں حکام جاکو نہ غلام میں سنا نہیں حکام زیبا سے ابغور میں سنا نہیں حکام ماضی سے غلام میں سنا نہیں حکام</p>	<p>۱۳۹ وہ دودھ کا بکری اندر وہ بن بن جھیلو نہیں نہیں تھے غور میں دیکھی جا سو تھی صلابت کا خان غل خان صاحب کے لاش میں</p>
<p>۱۴۰ کیا چیز تھرت بات پہ ہلوگ کرتے ہیں دیکھو اس اختیار پہ پون ہر کرتے ہیں</p>	<p>۱۴۱ بیسے ہینن زمین پہ خزانیکو گار لکے موت آئی اولہ کھڑے ہو وامنکو جھار لکے</p>	<p>۱۴۲ آدھی میں خاک ڈھکی گھوڑی لکے آوار لے لے لے کاتی تھی دشت سے</p>
<p>۱۴۳ آتش میں آتش و دشت و دشت تنگ و میدان و دشت و دشت آج کل کے دشت و دشت کین تھا مہربان ناز و زور جو</p>	<p>۱۴۴ پلٹے کے جاکو جو رو سیاہ آہ گھر میں گھر میں گھر میں گھر میں آتش میں آتش میں آتش میں آتش میں والا کہ جاکو آتش میں آتش میں</p>	<p>۱۴۵ بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی جیدر کا بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی بلی</p>
<p>۱۴۶ جن دکن میں الہ بن عثمان عود میں کندین یہ سب کہ ابن علی بیعہ و دین</p>	<p>۱۴۷ سب کچھ تھا اختیار پر مجبور ہو گئے شہر میں سے تا بقدم چور ہو گئے</p>	<p>۱۴۸ بھٹکے تھر دین سے جیتنے فیاضی میں خل تھا لڑائے گزرا ہے قرآن زمین پر</p>

[illegible]

<p>۱۱۱ کتنے لگا کر کے وہ دھڑکیں لگام ایک کھنڈ سے وہ ہوشیار دیا خدا نے خلق کے ہر شے کا تو سب سے اہل پیغمبر</p>	<p>۱۱۲ ہر جا پر کتا پودہ شاہین پاس کی عین سلام علیک مولا جو پیکر پودہ دریاں نہا ہوا کہ ہے تراوی خاشاک</p>	<p>۱۱۳ دو جا جو ہے شوقین چو شوقین حسرت ہی نصیب کی یاد دی اگر پہلے تو ہوں تجھ کی بار بار منظور ہوں ان بڑی کا ہر سفر</p>
<p>۱۱۴ اوسے شہر و رنجین خوف خدا بین جلدی کل چلو یہ ٹھہرنے کی با بین وہ جا کا دم لیکے یہ جا کا نامور منظوم کی دعا بین عرب لکھا اثر وہ بندہ بندہ حق کی حق پر آری جو رہا من کا لٹا باز ہر</p>	<p>۱۱۵ نوعی آدمی کی غلام شہر و الفقار ہوں بیکس کی نینو ہوں غریب الہ یار ہوں کلی جو سال بھر جا پوچھی جان کلی کہ کہیں تباہ بین خادم کو بین تباہ آج تک تیرے دور دروغ پر ان شاعری کے چلا تھانہ پر</p>	<p>۱۱۶ بھاؤ لگا دو یقین میں اگر سوخت میں اسے میں تو آئی تو سوچا بہشت میں ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام</p>
<p>۱۱۷ نیو بین اسے پاس چلو خدا کرے آسان ہوں سگین کہ یہ بیکس دعا کرے بائیں کر کے بجا دہ سیر لاؤ کو کو کہ کچھ کے روتا تھا دیدم بافزار دعا کہ کچھ لکھا تھا رہے بین بین ہر بین</p>	<p>۱۱۸ خاتر بین ہوئی ہر بھارت غلام کی لوٹا ہے راہ میں مجھو فوج شام کی ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام</p>	<p>۱۱۹ حیدر کے جان دول میں شہر مشرق میں صدف میں او جگہ کے دی تو حسین میں ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام</p>
<p>۱۲۰ آجکھین لکھ کچھ تو بین اہل غلام پر یہ سبے حق میں مصحف ناطق کو خاک پر سر پر پی کلا ہے اور آگ لباس ہے پر ہوں نئی کہ دوت دین میر پاس ہے</p>	<p>۱۲۱ دیا ہوا اور فاطمہ کا نور عین ہو دیکھوں انھیں میں صبح و سلاست میں ہو</p>	<p>۱۲۲ ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام ہر جا کے کہ نہ بین کیا کام</p>

<p>۱۵۴          دین بہت اہم ہے بن اور دست نہ          است دعا کہے کہ کہیں جگہ جو نہ          رنجت میں جو اور خیرین کا کہیم          غوث آفرین ہو جی پوچھیں</p>	<p>۱۵۵          بان تونے ہی بنگلہ دنگار          بگلتا کہیں ہزاران اکین ہزار          ہر دم میں اپنی تری کو بنگلہ          تری طے لے میں بنیں چھو کر دیا</p>	<p>۱۵۶          مولات اپنے بول کے بلا لہ لکھیا          لے آؤ دور کو کہیں نہ میں جگہ باب          کچھ زبان خشک ہو رہا تو باب          لے لہا کے سر نہ سناں جاب</p>
<p>نذرہ بن کر حسین تو نذرہ بن چارم          یار یا میں کہیم کو عطا کر ہزار دم</p>	<p>شکر خدا سفر راہ نواب ہیں          اب پر کو چ میں نہیں پادر کا بین</p>	<p>ابن شہار تو کہے کیا جو نگا میں          سب پیاسے مگر گئے ہیں پانی بگوین</p>
<p>۱۵۷          ایک پر شاہزادہ جو مثل مصفا          شہر میں جس کی مثال کا جا جا          بانگ وادوں والا میں جو وہ تھا          سایے میں شہر کے او سک لگا تھا</p>	<p>۱۵۸          کہیں کہیں جو غنہ گذر گیا          خالی ہو غنہ سے شہر شہر گیا          دنیا سے دور میں وہ گھر گیا          دنیا جو ان قتل ہوا جاتی گیا</p>	<p>۱۵۹          در کا جو تھی جو بے سر گیا          پیدل آ رہے تو وہ جافسے گیا          نافہ بھی ترانہ آقا دہ بڑا          ریل کو جس روئی کے نو کوئی دیا</p>
<p>اوس شک گل سر و زرخانی ہلا ہے          یار چین حسین کا چھو لا بھلا ہے</p>	<p>بنتی نہیں جب آتی ہے منت بکا پور          کرے ہو کر پڑے یہ مصیبت پکار</p>	<p>حاضر ہے جان و مال کہ ہر مہمان تو          بھائی ہاے گھر کو ہی اپنا جان تو</p>
<p>۱۶۰          ہنکے آ رہے سافے مثل          پھیلے کے دونوں ہاتھ کہا آگے توں          بان جاتی ہے وہ نہ ہو جابا بگل          اسد بنگیا تو ایسے بادل</p>	<p>۱۶۱          تیرے بات حال کہ زخون جو تیرے          جگہ میں موت آتی ہے جی سو دیر          آج کا رہنما رہ غفور ہوں          عالم ہر سنی ذات کہ میں بقیہ ہوں</p>	<p>۱۶۲          اب اب بھی تو ابھی سو در بھی ہے          جو جو ابھی ہے اور سنی بھی ہے          غفور بھی تو ابھی ہے سو بھی ہے          گریہ کام کے تو حاضر بھی ہے</p>
<p>خاقت کلام کی نہیں پایا یہ ضعف ہے          چہرہ ترانہ نہیں آتا یہ ضعف ہے</p>	<p>کہنے میں بات اتنی ہے کہ چھ گلا نہیں          دن تیرے آج کہ پانی ملا نہیں</p>	<p>یکس ہوں لو کہ ج بہ عالم مقام ہوں          شرانہ تو کہ میں بھو علی کا غلام ہوں</p>

<p>۱۶۱۱ آقا جو عہد ہی آقا مہر علی ہے بزرگ طیب جو دیکھا وہ بھی ہے جو بزرگ حق بھی مولا رہی ہے جہاں علی کے حصے میں حصہ رہی ہے</p>	<p>۱۶۱۲ تسلیم دوش کی توہ بہتے غلام نیکی علی جاکے سینا دل سپام آتشیں پور درو سبب سے ہوا بیگانہ میں کہیں غریب بھی ہوا بیگانہ</p>	<p>۱۶۱۳ نور کا چمکنا ہنسن اور ہنسن کی محبت سچی دیکھا اب تو بھوڑا دیکھا جلو کو دکھا رہا مجھ کو عربین بیکار تری ہیں کہ تنگ</p>
<p>۱۶۱۴ یاں مال غیر کن میں تعز نہ چاہیے ہم پسین دوست کو کونکھ نہ چاہیے</p>	<p>۱۶۱۵ تہا ہون و دشمن ہنن خیر کے لیجئے ہنگام فرج گو دین سر کے لیجئے</p>	<p>۱۶۱۶ پردہ اٹھے ہوئے میں نادر دجانی ہے گردنے دھماکی صدا جگواتی ہے</p>
<p>۱۶۱۷ دیکھی عجب غایت سلطان کو در رو دیکھا وہ دسار جھکاتے سر دلے کہنا خدا کا دل تو خوش ہے ارحال میں غریب آ رہی ہر انداز</p>	<p>۱۶۱۸ شکریاں شاہ دعا ضبط کی شاہ آتشوں کے سر پہ کیا باد صبا دلے کہا کہ اب ہر لب باہم جواب سیکھیں کام کو کہ میں بھی جواب</p>	<p>۱۶۱۹ گلبرگے بوٹا کہہ مان مان تھکا شاہ کے لیے رات بے کاغذ کو جا بیچارہ حال ہے آج جان دنی تو کیا اگر جہاں تو ہے خدا و ترے رخصتا</p>
<p>۱۶۲۰ دیکھی تیاہنن ہیجبت نہ بھائی میں اتک ہن اسطر کج بھی بند خدا میں</p>	<p>۱۶۲۱ احسان کا یہ عوض ہو کہ احسان کیجئے اب سر علی کے نام پر قربان کیجئے</p>	<p>۱۶۲۲ دامن کو افسوس نہ ہو جگرتی ہو راتوں بیٹی ترخا ترخا یہ روتی ہو راتوں</p>
<p>۱۶۲۳ موتوں کی صورت ہے بھی ایسا کہتے آٹھائے ہر قدر حق میں دیکھا یہو چاہے عجب قوری برافرا مولائے آسمان کا طرف دیکھا</p>	<p>۱۶۲۴ حضرت سر عرض کی کہ خاں کا غلام ہیں جی جگہ بہت ہی نیک جو مقام اب جگہ رہا کہ بھون سہی جگہ وہ کام چاہے کہ ہے تاج خیر</p>	<p>۱۶۲۵ دوست کی وقت وہ جگہ ہے غلام وعد کیا تھا تو نے کہ آئیں غلام دلی جو انتظار میں تھا غلام آلودہ دل اس میں ہنسن بھی غلام</p>
<p>۱۶۲۶ جگو نہیں ڈال وہ دولت نصیب ہو بار بار سے علی کی زیارت نصیب ہو</p>	<p>۱۶۲۷ دو میز ادھون نہ ترک فاقہ کو دکھائیں اب کے شیر حق کی زیارت کرد دکھائیں</p>	<p>۱۶۲۸ ہجران کشیدہ رنج بلاو محل میں ہے بار ایک بیٹی مری بھی وطن میں ہے</p>

<p>علاء بہی کا رکتے پلاؤ نہ خصال نہایتے خباثت کے کما چسپال آگاہ اس کے کونی نہیں ہو لال غیاہ پر غم میں بھی ہو کمال</p>	<p>علاء ایسا ہے کہ وہ بیکار نشو و نما ایسا ہے کہ وہ بیکار نہ ہو آئی ہاقل سے نہ ہو کا نور عین شیاعلی کا سبب شمشاہ نشو و نما</p>	<p>علاء دین حق جو زیارت کی آرزو خوبی ہو نہ نصیب کی یا نہ ہو ایسا ہے کہ وہ بیکار نہ ہو مجاہدین کے لئے فوج سے ہو نہ ہو</p>
<p>ہر شے کا علم آپ کو اس بیکسی میں ہے یہ تو صفت امام ہیں ہر یا نبی میں ہے</p>	<p>گھوڑا کو کا لگیا سب اس لڑائی میں بس اک ہی حسین بے ساری غم میں</p>	<p>لہو چشم پاک کو اب غم نہ سیو گئے اب اس غلام راویا کو غم نہ کیو گئے</p>
<p>علاء جہاں ہے بس خدا جگہ جگہ نام فرمایا ہے نواہن آوارہ نشہ کام بیکس غم زدہ ہے سب سپاہ نام عاجل رسیدہ ہے ہر دست نام</p>	<p>علاء کھینچی ہو نہ جگہ کو نہ دست نہ ہر جگہ ہی ہو وہ سلطان کج نہ وران کو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ کے پان بجائی ہیں نہ ہو نہ</p>	<p>علاء نہن دران العکس ہوتی ہیں نہ ہو کچھ غم نہیں نہ ہو نہ ہو نہ ہو بن کیا سکان کو باور نہ ہو نہ ہو کے سبب جان میں نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>
<p>دو دو غم دلم دسے جسے میں آئے ہیں یہ سب خطاب میں نے بیان کئے پاؤں میں</p>	<p>زمینت ہے جو دیو رحی پہ جان پٹی گھوڑی زہر اوسا توین کو ہی نہیں دیتی ہے</p>	<p>گیتی ہو کج درہم درہم تو جو ہے اوسے تلم و فتر عالم تو جو ہے</p>
<p>علاء قدوہ لوٹ کہ وہ بیکار وہ درناک اوپر اس قدر علی بن کیا ہو پاک بلائی کے غم سے دل ہو چاک چاہئے نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>	<p>علاء اوس میں نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو غش کھائے نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو اٹھا کر کہ جب ہو کلا بعد لال کیا قیامت آئی ہو نہ ہو نہ ہو</p>	<p>علاء رو کا بت گر سین نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو جہاں کو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو ایسا نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>
<p>یہ تو نہیں کہا کہ شہر مشرقین ہوں مولانی سر جو کاکے کما میں حسین ہوں</p>	<p>کیا حق خبر کہ آپ اس نہیں نہیں میں میں تو یہ جانتا تھا کہ حضرت وطن میں ہیں</p>	<p>دم بھر رہا تھا عشق شہر مشرقین کے نور وہ اراتا تھا لہق حسین کے</p>

<p>جلد اول گستاخانہ خیمہ دہ تہا خدای علی نہیں لکھی حسینؑ میرا دل بجا علی نور علیؑ راہ علیؑ رہنا علیؑ سرتی بن اور جہاں میں ہیں خدای علیؑ</p>	<p>جلد اول میرا حسینؑ نور تھے زار زار مشتاقا و دونوں آکھو کوہلا و زار یوہا سبب بھی کا تو بولا وہ انگار اور حسینؑ احساں سہل و زار</p>	<p>جلد اول زور لگانا اور سیکرہ و تشناب زیادہ ہونے کے بدوئے کا کباب کی عرض اور اس کو خلف سید العباب میں ان حضور کا صدہ مع عز و اباب</p>
<p>عالم مہمون سیر گلشن دار اسلام کا دربارے غم سے پار ہی میرا غلام کا</p>	<p>جلوہ خدا کو نور کا ہی میرے سامنے مشتاق جنگا تھا اویں دیکھا غلام</p>	<p>خصمتہ یون کی روح سحر ہی بقرار ہوں ہست جوئے اجل و پھر اٹھ کر تار ہوں</p>
<p>جلد اول لوٹ لوٹ میری جیسا ہوا بہتی چٹکری ہوئے گراؤ فکال تمام زخمی و زخموں کے چلنے والے عالم گور میں کیے دانو پہ کھاسے غلام</p>	<p>جلد اول بالا سر کوئی تھیں سون فلک تمام فرز کے لئے ہیں شفقت سوز نام دست علیؑ میں خیر تو کے دو چہاں فرمانے میں کہلے تو تو تر شہاں</p>	<p>جلد اول میں غم و غصہ کا خستہ و غم ایک چہرہ جلو ہو گیا کباب منہ ڈھانپ چکے تھے عالی مقام میں چہرے کوئی دیکھ نہ سکا جو مقام</p>
<p>اروگر چارے تھے یہ اور غش نصیب کو اگر بھائی جان چھوڑ چلے اس غریب کو</p>	<p>ماجمہ ہی دوست ار کے نور عین کا حصہ ترایہ ہے تودہ حصہ حیلین کا</p>	<p>کیا وقت بکسی ہی ہلکے حضور پر اکس کے اڑاؤں کو دے حضور پر</p>
<p>جلد اول اگر میری جیسا ہو گا الوداع اوشنہ لب حسینؑ غمخوار الوداع اوشنہ وطن کے بارہ دار الوداع اوشنہ زور الجلال کے دار الوداع</p>	<p>جلد اول خدا کے غمخوار و سلبہ سدا ترا نام کو غم نے کھا دیا ترا اب جنتا انعم میں ہو گا گد ترا جہاں یہ رسول خدا میں ہو گا ترا</p>	<p>جلد اول کہتے تھے آہ وہ زور دار سدا سکین میں کا مدگار سدا نہاں ہی جہم میں رہا رہا سدا نہاں ہی جہم میں رہا رہا سدا</p>
<p>بوجھ نصیب میں بول ہی جنت کو جان گھر کو دیکھ ہم بھی تری بد کرتے ہیں</p>	<p>عورین ہیں بلاتہ ظہر میں خدمت کیلئے ایک ان کو خود میں تیری زیارت کیلئے</p>	<p>لاشہ ہوا دھکے جانہ کے حنیہ گاہ میں پھر گھر کے حسینؑ عہد کی سپاہ میں</p>

نقل

سب کون اس کی پناہ  
سب کیون اس کی پناہ  
سب کیون اس کی پناہ  
سب کیون اس کی پناہ  
سب کیون اس کی پناہ  
سب کیون اس کی پناہ  
سب کیون اس کی پناہ  
سب کیون اس کی پناہ

پر خون قبا ی سید لولاک نکاح  
عربان حسین بگئے پوشاک لٹکائی

نقل

گردی کی خبر خاک آس کی گمانے  
زردی کی حقیقت کیا ظلم گمانے  
فاجیلہ کیا ادھر ہو گیا وہ درخشاں  
کرلا نسبت کی شب کر لاکے گمانے

جسم کو آدن خاک و غبار سے جھوٹا آہ کے  
بات کیا ہے خاک و آدن تو کیا ہو گمانے  
بات کیا ہے خاک و آدن تو کیا ہو گمانے  
بات کیا ہے خاک و آدن تو کیا ہو گمانے

میرزا پاشا عاصیان ہر اتحاد مانع  
کیا آئندہ کا ڈھانچا آل عبا کے گمانے

نقل

کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت

جس کی زندگی کا بزمین پائیں گمانے  
جس کی زندگی کا بزمین پائیں گمانے  
جس کی زندگی کا بزمین پائیں گمانے  
جس کی زندگی کا بزمین پائیں گمانے  
جس کی زندگی کا بزمین پائیں گمانے  
جس کی زندگی کا بزمین پائیں گمانے  
جس کی زندگی کا بزمین پائیں گمانے  
جس کی زندگی کا بزمین پائیں گمانے

وہ افکار و خیال صرف شہر کی چوریں  
ابنیاں تو وہ نہ رہیں کی روکے گمانے  
غوث کیا ہے بہر پشیمانی کا گمانے  
غوث کیا ہے بہر پشیمانی کا گمانے

نقل

عقدہ دل جلد جلد سے بگڑ گمانے  
کیا کرو کہ کوئی سنگ گمانے  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت  
کتنے تھے خضرت علی اکبرؑ کی شہریت

باد کا ظالم پریشان ہو گا جمع شہر کا  
فاطمہؑ کی بال کو بگڑی گمانے  
فصل پر مبن ہوں میں کیا تو کیا ہو گمانے  
فصل پر مبن ہوں میں کیا تو کیا ہو گمانے  
فصل پر مبن ہوں میں کیا تو کیا ہو گمانے  
فصل پر مبن ہوں میں کیا تو کیا ہو گمانے  
فصل پر مبن ہوں میں کیا تو کیا ہو گمانے  
فصل پر مبن ہوں میں کیا تو کیا ہو گمانے

رباعی  
جس کو نزدیک تھا حلق کا  
بار کی ہی مقام حرم ہو گا  
کوئی عمل نیک ہو گا خبریں  
آخر کو وہی یقین رہت ہو گا  
تمام شد



<p>جینج خراج منی راہ خدائین کوئی نہ بارش کے غنیزہ نقائین غل تو سر کا پو اہل جابین ریضے گلین فکر کی صفین منہائین</p>	<p>فرز زودہ اسکا جو عجب اتنا سنار خیمہ میں علی اکھوتہ جس نیک نیکو دار پیشہ بھی اقلیم کا جو ہر دار جو زردی اور دھنی بیخ نیکو دار</p>	<p>جیب تیر کا تھا علی صوفی گنگہ جون سیر کے کھنڈے تھے صفحہ شہ کوزہ تھا ایسا پس خراج منہائین بھٹوسے گری پڑی تھی اڑن علی</p>
<p>تھا حکم کہ کھول نہ کوئی تیغ کمر سے لڑنا ہے بھی فاتح خیمہ کے سپر سے</p>	<p>دنیا میں کوئی اوسپہ طغر یا نہیں سکا ہو سارا جہان ایک ہی برآمین سکا</p>	<p>اوس وقت عجب حال سمجھو اوتھے نہیں ہر کام پہ تیرا کہ طہر حیات تھے شہ نہیں</p>
<p>اب سو کر رہی تھا پودہ شہ قیضے میں ہے جس اندھ کی تیشہ عالم کے بدستور کو دیکھا دنیا پر شیخا خوار کرنے میں نہیں پر</p>	<p>گنہین قنبر و سب شہ شہ دکھلا گیا فاطمہ کے دودھ کی تیشہ اگر بلا کہ غلوں میں وہ نہیں دیکھ کھلتے ہو کمان تھی کر چھو تیشہ</p>	<p>مقل چاہا طہر کبھی نہیں سکا جواہر کر رہے تھے عباس عمار کیا لکھتے برا گیا وہ سب کین چار چکا تہ کوئی ایزد نہیں دیکھا</p>
<p>تتنا نہ سمجھا خلف شاہ بخت کو یہودی لگا جو برہم تو اٹک دیکھو</p>	<p>بازو تو شکستہ ہو برادر کے الم میں نکڑے ہے کلیجہ علی اکبر کے الم میں</p>	<p>زخمی ہو کر بھڑ رسول مدنی کا اب بازو نہیں زور کمان تیغ زنی کا</p>
<p>غنی طہر فاطمہ تو سر الہی ساکر بطلان کیا تو پھر تیری تباہی آج اپنی شہادت جو نہ غلج تھی پائی سر جھونک رہیں نہ دیکھ جی</p>	<p>تیرا تو جو بھوسے بچھی لگی کاری تیرا تو جو بھوسے بچھی لگی کاری تیرا تو جو بھوسے بچھی لگی کاری تیرا تو جو بھوسے بچھی لگی کاری</p>	<p>کمان تیرا جو کھنڈے کمانوں کے ملاو اودھ جان دیا سپور تو تھی بچاؤ تیری جو رانی بچا اب جان لڑاؤ تیرا جو چھوٹی تھی سوساؤ</p>
<p>برادری امت اوسے منظور نہیں ہے تھار دوا عالم ہے وہ مجبور نہیں ہے</p>	<p>احوال یہ تھا ضعف سے فرزند علی کا لاشہ نہ اٹھایا گیا ہنشل جی کا</p>	<p>سب لوٹ پڑو ملے اگر طالب ہو شہیر ہو ہے سر تو ہم جنگ کی سر ہو</p>

<p>۱۰۰                  اے جنگ میں کون کس جان پہنچاؤ                  عشق پیر کا روبرو سے جگہ بجاؤ                  نفس میں اوس سب پیر کا بجاؤ                  حاکم کی غوی کے لئے نہ راکھ رولاؤ</p>	<p>۱۰۱                  شہنشاہ تھان باپ سے ہم جیسا تو                  شہنشاہی تو ہم اپنی کہنے کو جیسا تو                  وہ کہتی جیسا تو تیرا جیسا تو                  باپ ہی اگر لاتے تو عباس لاتے</p>	<p>۱۰۲                  اس بابا نے جب پیری کا شہر بلکہ                  بن فاطمہ کا لال چاہو تو سیریا                  لڑھی ہوئی گزرتی ہے وہ کتنی چلی یا جا                  اگر کھڑے تھے تو اسے سے خبردار</p>
<p>شیر سے کاٹو سر فرزند بنی کو                  گل کر دو چرخ غلام مرغوی کو</p>	<p>بہن اپنے رولاؤ کہ میں بہت دھکی بابا                  غمو کو تو پانی کے لیے کھو چکی بابا</p>	<p>ہے وقت رفاقت پہ مصیبت کی گھڑی                  اسوار تیرا کہن دشمنی ہوئی ہے</p>
<p>۱۰۳                  مطلع و قلم                  دنیا کو تیرا ہر شے شاہد عالم                  جب کو تیرا ہر شے شاہد عالم                  دنیا کو تیرا ہر شے شاہد عالم</p>	<p>۱۰۴                  جیسا کہ اسے گویا ہے جتنے گناہ                  کوئی نہ تھا جو اسے رکاب نہ تھا                  جنت سے ادھر اور ادھر بھٹکے آہ                  جنت سے عیاں کی ضعیف ہوئی آہ</p>	<p>۱۰۵                  جاسوس نے جنت کہا اجاڑا مارا                  جاسوس نے جنت کہا اجاڑا مارا                  جاسوس نے جنت کہا اجاڑا مارا                  جاسوس نے جنت کہا اجاڑا مارا</p>
<p>سمجھاتے ہیں شہ گھر میں بنیں جاتی ہیں                  سرکھوے ہو چکے چلی آتی ہیں راند میں</p>	<p>زہر سے نہ کچھ شان بزرگی میں وہ کم مٹی                  پر بال پریشان ہو کر غصہ سرخم مٹی</p>	<p>ہے آج محمد کے واسے سے لڑائی                  دریا سے نہ ٹھنک ہے پیاسے سے لڑائی</p>
<p>۱۰۶                  کوئی کی بات بڑھتی ہے جب بولے پیر                  سید زبان فدا سے لپٹ جاتی ہیں پیر                  بود جھوٹی سی لڑائی کہ پیر کو                  انھوں کو نہیں چاہتی وہ پیر</p>	<p>۱۰۷                  غلامی میں اس طرح دگر دگر شاہی                  غلامی میں اس طرح دگر دگر شاہی                  غلامی میں اس طرح دگر دگر شاہی                  غلامی میں اس طرح دگر دگر شاہی</p>	<p>۱۰۸                  گاہ کہ چو نہر نہ چاہے شودا                  گاہ کہ چو نہر نہ چاہے شودا                  گاہ کہ چو نہر نہ چاہے شودا                  گاہ کہ چو نہر نہ چاہے شودا</p>
<p>بلا تو میں گودی میں بھی لے لیتے ہیں شیر                  پر جبہ چلتی ہو تو دہیتے ہیں شیر</p>	<p>صد مہ عجیب اسد ہے شہ جن دہر کو                  ہوا رہی تو ہے جھکا کے ہو سر کو</p>	<p>کس پر یہ سے شام کے لکڑیہ چلتے                  گویا کہ علی نژادہ خبر پہ چلتے</p>

یہ ذکر عتقاد لایا خیر ملک صدام کا جس سے زار ہوئے شاہد عالم

<p>۱۴۱ نہی نفع نہ ظفر کرتے اکبٹ ارباب مکھوئے لگاتے خطے لڑاکے سم روبر اقبال جو خادم تھا زلف تھی نوحا اور فاطمہ کی طرح تھی پیر کی جلو</p>	<p>۱۴۲ ابو کا انوکھی نے قند نہ نشان گر خوشی تھی چکر چول فاطمہ دربان حجاب عبادت تھی پیر صاحب بیان کافری کے بوجھ لالی سیدان</p>	<p>۱۴۳ وہ سب کفر و فسق تھی بچ نہ تھی ہر جرا تھا جنین احمد سل نے کمر باتوں کا کیا تیرے جو جوان کی لہو خاتون کا کیا ہے لعل اور ہنجر</p>
<p>۱۴۴ پہلو میں تو اس کے بنی خاک بسر تھے پر کھولے ہوئے حضرت جبریل پر تھے</p>	<p>۱۴۵ جو ہر ساہرا ایک ہو رہا پیش گر ہے ملہار کی آنکھوں پہ نجا عوکی جگہ ہے</p>	<p>۱۴۶ وہ حمد الہی کا سر ادا ارکان ہے ہو سرخ پر شیرینی گفتار کما ہے</p>
<p>۱۴۷ جہر سے پہلے تھا جلال سدا حسرت تھی تھی تو جلال سدا بے شل تھی عالم میں مثال سدا موجود تھے بے صف کمال سدا</p>	<p>۱۴۸ وہ دیدہ حق بین تھے دعا کی پیر ذرات جو طاعت میں خدا کی پیر</p>	<p>۱۴۹ پس بکثرت تھے سب نہیں جو بکثرت تھے خلق کو لایا جن جو دانتوں کو کون سر کر رہا جن سہمی جو طبعیت کہہ دینوں جن</p>
<p>۱۵۰ نوبت بھی تھا وہی غربت بھی ادب بھی صورت بھی شجاعت بھی ترجمہ بھی غنیمت بھی</p>	<p>۱۵۱ وہ نور خدا دیکھتے ہیں شام و سحر میں دنیا کی پسیدی و سیاهی ہے نظر میں</p>	<p>۱۵۲ نہ پارہ الماس کو ہر انھیں کیے شر کو خاک حسن تو آخر انھیں کیے</p>
<p>۱۵۳ پیشانی روشن تھی خیل نفع بند نہ تھا عیب نہ کیسی شوبہ قدر نہ تھا سحر دار نہ خدایہ و جان قدر سوا سپہ علی آیت کو یاد</p>	<p>۱۵۴ وہ پیش نظر وہ نہ خیرت شہید نہی سوارہ و اسلحہ و الفجر کی نفیر وہ مصطفیٰ رخسار تھے وصف تھیں جدول کی عوض ادب و نور و نور</p>	<p>۱۵۵ ارباب بیان مومنین سدا جان ہر کام سے مخلص و جان سے اعجاز تھی کمال عیان و کمال جان سین گل و لای زکات پر جان</p>
<p>۱۵۶ زخمی کیا وہ سینہ ہر اک شمع میں نے تیرا ک طرف پاؤں دھرا شمع میں نے</p>	<p>۱۵۷ سیارہ تھا ہر جزو یہ احوال تھا جن کا شیرازہ کھلا جاتا تھا اجزاء بدن کا</p>	<p>۱۵۸ بے آبی سے بہ حال بیت تنگ ہو ہے کانٹے ٹہن پڑی بایں سر یہ رنگ ہو ہے</p>

<p>۲۱۰ بازو میں کہ شاخ شجریہ ساعتین آئینہ انوار خدا بین دو نون جوف دست پہنچ رہا عکاس اور شکیانہ انداز غفلت کا بین</p>	<p>۲۱۱ کیا صفت تھا قدم مسیحی ہو کہ نہایت قدی بین طالع نہیں جان سچاں بالاسم چاہے بین سر پہ پاں بالاسم</p>	<p>۲۱۲ وہ وقت دال اور دھلیان سایا نہ نکونہ پہنچے کوکبین منہ خٹکے رت سے جگر میں بین نویا نہ بدو نہ بخوار نہ جواب</p>
<p>۲۱۳ نہ زندگی ہو بد کو ناخن کو یہ منہ ہے اک اوسکا تراشا ہوا ناخن نہ منہ ہے</p>	<p>۲۱۴ گر چہ یہ نقش قدم سرور دین ہو گردن بھی ساکن صفت دوزین ہو</p>	<p>۲۱۵ حرکت جگر ہو کیا شکر نظر آئے نیز کوکین چمکے کین خیر نظر آئے</p>
<p>۲۱۶ کیا لاج کا سینے تلک کھٹکے اوسکا منابے روشن ہو تو کین سے صاف کینے سے صدا صاف کدر سے صاف ہے خانہ عدل کو کرم خشن اظہار</p>	<p>۲۱۷ خود دین و دوز کی جو جسم بین علامہ ہند کا ہے زیب جو جسم بین کیا شکیانہ کو شہ لار جو جسم بین کو شہ لار کو شہ لار</p>	<p>۲۱۸ مردے تھی غریب تو خدا کی پاس سب رتھے اور موت جو تھی غریب نہ جسم بین کو کین کو کین عین جو کین کو کین کو کین عین</p>
<p>۲۱۹ گنجینہ اسرار خدا امین دھرا ہے قرآن کی طرح علم الہی سے بھرا ہے</p>	<p>۲۲۰ جیسا ہی بدن ویسی ہی پاکیزہ تیار ہے یہ جامہ اسی تن کے لئے قطع ہوا ہے</p>	<p>۲۲۱ پر جانب دریا نہ نظر کرتے تھے پتھر خنکید نہ بان شکر سے ترک تھے پتھر</p>
<p>۲۲۲ قانون میں شکیانہ کیا با بین کھانے شکر خالی ہے اور خیر سے بھر نیک نسیم جو رہے ہے شریفہ دھور نہ شکر دال کو کین سے خیر</p>	<p>۲۲۳ ہے سابق خود سرور عالی اور تون شکر ہے نہ خیر دھور پہنچ کے لٹنے زرد تن پہ ڈالی پہنچ کے لٹنے زرد تن پہ ڈالی</p>	<p>۲۲۴ رنگ بھنگی کھنگی لاش علی اکبر نہنکے بعد میں لاش علی اکبر نہنکے بعد میں لاش علی اکبر نہنکے بعد میں لاش علی اکبر</p>
<p>۲۲۵ بیجان علی اکبر جو ہوا تر سہم سے ماند کمان جسم ہے کہ بار ام سے</p>	<p>۲۲۶ اک برق سے شمیر فقط زیب کر ہے ہے دست علی پشت کے اوپر سر ہے</p>	<p>۲۲۷ سب باغ تو پامال ہوا تن پہرین اب آپ بین اور دواع بہترین جگرین</p>

<p>۱۴۱ خانیہ بن تیا جو دل شوریں نہایت میں محبوب کا بیٹا دشوار سے کتنی زور عشق کی نند گلابہ زمران ہوئی جانی و شہیل</p>	<p>۱۴۲ اعلانے کہا تمہیں بچانے ہیں دروازے کے اگلے کہ خدا کا جو محبوب جہان کی کج فتنوں کا رہا میں مطلوب بچنے کے نہیں کہم جو کج سلی سلوب</p>	<p>۱۴۳ سرمن زمین حاکم کا کھاتو دیکھیں محبوبین کیا ان کے کار وہ کہیں نہیں کہیں کہیں نہیں باچار وہ کہیں نہیں کہیں کہیں نہیں باچار</p>
<p>گو یاد دردگار ہر اک تجھے جدا ہے لیکن نہ ہر اسان ہو کہ بلیک کا خدا ہے</p>	<p>کچھ فاطمہ کے روزی کا دوسرا میں ہے ملہوس سہی کا میں کچھ پائ میں ہے</p>	<p>دیکھا نہیں جانیگا مرقل میں سے وہ کئی تو نہرا کل ایسا گفن سے</p>
<p>۱۴۴ کونین تیا ہے جوت میں بار عیاں کمان بین کمان عیاں خیزا تیا اطلال خدا کوں کا سر پہ سب چھوڑ گئے ساتھ ہو کین دروازا</p>	<p>۱۴۵ حضرت کاغز غصہ نہیں کہتے وہ دہلے کہ ان خوف خدا بھی نہیں کہتے ختم نہ کیا مازو نہ میں گذرتے بانی دو کچھ ہیں مرپا میں دتے</p>	<p>۱۴۶ اعلانے کہا دادیہ بالکے گنگار لوہین کی بھیلے اگر غمت اطار نہایت میں نہیں کہیں نہیں باچار چادر سر نہایت میں نہیں باچار</p>
<p>جب خلق تیغ جہا ہو میگا میرا ادس دم بھی مر سر بہ خدا ہو میگا میرا</p>	<p>سب نے کہا پانی سے نہ سیراب کریں گے معصوم اگر تو اعلیٰ صغیر سے دریغ کریں گے</p>	<p>کیا پائیں گے مزب کا گرا ہٹے لگے گا ناموس کو لوٹیں گے زور ہاتھ لگے گا</p>
<p>۱۴۷ بہن خن خن ہوئے زلفدار نہایت میں کہیں پتیلی رو چار گھوڑ کوڑا کے پاس سے نہ بار نہایت میں کہیں پتیلی رو چار</p>	<p>۱۴۸ نہایت میں کہیں پتیلی رو چار نہایت میں کہیں پتیلی رو چار نہایت میں کہیں پتیلی رو چار نہایت میں کہیں پتیلی رو چار</p>	<p>۱۴۹ نہایت میں کہیں پتیلی رو چار نہایت میں کہیں پتیلی رو چار نہایت میں کہیں پتیلی رو چار نہایت میں کہیں پتیلی رو چار</p>
<p>تم خونیں جسے ہر قسم و جامہ ہو کسا تواریک کسی ہر عامہ ہو کس کا</p>	<p>غزت ہے ناموس رسول عربی کی براد نہ ہوں بیٹیاں نہ ہوں عربی کی</p>	<p>مجبور سمجھتے ہیں بہ فرزند بنی کو اب میں بھی علم کرتا ہوں شیخ عربی کو</p>

<p>۱۴۵ نہ کہے نہ نہ علم نہ شہر نہ بیک لڑنے لگا بدان بلاخیز غیر شہ عالم سوار ز مہم چالاک خاص سے کو بجلی سگین</p>	<p>۱۴۶ کھا کر اصر تقابن تطبیق سوار سب کیلجے کشن دودار در دربار اور چاہے اریں شہم کا خدا سالار مہم شہم شہم شہم شہم</p>	<p>۱۴۷ کھڑے بیلا لپسٹاؤ لایست فانے پونا فہم سے پونا فہم باقو سے کماج سکھا دو مہم خوش کما جکے شہم شہم</p>
<p>غل تھا کوئی کیا رو کے گاہ تنغ دگر سر کو کہ جلال آیا محسد پر کو</p>	<p>کینہ تھا اسے سبط رسول عربی سے مارا گیا تھا او سکا پدر دست علی سے</p>	<p>ہم ہنگ نہ دنیا میں پانصاف رہیگا اس جنگ کا نل تاف کما فاف رہیگا</p>
<p>۱۴۸ اس طرح سے طبع فرخوان نہ فقیر اس تیغ سے کاؤ لگا نزارو کے فقیر بابا ہے رفاغ بگن احد و بدر نہا ہے وہ اگشت سر شمشیر</p>	<p>۱۴۹ کشیست لایست لایست لایست دو با دو لاد کے دریا میں لایست جون دیدہ انھی تھے عیان خدے سے نہج پھینکین بطور عین اودو لاد سے</p>	<p>۱۵۰ کھڑے کو کما جان بیک لپسٹاؤ فانے پونا فہم سے پونا فہم باقو سے کماج سکھا دو مہم خوش کما جکے شہم شہم</p>
<p>۱۵۱ میں بھی اسحق کی طرح قلعہ کشا ہوں جو ہر مرد کو بھوکہ میں شمشیر خدا ہوں</p>	<p>۱۵۲ فولادی سپردوش میں چارائے تہہ میں اک تیغ کھینچی ہاتھ میں اک تیغ کمر میں</p>	<p>۱۵۳ قدیون کے کما سر پہ چارو بھی چلے گئے دھک لگان میں کر کھی ہم نہ ٹپس گئے</p>
<p>۱۵۴ ہر خیر کہ تم کو کھنچ اور میں تن نہا اور میں شمشیر کا بھوکا ہوں پنا کما لطف جو اس کیلے کو گدے پنا نہج پھینکین بطور عین اودو لاد سے</p>	<p>۱۵۵ اسی طرح کا چوٹی میں چالاک نہج پھینکین بطور عین اودو لاد سے نہج پھینکین بطور عین اودو لاد سے نہج پھینکین بطور عین اودو لاد سے</p>	<p>۱۵۶ نہج پھینکین بطور عین اودو لاد سے نہج پھینکین بطور عین اودو لاد سے نہج پھینکین بطور عین اودو لاد سے نہج پھینکین بطور عین اودو لاد سے</p>
<p>۱۵۷ جرات کو بھی ہمت کو بھی غربت کو بھی کھو اور فاطمہ کے دڑھکے طاقت کو بھی کھو</p>	<p>۱۵۸ دوسو بھے زرہ پوش شکر کے جلو میں اور سیکسی بھی سبط پیغمبر کے جلو میں</p>	<p>۱۵۹ شمشیر علی میان سے ہار نکل آئی انجاز سے خود تیغ دو ہیکر نکل آئی</p>

<p>۵۵۵</p> <p>غیر باوجود نے ملائکہ و در طبقات از حق کو نزل ہوا کبار بیکے ہوئے تیر زبان کے کسار فرمایا کہ ان ملا و ملا خدا</p>	<p>۵۵۶</p> <p>کھینچنے لگنے کا مارا شکر کو پھر سے ہوتا تو سب عجا حفت کی سپ سے یہ غصہ ہوا اوس عاشق ہارے با سہواری باری فرمایا خبر کہ اس سہواری باری</p>	<p>۵۵۷</p> <p>فرمود مجھ کوئے کجاغہ و کجاغہ تھارے لکھون سے سب کجاغہ خدا شکر کہ ہم آکر ہر دودھ کی تائید کچھ بھی نہ ضروری اسطرحی</p>
<p>۵۵۸</p> <p>ذوق قے کو ہون رنجی ہون اور نشہ جگر ہون سبقت کر دینا کہ میں حیدر کا پسر ہون</p>	<p>۵۵۹</p> <p>اس پھرتی سے اوس ظالم پر کید پائے جس طرح کہ شہباز اجل حیدر پائے</p>	<p>۵۶۰</p> <p>قبضے میں اسی تیغ دیدیکے تھما ہے اس ضرب کو اعجاز جو کپٹے تو جہا ہے</p>
<p>۵۶۱</p> <p>پیشتر ہی اس قول کا تیر و گواہ اس غلطی سے یہ اس غلطی کا ہو چکی تھی شان سبھل سنی کے اکا پہنچ چکی چون معلقہ شیشہ رائد</p>	<p>۵۶۲</p> <p>وہنی طوفان شامی گھر کو کھڑا کیا حفت کا بھی سوار دیاں تھی سا کیا تیغ دربان کو شہ عالم نے اٹھایا سیران سپر تھی لاف چنی پایا</p>	<p>۵۶۳</p> <p>تھکے بند اگر حفت سے جہا راکھون نکلے کا وہ تھا ایک کو یا اعداء چلا خوار و اسد کا ماریا سرنیکین و عین تھیں تیار</p>
<p>۵۶۴</p> <p>اوس سین کا تھا دار کہ مینی کی دعا تھی ایک ایک گہ نیز کی دیکھی توجہ دعا تھی</p>	<p>۵۶۵</p> <p>اس طرح چمک کر چلی فرق نصین پر سب تھی جانا کہ گری برق زمین پر</p>	<p>۵۶۶</p> <p>ہر وار میں دونی تھی برش تیغ و دم میں جس صف پہ جھکے شاہ قمار گئے دم میں</p>
<p>۵۶۷</p> <p>تھنبے میں کمان کی طرح چاب و چاکار چلتے تھیں چھیل ملا باب سوار نہا کا تھا آکر کپڑے شہاب ان میں بھی جاکر تھیں تیر و چاکار</p>	<p>۵۶۸</p> <p>سیر و طری دو سو خور و سر گردن گروں سے تھی تانبہ کا طے جوین چوین سے جاوڑی تو لیا زین کا دین و اس میں چلی تیر و دم گیا توین</p>	<p>۵۶۹</p> <p>کمان تھی زین کو شجاعت میں چوین شعل الف و شرو جائے تیر و چاکار جو تھی تیر و یار و جوان دم سکار ساکر تھا تو بے فاعل کرن اس کے چاکار</p>
<p>۵۷۰</p> <p>یہ کہتے ہی چھیل ازس گرم عمان کو نیز سے اوڑا دینگے چون تیر کمان کو</p>	<p>۵۷۱</p> <p>قبضہ تو رہا دست جناب شہ دین میں اور تا سر و بالہ و راکئی و دین میں</p>	<p>۵۷۲</p> <p>کیا لڑے کہ سکتا تھا ہر اہل حد کو نقص کیا تیغ نے ہر مصرعہ قد کو</p>

<p>۱۷۱ برخیزد و بیا کیل کی آگیا تگر جوتان فانی ہے پھر بھی اگر فتح و بیکار مٹے رہیضا و قضا غائب ہوا بد اختر سوسکا نہ قضا تاج اہل کس کو کیا ہے</p>	<p>۱۷۲ گر تانھی چک کر جو جہانم نہ نیاں مٹھی کا وزین زیدین غفلت زور سکان ساوا بھی تھوڑا دیران خیات میں غل تھا زینین جو کیا جان</p>	<p>۱۷۳ شکریہ صدا شدہ نہ کر بھی مانیان کی عرض کہ امت یہاں جو اور کیا بند کر کے غفلت دی مولا بھی بیکار سزا یوں وفا منہ سے کیا تھا جو کیا جان</p>
<p>۱۷۴ تن جسا جلا اتر تیغ دوسرے وہل اسکار ہاتا ابدار سترے</p>	<p>۱۷۵ الہ بچا لے طبع ارض دساکو آج آیا ہے غصہ پیر شیر خدا کو</p>	<p>۱۷۶ امید ہے جب خلق تیرے جہنم ہو پیشانی تو سچ ہیں ہوا دلرب پہ دعا ہو</p>
<p>۱۷۷ جی کی طرح کہ تیرا قاضی ہوا نظرات عرق جسم پھٹے اختر سار پس نہ کیجئے کیا ایک دودھ کو کھانا سینج پہنچ سکتا تھا پہنچ نہ کھانا</p>	<p>۱۷۸ دیکھتے تھے جھٹک دوزا کی جو شنگار کیا جسم ہے شمع جالتے اسلام شہ ابدار آئی یہ خدا اور فخر کی ایک بار میں نبی شجاعت کو ذرا کیو دلدار</p>	<p>۱۷۹ رہنیت دیکھو پہاڑ کو شنگار کیون رکھ لی لو اس میں کوئی داری دفعہ نہ دیکھال چلی فوجی فخراری چھوڑ کے کہیں گئے تھے تھکڑا راری</p>
<p>۱۸۰ مانند تصور کہ بیان تھا کبھی ان ہست آگہ کھنٹن تو پھر تھا پہ نظروں نہماں تھا</p>	<p>۱۸۱ جا بار کوئی کج بھسا زائین کمان ہے خود آج ثنا خوان ترار بجاں ہے</p>	<p>۱۸۲ عرصہ بینم ہر فتح لڑائی کوئی دم کو صدے گئی دم لینے نہ دد فوج ستم کو</p>
<p>۱۸۳ بے غمی ارش نہ ہو جاتے تھے پال سگر رہے تھے بک خزانہ کا نشان نہ زرد و زور سے پہلے رہنا تھا حال خاشاک کہ منبر نہا نا کمال</p>	<p>۱۸۴ ابا رک شے شکر کو کیر کی اندام لازم تھو کہم لیتے ہیں و نام پا سے ہوئی دن کے شہادت جو عالم تا مہو کہ گنگا رو بھی بن کا لکھ عالم</p>	<p>۱۸۵ گونا گون سے ہوا کی دلی ہوا ہے مراثی شجاعت بحر میں شہر خست جان کی پر کیا ہوئے ہوا ہے لوگوں عزیزان کا غول ہوا ہے</p>
<p>۱۸۶ شمشیر کے پھل سے نر تازہ لے تھے اعداء پر خزانہ فنی پہ گل زخم کھلے تھے</p>	<p>۱۸۷ مہیوتہ شمشیر بہ مہنی خدا ہے اے عاشق صادق دم تسلیم رضا ہے</p>	<p>۱۸۸ جن لوگوں نے اکبر کو مرنے قتل کیا ہے اکم کرتے ہو رحم ادبہ تعجب کی یہ جابہ ہے</p>



<p>۱۳۷ یہ وہ ہیں کہ بیاہ کیا فاطمہ کا یہ وہ ہیں کہ دلوں کو خنودن نہ کیا ہو عباس کو اپنی کیلئے خنودن کیا ہو میراج کیا ہے حلق علی اصف</p>	<p>۱۳۸ اعلا زنی نبی سے والہ کی تہمت ہو نیابت ہوا اب جلیکین کی تہمت ہو پھر کئے تھنا سو مقابل ہو کج پیر خنودن کا لکے تیغ و تبریب</p>	<p>۱۳۹ صفت کی کہ لکے نیستی سے نکلا حلیہ تن قدس کے جانے سے چم صفت سے ہو چکا جا تھا چم نیلے سے لب سے یہ تھا پیا چم</p>
<p>۱۴۰ بھجی تو اکبر کو گالی ہے انھیں نے تصویر محمد کی مٹائی ہے انھیں نے</p>	<p>۱۴۱ شکھا آتش و تلواریں ہوئی جاتی تھی زینت ہر وار پیر سے نکل آتی تھی زینت</p>	<p>۱۴۲ وہی بھی سر پہا میں حرارت بھی نصبت ہر وار پہا میں ہر پانی کی طلب ہے</p>
<p>۱۴۳ فرمانے لگے کہ بھجنا بندھا دینے ہیں محمد کی دوہائی بھجنا اک جلد میں چاہوں تو فنا ہوں بھجنا ناباکا کر پیا ہوا خوار بھجنا</p>	<p>۱۴۴ جانی تھی گو گو ہو جانی گنہگار خوشی کی بے لال پہ دارو لندھج فاطمہ کے لال پہ دارو شکستے تھے عاشق پہ بھجنا دارو</p>	<p>۱۴۵ وہ کہہ رہا تھا جی کی دہشت دہائی کچھ تھے خوار دہشتے بھجنا تھا پانی حلقہ کی شمشیر کھٹکے جانی پیر کی آل زار پہا شمشیر</p>
<p>۱۴۶ زور اسدا اندر دکھایا نہیں جاتا اب ہاتھ ہوت پہ اٹھایا نہیں جاتا</p>	<p>۱۴۷ ظہر و ابھی زخمی نہ کر تیغ و تبر سے اوجھل مجھے ہو لینے وہ زینت کی نظر سے</p>	<p>۱۴۸ طاری تھا جو غمزدہ دوش محمد کے گلین پر بھجنا کے سبھل بیٹھے تھے خانہ زین پر</p>
<p>۱۴۹ جھپٹ کر شجاعت تو ہیں بھجنا زند و ملکوت یا دیکھ لے لڑائی غزوت تھی تو بے شرمین جھپٹ کر بھجنا ظلمی جی حق کو دکھائی نہ لائی</p>	<p>۱۵۰ صفت نہ لکے اکبر تو بھجنا کا پیر گیا کھپے ہوئی بھجنا لب و لاش وان چ کر ہو جان عباس لب و لاش یا کچھ نہ لکے ہو زور بھجنا</p>	<p>۱۵۱ لکھا تو جو صفت نہ لکے دہشت دارو دہشت بلالین کوئی دہشت کیا بھجنا ہو لکھا دارو دہشت ان جی کچھ نہ لکے ہو زور بھجنا</p>
<p>۱۵۲ غل جو نکرو دیکھا ہو میدان ستم میں سرکھولے ہو آتی ہیں مان کوئی مہین</p>	<p>۱۵۳ ختم نہیں دنیا میں جدائی کے برابر شہید کی بھی لاش ہو بھجنا کے برابر</p>	<p>۱۵۴ بیکسچ ہیں شمشیر شمشیر لگاتے یہ کہتا ہی پانی دو وہ ہیں تیر لگاتے</p>

<p>۱۵۱ ساختہ سوز و گناہ کھنڈ کس کھنڈ میں پیند ہوتا اور مر غدا اس طرح کا ہوتا کہ کوئی نہیں فاجار پانی بھی بلات نہیں لیا اور</p>	<p>۱۵۲ ایکے ہی زونہ و قبلت میں گھر کے کاغذ سب کو سرسخت کا دھڑکا جس نے نہ تھی اس میں سے نہ تھی نہ تھی نہ نہیں چھپا ہوا</p>	<p>۱۵۳ دیکھ کر اے زمین چسپا ہو یہ مرد کوتاہی کا ہے جس کے کوئی بازو یہ تازہ جوان فکیریں نہروں جیسے ہیں اور اس کی صاحب اولاد نہ تھا تو</p>
<p>۱۵۴ یہ ظلم و ستم کون سے مذہب میں رہا ہے کیونکہ عمل سے کرتے ہیں کیا اسکی خطا</p>	<p>۱۵۵ بہرے پر پناہشت ہو کہ ہنگام اجل ہے نیز کو کچھتے ہیں کہ یہ رست کا نہیں ہے</p>	<p>۱۵۶ دو ملھا جو نشان کہا دیہ سوتا پر نہیں ہے کچھ رحم نہ آ رہا تھے اس ماہر میں یہ</p>
<p>۱۵۷ کاؤر کو بھی پانی تو لایا زمین مسلمان یہ تو رابندہ ہے کوئی صاحب ایمان کیسے ہے اسے شرافت ہو نہ ایمان ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے</p>	<p>۱۵۸ یہ کیوں بندہ دست در پادہ نہیں اؤں شکستے کیسے کیا کا سب سے بہین ساختہ ہا تھا کوئی کیا نہیں کی مغل کی کوئی کوئی کوئی</p>	<p>۱۵۹ پھر کھلے دل لاشہ اغصان کی جا وہ سب تو اسے ہوئے جو نہ ہو جا اک کب کا کبھی ہو افسانہ گوارا کس کا ہو چکا حال و سب کا جیسا</p>
<p>۱۶۰ ترجی اس کرتے ہیں عذیب و سنان جز شکر نکلتا نہیں کچھ اسکی زبان</p>	<p>۱۶۱ یہ دکھ نہیں پرہا کسی محتاج و غنی پر دل ہوتا ہر ٹکڑے تری تشنہ دہی پر</p>	<p>۱۶۲ جسوقت یہ دنیا سفر کر گیا ہو گا جیتا رہا ہو گا کہ پھر مر گیا ہو گا</p>
<p>۱۶۳ کیا سب سے اس طرح کا نہیں کیا کیا شکر ہے اس طرح کا نہیں کیا نیابت قدم البیاد ہو نہیں کیا آوارہ دل البیاد ہو نہیں کیا</p>	<p>۱۶۴ یہ کیوں کیا ہم جو مبتلا انہیں سب کو نہیں کیا یہ جو کوئی نہیں کیا کیا اسے عذوبہ نہیں کیا</p>	<p>۱۶۵ یہ کیوں کیا ہم جو مبتلا انہیں سب کو نہیں کیا یہ جو کوئی نہیں کیا کیا اسے عذوبہ نہیں کیا</p>
<p>۱۶۶ کیا ظلم نہیں کوئی مبداء نہیں ہے کچھ اسکو ترمیم ہوا یا نہیں ہے</p>	<p>۱۶۷ مارا جو انھیں کہنے تو افسوس کی جا ہے مہر و ہر کوئی انھیں کوئی ماہ تھا ہے</p>	<p>۱۶۸ سب سے بگھاتے ہیں یہ کج بختے غم ہے یہ باغ مرا کہ تو جو کسے غم ہے</p>

<p>۹۹۱ بند سے جو تیرا کھڑا رہا جانے مٹی سے کھڑا رہے ہوئی جیسے جانے پتھر کی طرح پتھر سے کھڑا بھجیا کی خاطر برسی سنگاں</p>	<p>۹۹۲ دیا بیچے پانی کو پیسے سے بھرنا واقد میں ان کو تیرے کھار جنت کیلئے پانی کا ان سے ہون چاہیگا حسان سے منظور کی کا زمین نہا</p>	<p>۹۹۳ بھرت گل میں دیا کا رخاں کی دھاری اڑھارل ڈھانڈھوئی تھی جان میں پانی الحد سے کھار کھار سے دیاں بہتر سے کھار کھار سے دیاں</p>
<p>دھٹل جو تیری پستارہ سا پڑا ہے چھوٹا ہو یہ بیانیہ اوسکا پڑا ہے</p>	<p>جھنڈ کی طرح تارک دنیا سے ولی ہیں تھا ہرین میں محتاج مگر دل کے غنی ہیں</p>	<p>چہرہ ہوائی درویش کو اس لطف کو بہتر سے کھار کھار سے دیاں</p>
<p>۹۹۴ ناحق مریں باور میں چلی چلی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی</p>	<p>۹۹۵ نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی</p>	<p>۹۹۶ نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی</p>
<p>مہمان پر سینے ستم ایسا بھی کیا ہے دور دراز سے پانی نہیں پینے کو دیا ہے</p>	<p>حق میں کوئی نہیں میں کوئی قانون میں مال قرار نہیں کرتے</p>	<p>بند سے کسے نہیں میں کوئی والہدیت یہ محاورہ نہیں دیکھی</p>
<p>۹۹۷ نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی</p>	<p>۹۹۸ نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی</p>	<p>۹۹۹ نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی</p>
<p>۱۰۰۰ نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی</p>	<p>۱۰۰۱ نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی</p>	<p>۱۰۰۲ نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی نہیں میں کوئی</p>

<p>۱۰۱ کیا چھتا ہے تو میر کا ہون لگا از مولد و مسکن جو میر کا بیٹا مادر دہے ہو کہنے پینا ہے حققت نہ ہوا مٹا ہون تین جگہ سے شوق کھا کا</p>	<p>۱۰۲ راہی ہو خدائے کہ ہم سے پوچھا بیتین کر نیکی شیل بول نہ عدا چو بیست پیاں باری نہ ہو یاد سہو میری خست پوسد انا زور و باد</p>	<p>۱۰۳ بے قوت و عاشق آتش دل تنویر جو جاتیلان لکون کی شہنشاہ ان فخریہ دار و پیر تو اطفال و عفا نقد و غرض جو روشن تو فوج بھارا</p>
<p>۱۰۴ انین سے ہر گل گشت جنبت کا مکین ہے مظلوم ہون لب سر یہ مرو کوئی نہیں</p>	<p>۱۰۵ دین گامری پیاس جہو بزم عز امین لکھے گا او سے خالق اکبر شملین</p>	<p>۱۰۶ محتاج نمون تیرو سوا اور کسی کے اور مشرین ہون ساتھ حسیل جہاں کی</p>
<p>۱۰۷ کھنکے گا شہر کے تھوڑے سے وید میں چسپیلان جان با شہر باد آقا خلیفین کی نہ پوجا تھا دھند نہ زور کو دین اور اس کی دین</p>	<p>۱۰۸ نہر نیست خفت کے و خجست بیابان بیلکے نہ نکلا خاکیں ہوا اکبار دیگا کہ نہ تیرا ہون نہ بند بار اور کالے یہ جانا ہے نہ ہونگار</p>	<p>۱۰۹ رباعی بانیو غبار غیب طائر ہے ہشتیار آریں تو سوار ہے پس پائے سپیدی و بحر چو کی اغب ہے چونکات کہو علی ہے</p>
<p>۱۱۰ تلاش جو دیکھے کہ جنگ اسے کروٹیں حضرت کو عرض تیغ و سناں کا مروٹیں</p>	<p>۱۱۱ مارا مرو جانی کو کہ چلائی ہے زمین سہو پٹی خیمے سے چلی آتی ہے زمین</p>	<p>۱۱۲ رباعی درد و الم عات کی نہ گزیرے پہ چنندم حیات کی نہ گزیرے منہ نکادون گزیرا شہر کی اب بیکھین نجکی رات کی نہ گزیرے</p>
<p>۱۱۳ فرمانے لگے روک سہ سو دریا ہم اسے بغاوت چہار ہوا خواہ نوشہ کش نہ تھوڑے سے مجھے و افند سہ راہ وین چلکہ ہم چلی بن</p>	<p>۱۱۴ میر کی صدا برائی میری کمانی یار کیا شہر مجھ سے کسی دہائی بانی کی موعلاں نے اک بوینڈ پائی ہو میری بن بھائی کی زینب چائی</p>	<p>۱۱۵ رباعی پہ چنندم حیات کی نہ گزیرے منہ نکادون گزیرا شہر کی اب بیکھین نجکی رات کی نہ گزیرے سامش</p>
<p>۱۱۶ ہرگز نہ فراموش اہسان کرینگے ہم قبر میں کل تری آسان کرینگے</p>	<p>۱۱۷ دنیا مرو شہر سے خالی ہوئی ہو ہو ہاں تو میری وارث و والی ہوئی ہو ہو</p>	<p>۱۱۸ رباعی پہ چنندم حیات کی نہ گزیرے منہ نکادون گزیرا شہر کی اب بیکھین نجکی رات کی نہ گزیرے سامش</p>

<p>۱۵۰          اللہ سبحانہ تعالیٰ میں غصہ نہ ہو          جس سے جو شخص اس کا نام پڑے          سب پر تو خوش ہو جائے اور پکارے          سرگیاں کو زلفِ انظار علیٰ ہوا پکارے</p>	<p>۱۵۱          ہے گویا میری فضا میں سخن مرا          گویا میری فضا میں سخن مرا          ہے جو خدائی میں رہا ہے          محفوظ ہے میری فضا میں سخن مرا</p>	<p>۱۵۲          تو خود کی طرح لاش کی ہو گیا ہمال          ہے میری فضا میں سخن مرا          اوصافِ اعلیٰ میں ہے میری فضا میں سخن مرا          ہر قسم کو ہوا میں ہے میری فضا میں سخن مرا</p>
<p>۱۵۳          دعویٰ نہیں غور زبانِ درمی نہیں          جو ہر تولا کھدین پہ کوئی جو ہر نہیں</p>	<p>۱۵۴          بھلے ایسے تھے نگین سنے نہیں          دامن میں ہیں وہ گل جو کسی پہ نہیں</p>	<p>۱۵۵          ہر سو انکھیں تو مومنا مہرِ ان نہو          ہر سو ہوتی زبان ہوتو شمسِ بیان نہو</p>
<p>۱۵۶          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں</p>	<p>۱۵۷          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں</p>	<p>۱۵۸          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں</p>
<p>۱۵۹          پائی نہیں کبھی یہ علامتِ نبات میں          مضمونِ توپرک ہے ہر بات بات میں</p>	<p>۱۶۰          مداحی تیسریں ہر حسن قبول ہے          یہ رتبہ غلامی آلِ رسول ہے</p>	<p>۱۶۱          قرآن میں جہکا صفت کر خدا کرے          کس کی زبان سے پھر شہرِ انکی بنا کرے</p>
<p>۱۶۲          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں</p>	<p>۱۶۳          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں</p>	<p>۱۶۴          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں          ہے میں نے نظم میں نظم میں</p>
<p>۱۶۵          نقشا جو کھینچا پڑھتے کارزار کا          خامہ دکھا رہا ہے چلنے میں اتفاق کا</p>	<p>۱۶۶          جاتا ہے کیوں فلک طرار کی ہے ہوے          آد کا مقام ہے ہر باگین لیے ہوے</p>	<p>۱۶۷          ہمیشہ جہد میں ہیں درجے نظیر ہیں          کافی ہے یہ کہ تو خدا کے احسب ہیں</p>

<p>۱۱۷ کیا نہض کرے کوئی تاج پیکار سیاہ سیل سے ایسی جان کسان خاکہ سے چھلکی نشان دور کمان وہ چھلکی نشان نسبت ہو یا پیکار کسان</p>	<p>۱۱۸ بانی پیکار کی تفسیر وہ خاکہ سے چھلکی نشان دور کمان وہ چھلکی نشان نسبت ہو یا پیکار کسان</p>	<p>۱۱۹ کیا نہض کرے کوئی تاج پیکار سیاہ سیل سے ایسی جان کسان خاکہ سے چھلکی نشان دور کمان وہ چھلکی نشان نسبت ہو یا پیکار کسان</p>
<p>۱۲۰ خاکہ چھلکی سے شرف دینیاس میں ما پیکار اس میں چھلکی جو اس میں</p>	<p>۱۲۱ کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا کیا سالک ہزار ہا اسی منزلیں رہ گئے</p>	<p>۱۲۲ دینا جو ابشت ہوشن کا عام ہے طوبی اسی نہال کہ سایہ کا نام ہے</p>
<p>۱۲۳ بیا بولی چھلکی کوئی خاک عقد کمال کو عقل و شکر کمال مطلب ہوا اصل کو حاجت کمال بیا بولی کوئی خاک</p>	<p>۱۲۴ خاکہ چھلکی سے شرف دینیاس میں ما پیکار اس میں چھلکی جو اس میں</p>	<p>۱۲۵ کیا نہض کرے کوئی تاج پیکار سیاہ سیل سے ایسی جان کسان خاکہ سے چھلکی نشان دور کمان وہ چھلکی نشان نسبت ہو یا پیکار کسان</p>
<p>۱۲۶ ہم خوش ہو کر ملک کو دیا ہوا دیے کیا بڑھ گیا جو بھر میں قطرے ملا دیے</p>	<p>۱۲۷ کھینچاں بان کوئی بہ گریب محل چلے بیمہ کی جاہ کوئی نہ تمام کس محل چلے</p>	<p>۱۲۸ دو تار ہر مثال در بے مثال کی ساحل ملک نہ پوچھی کشتی خیال کی</p>
<p>۱۲۹ یوسف کے حسن و عفت کوئی نہ پیکار دور کمان وہ چھلکی نشان نسبت ہو یا پیکار کسان</p>	<p>۱۳۰ کیا نہض کرے کوئی تاج پیکار سیاہ سیل سے ایسی جان کسان خاکہ سے چھلکی نشان دور کمان وہ چھلکی نشان نسبت ہو یا پیکار کسان</p>	<p>۱۳۱ کیا نہض کرے کوئی تاج پیکار سیاہ سیل سے ایسی جان کسان خاکہ سے چھلکی نشان دور کمان وہ چھلکی نشان نسبت ہو یا پیکار کسان</p>
<p>۱۳۲ یوسف کے حسن و عفت کوئی نہ پیکار دور کمان وہ چھلکی نشان نسبت ہو یا پیکار کسان</p>	<p>۱۳۳ کیا نہض کرے کوئی تاج پیکار سیاہ سیل سے ایسی جان کسان خاکہ سے چھلکی نشان دور کمان وہ چھلکی نشان نسبت ہو یا پیکار کسان</p>	<p>۱۳۴ کیا نہض کرے کوئی تاج پیکار سیاہ سیل سے ایسی جان کسان خاکہ سے چھلکی نشان دور کمان وہ چھلکی نشان نسبت ہو یا پیکار کسان</p>

<p>۱۹۱</p> <p>قربان تیر نام کر او در پیش خدا تیر جلال کے اور سیدیں حاجت کا تو نظر مولا پر چل چے بلجی حضور بہ بندہ دین</p>	<p>۱۹۲</p> <p>سب کی تو جی خوش گیارا تیرا سب کی تو جی خوش گیارا تیرا دراکھائیں غلام اور کسے پیارا نوشہ پیر سب سے پیر آہ آہ زادہ میسرینہ پیر آہ آہ</p>	<p>۱۹۳</p> <p>مطلع سحر کو از جویا سیدیں سولہ سحر کو از جویا سیدیں فاقت تھی کلام کا اوس قی شکر اقبال اوس تیرا سیدیں افندہ سحر تھی کلام کا سیدیں</p>
<p>۱۹۴</p> <p>ہو لایسم ہر ایک کویر الا نام کی - نیسے گا قبر میں خبر آبرو غلام کی</p>	<p>۱۹۵</p> <p>صحرای کر یا مین ہوا کیا بری جلی فاقت تھی سسر اک گیسو پر پیری جلی</p>	<p>۱۹۶</p> <p>سب کمر ٹاڈا یا فضا تھی سب بات پر مولا فخر تیر قدم کے ثبات پر</p>
<p>۱۹۷</p> <p>اگر تیر فخر سے فضا میں جان نکلے دماغ کی تیرا فخر سے الزام خفتی سے آتشا نہیں تیرا تیرا ہر جا بجا کلام تیرا تیرا</p>	<p>۱۹۸</p> <p>ماں کو تیرا لگا خاطر کا باغ نارنگی ہو تیرا گل ہو چرخ جان علی کو سوزا ہے نہ خاطر کا دل نہ تیرا خاطر کا تیرا</p>	<p>۱۹۹</p> <p>اگر تیرا سنا تھی ہو کا کجی صبر اک جان لکھ دو تیرا دل کا راجہ میرے پہ تیرا حق مرد کو تیرا غیرت میں تیرا تیرا تیرا</p>
<p>۲۰۰</p> <p>ہوئی اگر زبان کو فاقہ کلام کی جھاؤ نکالیں خود کہ دو ہائی اما کی</p>	<p>۲۰۱</p> <p>ہو تیرا جوش تیرا قدم پر امام کے رہ جانے تھے حشیں کچے کو تھام کے</p>	<p>۲۰۲</p> <p>دیکھا جو منہ سرود دہاؤ گئے صغیر کو اپنے جگر سے کھینچ لیا آپ تیر کو</p>
<p>۲۰۳</p> <p>عقل حلیقہ ایمان صغیر ہے تا جہ جہ جس طرح وہ ریاں چلیں زادہ جہ کا ریل تو قرآن چلیں پانی ملا نہ جسکو چوکان چلیں</p>	<p>۲۰۴</p> <p>یوسف چھٹا تھا جیو پیر کی لکھ شیردہا سب سے سب سے پیرا مال بان دوہر میں تیرا تیرا مال پیشہ سب سے تیرا تیرا مال</p>	<p>۲۰۵</p> <p>اگر تیرا تیری کو تیرا تیرا باران تیرا تیرا تیرا اگر تیرا تیرا تیرا تیرا پانی تیرا تیرا تیرا</p>
<p>۲۰۶</p> <p>تھامس گئے کانو فزون ماہتاب سے دھڑکے تیر ہو انحر کے اسے</p>	<p>۲۰۷</p> <p>شکوہ نہ محبت کا نہ خاک کا گلا کیا لاشہ لہر کا دیکھ کے شک نہ کیا</p>	<p>۲۰۸</p> <p>بالا تیر کین تھا ہوا تھی جی ہوئی تھی چار دست و پائی تھی جی ہوئی</p>

<p>۲۱۸</p> <p>دفعہ سپاہی چوٹی لٹی دین گرنی وہ درویش کی دوپٹا چاقو میں نہیں خاموش نہ ہر اکا ہر دین کیلی نہ تھا شہین کے سر پہ چاقو</p>	<p>۲۱۹</p> <p>ہو کو دیکھو بل دودھ گرنی کی دین نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو دست فرزند کی پستی تکیا چاقو نئے نئے ترسے پستین سلطان چاقو</p>	<p>۲۲۰</p> <p>نیش سپاہی در آل رام کر گیا قوت خدائی ہے سو شام کر گیا دین ہی دین دین دین دین دین کین مقام کہ نہ داسا کر گیا</p>
<p>تھا سبیل جوش دوش ہی سوار کو تو لے ہوئے تھے شعلی ذوالفقار کو</p>	<p>قطر عرق کے دیکھو دیو تناب ہر غل تھا پڑی ہے اوس گل آفتاب ہر</p>	<p>لا رب فیہ مصحف ناطق کے جائے ہیں خسار پاک مانتھہ قرآن اٹھائے ہیں</p>
<p>۲۲۱</p> <p>سلاخ چوٹی تھی سلاخ چوٹی نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو</p>	<p>۲۲۲</p> <p>نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو</p>	<p>۲۲۳</p> <p>نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو</p>
<p>ابر و کرم کو دیکھو ترغین کی کٹ لکین بتلی دھڑل کر صفیر ان الٹ لکین</p>	<p>روشن تھامخ سواد خط مشکبامین تھافرق بال بھر کا حلب و تلامین</p>	<p>لازم نے جن ایون کو جواہر رقم کیا اوس لعل لب پہ سنگ لگا کر رقم کیا</p>
<p>۲۲۴</p> <p>تھا غنیمت جو جواہر کا گن لال نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو</p>	<p>۲۲۵</p> <p>جنان عدل چرخ شاہنشاہین نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو</p>	<p>۲۲۶</p> <p>نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو نیز ہی صفی صوفی کی جانی چاقو</p>
<p>جلی جو کوند جاتی ہر چہر کے نور سے حورین شمار ہوتی ہیں سن سن کے دور سے</p>	<p>کیا ذکر رکھا او خط عزیز شربت کا پہلو ملا ہوا ہر نجف سے بہشت کا</p>	<p>دریا بہ پشہ کام شہ نیک خور ہے پانی کی بھر جہان میں خاکل برور ہے</p>





<p>۱۵۶          تیر تیریں زخم بھائی بھندلا          باپچو سے پیکو نہ پوچھو پوچھو          تینوں کو چل سہرا سکا بدن پوچھو          تیرا بھینجی سچی چکل بلج سکی</p>	<p>۱۵۷          قلعہ سلطان علی          جینین چاشم کھار علم ہے          مینڈا بول بول توں بل ہے          فدا کرے ادھر سے نام اکر ہے          سر نشان شام خبر دار ہے</p>	<p>۱۵۸          ہر خیر و برکت میرا اختیار ہے          پیاسا چوہن میں بصلت کر دیا ہے          دنیا میں تو فنا و فغان میں بار ہے          میں جاب تبارت کا کیا اعتبار ہے</p>
<p>گردن جو قبلہ رو بھی ہو زنیار میں          ظاہر یہ تھا کہ فرج ہو میں نماز میں</p>	<p>قوت تھیں نکھاتا ہوں اس چشم لک          لو کو ندنی ہو ہر حق غصہ الفقار کی</p>	<p>عوضہ فقط ہی چند نفس کا اخیر ہوں          اکبر سا نہ جو ان درہا میں تو پیر ہوں</p>
<p>۱۵۹          بلور توں کفر و فتنہ چاہتے ہیں          ادا شدہ حسیں زیند نہیں چوہا جین          شہد ہو کہ جہاں تھا سائیں سائیں          نہ تھا ہی ہر خط و خبر خط و خبر</p>	<p>۱۶۰          بیجا ہوش غم غریب          غم اکھراں غلام میں کین کین          بان نہ ہو باز و بیک میں تار کین          بان بیکان نہ ہو و کو کو کین</p>	<p>۱۶۱          خرابی میں کفر و فتنہ چاہتے ہیں          انیسویں میں کفر و فتنہ چاہتے ہیں          رنگ بیک نام دہی قلم چاہتے ہیں          کسان کے لئے کفر و فتنہ چاہتے ہیں</p>
<p>سایہ کیسطح کا جو آسمان تھا          سید کی لاش کا بھی کوئی باسبان تھا</p>	<p>لوگوں سے بچھو یوں کو چھو رو کو نہیں          شیر خدا کے شیر کرا ب لوگوں سے نہیں</p>	<p>امداد گھر حرمین کوئی یوں لاش بھی تھا          اصغر کو دیکھو دودھ جی کا چھٹا تھا</p>
<p>۱۶۲          دغا چوہا بارالم سے کراہت          خیم بیعت سے نواخت بلند          تیرے پر لاشہ و زندہ سر کین          پتیں سر کین پتیں سر کین</p>	<p>۱۶۳          شہر شہر اسد گردگار ہوں          زبکین زمانہ میں دغا دار ہوں          جبکہ فرس رسول تھوڑے          بیجا ابوزب کا ہوں چاکسار ہوں</p>	<p>۱۶۴          کفر و فتنہ میں کفر و فتنہ چاہتے ہیں          کفر و فتنہ میں کفر و فتنہ چاہتے ہیں          کفر و فتنہ میں کفر و فتنہ چاہتے ہیں          کفر و فتنہ میں کفر و فتنہ چاہتے ہیں</p>
<p>کیا غم نہیں ہو کو لساخ دالم نہیں          صد مریہ ہیں کہیں سے باہر قوم نہیں</p>	<p>اک بندہ حقیر ہوں رب غفور کا          منحہ سے کچھ نکلے گا کلمہ عز و رکا</p>	<p>کھیتی سب تو مریہ بنو ہو گئی          رنگا رنگ کیا گلوں کا ہوا اور ہو گئی</p>

<p>۱۵۵ ایمان تو جو خار و درخت ہے بانی تو کس کا زار ہے ایذا رسول کے کس سے میل و بریں میں بیابی نہ</p>	<p>۱۵۸ تجارت و مشاغل کس کی آب و آبی بدست کس کی شربت کس کی چشمت کس کی نہاید افسوس کس کی</p>	<p>۱۵۶ سارک و چنک لڑا افسوس کس کی جبر و استبداد کس کی حسن و کرم کس کی سجود و تضرع کس کی</p>
<p>چھوٹا کیا پس کو جواب دل کے ناہم خود غلط ہو، قرآن کو بھول کے</p>	<p>سر کے پاش پاش ہیں تن در زیر ہیں نواہرین کیا زیندگی لشکر کی تیز ہیں</p>	<p>تو خاک ہو پس بھی الفت کی کور نیز یہ سر پہ حلاوت تو منہ قبلہ رو رہی</p>
<p>۱۵۷ اک دن دھاک سے بند نہ رہا تکلیف تھا کس کا باندہ بنی جاہ وہ بابر الدین کا وہ باندہ بنی جاہ اک دن وہ کوئی نہ رہا</p>	<p>۱۵۹ دیکھ کر کس سے نہیں کھینچا اٹھ کر کس سے نہیں کھینچا دور کس سے نہیں کھینچا دور کس سے نہیں کھینچا</p>	<p>۱۶۰ جو بیکار ہو کس کا کس کا سندھ پناہ کس کا کس کا حال میں کس کا کس کا</p>
<p>نام کا یوں گھڑیں سد اشو و شین تھا ایسا کبھی نہ بیکس نہ تھام حسین تھا</p>	<p>تجلی ہو مرگ جو گور و گور کے ہیں کس نخل کے ٹھہرے گل کس چمن کے ہیں</p>	<p>مٹی ہو یا کفر ہو تن پاک کے تلے اٹھ کر ہو کر کھے خاک کے تلے</p>
<p>۱۵۸ بھٹکا بھٹکا بار و کدھر ہے بھٹکا بھٹکا بار و کدھر ہے بھٹکا بھٹکا بار و کدھر ہے بھٹکا بھٹکا بار و کدھر ہے</p>	<p>۱۶۰ کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے کس سے</p>	<p>۱۶۱ خاک کس کی تو خاک کس کی برابری کس کی برابری کس کی برابری کس کی برابری کس کی برابری کس کی برابری کس کی</p>
<p>جو الیہ کا دوست یعقوب کون ہے غلبہ ہے کس کی فوج کا مغلوب کون ہے</p>	<p>قدسی رو سے مجھے ہیں اہل شاپر تن انکے ہیں زمین پر سر آسمان پر</p>	<p>کیا کیا گل مراد مری ماٹھ اٹے ہیں بلخ جہانیں اکے پہل کس نے پاؤں ہیں</p>

<p>۴۳</p> <p>مومنین کے لیے ہے جس کی بات خاتم گزشتہ میں ہے جس کی بات بے شک چاکر کے لیے ہے جس کی بات نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات سین کے لیے ہے جس کی بات</p>	<p>۴۴</p> <p>مومنین کے لیے ہے جس کی بات خاتم گزشتہ میں ہے جس کی بات بے شک چاکر کے لیے ہے جس کی بات نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات سین کے لیے ہے جس کی بات</p>	<p>۴۵</p> <p>مومنین کے لیے ہے جس کی بات خاتم گزشتہ میں ہے جس کی بات بے شک چاکر کے لیے ہے جس کی بات نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات سین کے لیے ہے جس کی بات</p>
<p>کچھ دن جو میری پاس ہر سوار تھے یہ لالہ اپنا بے پروا دگار تھے</p>	<p>بھی سی تیغ کو ندی تھی کس چراگی آتی تھی کس طرف سے صدالامان کی</p>	<p>دوسری ہو جواب تو ایمان کی چاہ کی آئینگی کوئین سے صدالاکہ کی</p>
<p>۴۶</p> <p>نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات خاتم گزشتہ میں ہے جس کی بات بے شک چاکر کے لیے ہے جس کی بات نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات سین کے لیے ہے جس کی بات</p>	<p>۴۷</p> <p>نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات خاتم گزشتہ میں ہے جس کی بات بے شک چاکر کے لیے ہے جس کی بات نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات سین کے لیے ہے جس کی بات</p>	<p>۴۸</p> <p>نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات خاتم گزشتہ میں ہے جس کی بات بے شک چاکر کے لیے ہے جس کی بات نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات سین کے لیے ہے جس کی بات</p>
<p>بالا ہر دوش حال تھی مضبوط پہ ہاتھ تھا خیبر میں کون شیر آئی کے ساتھ تھا</p>	<p>کیونہ فراریوں کی دوہائی بھی یاد ہے صفید میں صفوں کی صفائی بھی یاد ہے</p>	<p>بابر کوئین کے آئے عجب عزم و جاہ سے غل تھا کہ کھلے یوسف صدیق جاہ سے</p>
<p>۴۹</p> <p>نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات خاتم گزشتہ میں ہے جس کی بات بے شک چاکر کے لیے ہے جس کی بات نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات سین کے لیے ہے جس کی بات</p>	<p>۵۰</p> <p>نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات خاتم گزشتہ میں ہے جس کی بات بے شک چاکر کے لیے ہے جس کی بات نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات سین کے لیے ہے جس کی بات</p>	<p>۵۱</p> <p>نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات خاتم گزشتہ میں ہے جس کی بات بے شک چاکر کے لیے ہے جس کی بات نیکوئی کے لیے ہے جس کی بات سین کے لیے ہے جس کی بات</p>
<p>زور خدا تھا دست و ہی رسل میں دو کر دیا تھا عمر کے قامت کو طرین</p>	<p>لشکر جو نہ کاخوت ہو بیتاب ہو گیا ہر شے سے لگا بھی جگر اب ہو گیا</p>	<p>شعلہ ہر نہ سائنت وائے دے رہے دو تین روز چاہ بیکر پچھے رہے</p>

<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں و اقطار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>	<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں و اقطار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>	<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں و اقطار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>
<p>دوم چہرہ بگڑا گناہ سراسر پناہ کے طوفان خون کی لہر کا کرب و غم بگڑے</p>	<p>زینت ہوا سما کی رولوں نہیں کی دنیا کی آبرو ہاں تو عزت پر چین کی</p>	<p>اس طرح گھر شاہ رسول خدا کا مسو سیدانیوں کے منہ پہ پیرہ رو کا کھو</p>
<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں و اقطار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>	<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں و اقطار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>	<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں و اقطار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>
<p>دور میں بھی ہم اپنا خدا کا حصہ ہیں بھٹو پھٹیں کو خدا ایک نور ہیں</p>	<p>مکھو تو نہ زور چکی سدا کے پڑھو نماز میں عہد کی سید کیا کے</p>	<p>گیتی پر فوج و ہنہش میں آگئی کالی گٹھا سپاہ کی جھنڈ میں چاگئی</p>
<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں و اقطار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>	<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں و اقطار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>	<p>سرسبز چندین بیابانیں ہیں غار گلاب سرسبز گریں سرگرمیوں و اقطار چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی چاندی</p>
<p>ایک ایک نہیں تاج سر شرفین ہے احسان جہانیں نام حسین ہے</p>	<p>تیرے ہون طبیعت شہ شرفین کے وہ رت کی گھون کی ہر گھر میں ہے</p>	<p>بہرنگ شام گورگران تو لے لے لے برج بڑے کیہ یقون کو عد کون لے لے</p>

<p>۱۶۲ کا علم نشان سیدہ کی سیما گوید زینت سیرت سوا نشان کا دودھ نظارہ زینت سیرت سوا نشان کا دودھ شہینا کی بصدائی کر سیکر بیگناہ</p>	<p>۱۶۳ کاٹھی تخی و افکار کی بات جا آگاہ جانبہ ایاقا تبیح بندھی کھینکھٹ اٹھا کر بیتی چکی اور دھڑ دو دھڑا دھڑن جانبہ کی جھلک</p>	<p>۱۶۴ کلک و جھلک عجب تیرا دراز ساخت آئی آہنی کی آواز بیتی چشمک یہ دیکھ کر ہی ہر ایک ہل پھل آئی ہو بین و نہی و افق و فز</p>
<p>۱۶۵ سکر وہل کا شور کلجے دہلتے تھے تھر کے جھانچے بھی کھن افسوس ملتے تھے</p>	<p>۱۶۶ دکھائی ہو سکھائی صفائی لڑائی میں بہا نہیں مراد جو سے لین رونمائی میں</p>	<p>۱۶۷ دیر یا تھر تھر پروردگار ہوں طوفان و گھبراہٹ یا نسو بدن و الفقار ہوں</p>
<p>۱۶۸ دو غول میں بیکر و دہل شام و صبح آندھی سیاہ اٹھی گھٹائی جو جم کے نیا چین چین پیاڑوں جو جم کے تلاشے نیام سے قلعے کو جو جم کے</p>	<p>۱۶۹ قبضہ وہ جسکی سچ و اندک بنیاد ناہین وہ دیکھ کر جو دکھائی بنیاد بہی آئی جسکو گھٹ پیتی بنیاد وہ نہی جسکو گھٹ پیتی بنیاد</p>	<p>۱۷۰ بے خوف خدایوں نما اور سبکدوش نشتہ ہوں مگر کار جان و جان گلزار فتح میں ہر سہلے وکیل مرا سکھو اقبال و تیرے وکیل مرا</p>
<p>۱۷۱ اوٹھا مہی کا ہاتھ یاد لگی شانے نکلا ہمارا وچ شرف آسمان سے</p>	<p>۱۷۲ جھرمیرہ ہیں کہ شیخ شہ افغانی کی ہے تمہیرہ اوسکھ ہے کہ عنایت خلکی ہے</p>	<p>۱۷۳ دولون مریو ہیں مجھ میں کہ حرکت ہو تو ہوں امت ہوں سیکھ کے دشمن کو زہر ہوں</p>
<p>۱۷۴ باہر تیری نیام سے شہید کیا یا اب سے جھلکے ہوئی بیتی بھوار کیا چکی کو چار کے نکلا سیاہ ماہ یا آستین بیا بیا تھا آستین کا</p>	<p>۱۷۵ ہر تیرے میں یاد رکھ سکنا ہے سید کریم دین دم بہر جا ہے جراو کی ابتدا تھی ہی انتہا ہے عاشق ہو کر یہ پسندیدہ ہے</p>	<p>۱۷۶ جنت میں اپنے تیرے تیرے تیرے نہی دین تیرے تیرے تیرے سیرت کے ہاتھ تیرے تیرے تیرے سیرت کے ہاتھ تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۷۷ نکلی عروس فتح محافہ جدا ہوا یا ناٹہ ظفر سے لغافہ جدا ہوا</p>	<p>۱۷۸ یکتا تھر و الفکار قطعی دلیل ہے جو تیغ و دولون باکین و دلیل ہے</p>	<p>۱۷۹ جانی ہوں جیسے لال چھوڑی نہیں جوشن ہو یا کہ شہ و نہی موڑی نہیں</p>

<p>۹۹۱ محبوبت سے علی سا جو انجین زیادہ تر کج اور نہ خیرین کیونکہ ان کی دھڑکیاں بجائے گشت و گشت کی دھڑکیاں نہیں گونجن کوئی حبیب کا</p>	<p>۹۹۲ علاؤ کیا جلی غنیمت کیا کہ ہم تھی جب بیکار و در تھا اسید چیم نہیں تھا زمانہ ناچار جب ہم چون کہ صفیہ ہوا ہریم</p>	<p>۹۹۳ دل کا نینٹے تھے کھیلے اوچے اور کاٹھے ماتین غنائی راہ تو غنیمت تھا کاٹھے روڈ کے صفیہ کو تھکا اوچے انکار کاٹھے سرخ کی چال قری کر رہی بلایاٹھے</p>
<p>فریاد الفیثا کو کہ پانچ ہون ہیں سیکے قاتلو تمہیں پہچانتی ہون ہیں</p>	<p>شمشیر بادشاہ سلیمان بساط تھی کیا تھمتے کافروں کے قدم وہ بساط تھی</p>	<p>پہونچی یہ وہاں اس کا بھی جہاں گزرنو لوہیہ کو کھائے یوں کہ زبان کو خبر نہ</p>
<p>۹۹۴ ایک چھوٹی تین چھوٹی شاہ جناب کی بلبلان زمین صولت جہاد اعلیٰ کی فتح بھی زبان بیخ کی دراز کتنے تھے کانپ کے آپس میں</p>	<p>۹۹۵ تھی تو انقطاع میں ان کی طرف پہنچنے پہنچنے میں وہاں وہاں کٹ کٹ کر گر جو سوڑاں وہاں وہاں سکڑی ہو پڑو خاک پہ چوڑاں وہاں</p>	<p>۹۹۶ جیتے تھے اٹھا تو چھوٹی تیغ دھڑکی اور کیا دھڑکی تھی اندی اور دھڑکی بیکار دھڑکی سے یہ کبھی سوڑاں یہ صاف کر دیا اور جو صوف اٹھا</p>
<p>کیونکہ جواب تو کوئی دم بند سب کے ہیں غل تھا کہ وہ انکار کہ نہ غنیمت کے ہیں</p>	<p>ڈر کر کہ جو سوڑا کرے وہ مرے گے صف پہ گری جو صف تو پر پڑے گے</p>	<p>دریاو خون فرات کو ساحل پہ بہ گئے وہ پارا در گئے یہ اوی گھاٹ پہ گئے</p>
<p>۹۹۷ کوئی جو برق طاقت گستاخی جو صف پر اسٹا برسی تھی گستاخی یابست ہوا اس پر کوئی دیکھ کر تو پہنچا تھی پورے قیامت لپٹی</p>	<p>۹۹۸ رہیں تو کوئی کوئی نہ تو ادا دے ہاتھ بکھڑا کاٹ کسے نہ تو ادا دے سکون کی سی تو شاہ ادا دے پہنچا تو پہنچا تو پہنچا تو ادا دے</p>	<p>۹۹۹ بہیچے تھے تیغ جب شمشیر ادا دے لاکھوں باغیچہ میں نہ تو ادا دے وہ کیا چاہا نہ تو ادا دے کافر کو بھی نہ تو ادا دے</p>
<p>پھر حشر تھا جو چم نہ آئے حضور کو منہ سے ملا چکے تھے افریل صو کو</p>	<p>اوجھا بھی دار گری دشمن کو لگ گیا نن جا رہا تو پکے الگ سرالگ ہا</p>	<p>یوں فرق پہ چوڑھی یہی اہل خلاف کے مرکز کی صلیح کو قدم سر پہ کاٹ کے</p>

<p>۱۰۰</p> <p>سے جدا تھا خود تو سرور و جلال قبضہ نہ تھے نہیں ہاتھ آستین سے دور خارج سے تو جسے جان عزیز ہے دور کار کا کہیں سے کھانے کیلئے</p>	<p>۱۰۱</p> <p>جانی بے سببی تھی مانند مار و لو جانی تھی دور و دوریا زبان کی غلو اوس کی ایک سر نہ اعدا کے دل کو کشت جیات میں ہم گئے دور</p>	<p>۱۰۲</p> <p>دہلی کی بے سببی تھی مانند مار و لو جانی تھی دور و دوریا زبان کی غلو اوس کی ایک سر نہ اعدا کے دل کو کشت جیات میں ہم گئے دور</p>
<p>۱۰۳</p> <p>اوشیج جالستان سے نقطہ قلم تھے اندرو فقرہ کہ عناء ہم نہ تھے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>سرکش سب کو ہم میں کار نہ ہو گئے کٹ کر سرور کے کھیت میں انبا ہو گئے</p>	<p>۱۰۵</p> <p>سرکش سب کو ہم میں کار نہ ہو گئے کٹ کر سرور کے کھیت میں انبا ہو گئے</p>
<p>۱۰۶</p> <p>بے جا بے تیغ و لاف تھی بھری وہ بیطرف چوڑی اوس کی جانب غلبہ بھی دو چوڑی اعدا کے لئے یہ بعد بھی وہ بیطرف چوڑی اوس کی جانب غلبہ بھی</p>	<p>۱۰۷</p> <p>کیا اٹک نہ سید پیچھے نہ تھی طالع جویش تھی نہ تھی نہ تھی راشوی اللہ سے یہ سرفرازی نہ تھی کتنی تھی موت کی آفتاب نہ تھی</p>	<p>۱۰۸</p> <p>کیا اٹک نہ سید پیچھے نہ تھی طالع جویش تھی نہ تھی نہ تھی راشوی اللہ سے یہ سرفرازی نہ تھی کتنی تھی موت کی آفتاب نہ تھی</p>
<p>۱۰۹</p> <p>بید ہو تو تیرا زمین چالے کیو اسطے اک لگ گئی تھی جلائے کے واسطے</p>	<p>۱۱۰</p> <p>اس نا رسو چمکتی ہوئی راس چپ لگی کیا رعد کی بساط ہو چکی تڑپ لگی</p>	<p>۱۱۱</p> <p>اس نا رسو چمکتی ہوئی راس چپ لگی کیا رعد کی بساط ہو چکی تڑپ لگی</p>
<p>۱۱۲</p> <p>حکمرانوں کی شہسوار نے درویشوں کو سب تمام پر شکار نے چھوڑا نہ فیض ہم آپد شکار نے زندہ کو جو چاہے کھانے کا دار نے</p>	<p>۱۱۳</p> <p>سے کشتاؤں کی کشتیوں میں کیونکہ تھے قدم جو ہم کشتیوں میں وہاں تو کئی لوگ ہیں وہ کشتیوں میں وہی جو تھے شیش شیش کشتیوں میں</p>	<p>۱۱۴</p> <p>سے کشتاؤں کی کشتیوں میں کیونکہ تھے قدم جو ہم کشتیوں میں وہاں تو کئی لوگ ہیں وہ کشتیوں میں وہی جو تھے شیش شیش کشتیوں میں</p>
<p>۱۱۵</p> <p>کہتی تھی اگر یہ پیٹ کا بھرا حال ہے ہاں ہاں لو خوب مارا کہ سو یہ حال ہے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>یوں تجھ کو فرج نہیں میں حسین دلی کو دیکھا ہو اگر کبھی صفا ہو میں شیر کو</p>	<p>۱۱۷</p> <p>یوں تجھ کو فرج نہیں میں حسین دلی کو دیکھا ہو اگر کبھی صفا ہو میں شیر کو</p>



<p>۱۶۰ کس کی تو خود تو مگر خود کس کی تو خود تو مگر خود کس کی تو خود تو مگر خود کس کی تو خود تو مگر خود</p>	<p>۱۶۱ وہاں تو کی تو خود تو مگر خود وہاں تو کی تو خود تو مگر خود وہاں تو کی تو خود تو مگر خود وہاں تو کی تو خود تو مگر خود</p>	<p>۱۶۲ وہاں تو کی تو خود تو مگر خود وہاں تو کی تو خود تو مگر خود وہاں تو کی تو خود تو مگر خود وہاں تو کی تو خود تو مگر خود</p>
<p>جھگڑا بھی بیان دیا ہوا وہ آن بھی گئی غرت بھی آبرو بھی لئی جان بھی گئی</p>	<p>وہ تھا کہل پڑھ کر جو جہاں اودھار تھا دست امان بھیوں والا اودھار تھا</p>	<p>مٹی (مٹی) عزیز نہ آن کا ہو کیا دم بھرین و الفقار نہ آبرو کیا</p>
<p>۱۶۳ درد کے مور جو بوجھ بھی درد کے مور جو بوجھ بھی درد کے مور جو بوجھ بھی درد کے مور جو بوجھ بھی</p>	<p>۱۶۴ میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود</p>	<p>۱۶۵ میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود</p>
<p>چلائی تھیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں نہا لیں تھیں مضر کے سہم سپر کہیں</p>	<p>نوبت یہ پہنچی تھی کہ علم کا نشان تھا تو یہ کہہ دو الفقار کا ڈھکا کمان تھا</p>	<p>بان بان کا شہر تھا کسب پر نہیں تھا جلوہ تھا ہر نقار پر اور ہر کہین تھا</p>
<p>۱۶۶ درد کے مور جو بوجھ بھی درد کے مور جو بوجھ بھی درد کے مور جو بوجھ بھی درد کے مور جو بوجھ بھی</p>	<p>۱۶۷ میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود</p>	<p>۱۶۸ میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود میں نے تو خود تو مگر خود</p>
<p>دیو تھے تیر کٹ کھدا الامان کی پتو نکلی طرح اوڑنی تھیں شام کی</p>	<p>دور دور کے منہ ہر سہجوت آدھل دیے گھوڑی کی سم نو موزیوں کو سر دیے</p>	<p>ابو کو اک اشارہ میں مطلب داکیا شکل کشا کی تیغ زعفران و نکو داکیا</p>

<p>۱۱۸ میرا تو حق این کہنا سنہا سولہ بڑے اور عجیب درود ہوا جسے خاک و مین جڑا دہ دہوا دو دریا جو تیر تو رش کد ہوا</p>	<p>۱۱۹ کینا تھی غم و ایشال تھی کیا زودہ کار تھی کیا دی کمال تھی بجی زمین پہ تھی تو خاک پر پلا تھی اصلا پہ تیغ قبلہ عالم پر دھال تھی</p>	<p>۱۲۰ غل تھا کہ اس کی فریب خالی غائبی بجیاں کے پیچے بالی نہ جا بیگی میں لگی سر و نہ زوالی نہ جا بیگی یودہ بلا بد پر بالی نہ جا بیگی</p>
<p>خون عدو کو گھیت گھی لوین پاتا تھا سیدی الٹ پڑی بھی جلہ کھنڈا تھا</p>	<p>اگے رہی ہر سے بھی کچھ رزم گاہین تمہرہ کی ڈھال بھی تھی اسی کی بناوین</p>	<p>جو ہر نہیں پہ تیغ رش خوش نصان سیدی لکھی سولی پر دعا کی ہلال پر</p>
<p>۱۲۱ وہا لیں تو تھیں حال حال تھی بہا تھا شہر کی سی بنال تھی کمانا تھا باغ کی طرح تھی سکھ رہا جو شہر تھی</p>	<p>۱۲۲ تیغ غم تھی اس کی کمان بنا پستی ہو کر تیغ نہ بالی دان بنا کہ نہ کہ خلق او سیکھے آسمان بنا جس تیغ کی بناوین جو جان بنا</p>	<p>۱۲۳ بجیاں ہی تھی وہیں تھی خادم تھی ساتھ اجل تھی برصفت تھی بادل تھی یوہر تھا جو پھر تھی</p>
<p>پکڑا کلا تو سائنس تو رہ لی گئی دریا پر جس کو پایا ہوا و سکا لی گئی</p>	<p>نہرت بھی اک لقب ہم تیغ دوسرا تھا بروئے او سکی پشت پر تکیہ فر کا تھا</p>	<p>میرم ہوا کوئی کوئی سرکش کھل گیا آنکھوں کے سامنے سے جھلاوا اٹھ گیا</p>
<p>۱۲۴ نہ تھی غم غم غم غم غم غم غم غم بجیاں تھی ساتھ تھی ساتھ تھی تیغ تھی تیغ تھی تیغ تھی تیغ تھی تیغ تھی تیغ تھی</p>	<p>۱۲۵ کینا تھی تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ کینا تھی تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ کینا تھی تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ کینا تھی تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ</p>	<p>۱۲۶ مشتوں سے تو تھی تیغ تیغ تیغ تیغ بجیاں تھی تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ تھی تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ تھی تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ تیغ</p>
<p>چیتا تو سامنے سے کوئی کم لگ گیا منہرا و سکا جسے دیکھ لیا دم ٹھگ گیا</p>	<p>دو زمین سرا و ٹھانی کی کب و کو بار ہے اب گزروں پہ تیغ تیرا اور سوار ہے</p>	<p>برسون ہی انہی میں نہ متفرقین کے جھیلے ہو کر لڑائیاں بد جنین کے</p>

<p>۱۶۷ مبارک چاق و تاب سب کا حسین جل جلال و کرم و جلال و کرم سے بول کر نہیں بھی جا کر حسین چشم ز حال مجھیں بھی پھر کر حسین</p>	<p>۱۶۸ کسی کا قین و زور و چنگیز کسی کی شالی سے ہو کر چوچان دیر ماری تھی زان قدر انداز گنہ گار ایک نامورین سے پھر کرے پھر کر</p>	<p>۱۶۹ جو لنگہ پہنڈ نہ میرا کارب فروست سے تو کیلے سناؤں بزارب بوسون اندوز بان فصاحت شمارب لو کہ گریہ نہ ہو تو پتہ پانچ چارب</p>
<p>۱۷۰ دُعا لو کہے رنگ خوف سے کافر ہو گئے چار آئینوں کے شیشہ دل چور ہو گئے</p>	<p>۱۷۱ شکریہ یہ زخم کا جو پامال ہو گیا ماری خوشی کے تیغ کا سنہ لال ہو گیا</p>	<p>۱۷۲ دی ہو مصطفیٰ کی قسم فوج شاہ لے تلوار و کسلی ہو تمھاری امام لے</p>
<p>۱۷۳ خالی ہو کر تونے سے جبر سے بڑی جلی خالی ہو کر تونے سے جبر سے بڑی جلی خالی ہو کر تونے سے جبر سے بڑی جلی</p>	<p>۱۷۴ تمہی تھی جو تیغ شہ مشرقین کی جنگل میں شور تھا کہ دو دھالی حسین کی</p>	<p>۱۷۵ منظر دے نہ جنگ نہ ہاتھوں میں زور دے بجلی جو تھم گئی ہو تو کہ سنہ کا دے</p>
<p>۱۷۶ چلنے میں گریہ کی اور کسی کی دعا دے گی اب تو دین سے جس کی</p>	<p>۱۷۷ اگر طرح لیج رانی کو ان تک بان و زبان سے چوس کر ان تک</p>	<p>۱۷۸ کھٹک و نا حسین کا دل درد مند ہے ایزد و الفقار صبر خدا کو پسند ہے</p>

<p>۱۳۵۱          آقا شہید تاجی کو کھڑکوں پر بند          فرما دینے سے کہیں کھڑکوں پر بند          فرما دینے سے کہیں کھڑکوں پر بند          فرما دینے سے کہیں کھڑکوں پر بند</p>	<p>۱۳۵۲          دودھ و خوند و شیرین بربط          دینے کی بات کر دینے کی بات          دینے کی بات کر دینے کی بات          دینے کی بات کر دینے کی بات</p>	<p>۱۳۵۳          بلبل کو حسینیت کا وقت ہو          بلبل کو حسینیت کا وقت ہو          بلبل کو حسینیت کا وقت ہو          بلبل کو حسینیت کا وقت ہو</p>
<p>۱۳۵۴          وعدہ ہو تو نہیں پھر نکاح بربط          شراب بچانے کے تیغ و تیر سے</p>	<p>۱۳۵۵          برسوں پر طعنے دے سوا مارا کبھی نہیں          نقیہ پر بھی اپنے مارا کبھی نہیں</p>	<p>۱۳۵۶          نکلے گا بابر مشہد شریف سے          گھوڑے پر اب تمہا نہیں جانا گئے</p>
<p>۱۳۵۷          دودھ و خوند و شیرین بربط          دینے کی بات کر دینے کی بات          دینے کی بات کر دینے کی بات          دینے کی بات کر دینے کی بات</p>	<p>۱۳۵۸          یہ ذکر تھا جس کی طرحی بربط          دینے کی بات کر دینے کی بات          دینے کی بات کر دینے کی بات          دینے کی بات کر دینے کی بات</p>	<p>۱۳۵۹          کوئی طرحی بربط بربط          دینے کی بات کر دینے کی بات          دینے کی بات کر دینے کی بات          دینے کی بات کر دینے کی بات</p>
<p>۱۳۶۰          عادل کا سامنا ہر مشہد شریف کو          مارا ہو کر کبھی تو بچل کر حسین کو</p>	<p>۱۳۶۱          نیرنگ لگے جو حق پر حسین دلیر کے          بسیج بخت کی لکھی نیرنگ شہر کے</p>	<p>۱۳۶۲          گر پڑا ہوا ہے کبھی گریستہ ہوا          جھک جھک منہ سوخا کے لہو اوٹھیں</p>
<p>۱۳۶۳          کتنا درد و غم کو کھڑکوں پر بند          جتنا درد و غم کو کھڑکوں پر بند          جتنا درد و غم کو کھڑکوں پر بند          جتنا درد و غم کو کھڑکوں پر بند</p>	<p>۱۳۶۴          مارا ہو کر کبھی گریستہ ہوا          جھک جھک منہ سوخا کے لہو اوٹھیں          جھک جھک منہ سوخا کے لہو اوٹھیں          جھک جھک منہ سوخا کے لہو اوٹھیں</p>	<p>۱۳۶۵          کوئی طرحی بربط بربط          دینے کی بات کر دینے کی بات          دینے کی بات کر دینے کی بات          دینے کی بات کر دینے کی بات</p>
<p>۱۳۶۶          پھر اکبار کو لڑو طعنے پہ لانا حسین کو          اوڑھو اچھا چھوڑنا آنا حسین کو</p>	<p>۱۳۶۷          بیرون پر طعنے دے سوا مارا کبھی نہیں          نقیہ پر بھی اپنے مارا کبھی نہیں</p>	<p>۱۳۶۸          ایک دہن بات بھی نہ سوائی تھی          طاری ہر صنعت کہ زبان لٹکاتی تھی</p>

<p>۱۶۸ دور دور سو لوگوں اور کھانوں میں خالی ہو گیا جو کراہی بکرات شعبہ کو دور تر میں سو درخت عزت جہان میں ہو دراصل</p>	<p>۱۶۷ بیکس کی لوسی کو خطا کو آگاہ بہ ہر امر میں کبھی بادشاہ برگاہ میں نہ ہو پھر کبھی بادشاہ پیدا ہو کبھی نہ ہو کبھی بادشاہ</p>	<p>۱۶۶ ایک آدمی کو چاہیے کہ نہ ہو نہ ہو کبھی کبھی نہ ہو کبھی بوسے یہ آدمی کبھی نہ ہو ایمان میں نہ ہو کبھی نہ ہو</p>
<p>زیر زمین بھی مورد لطف کرم ہیں یہ بکے سب لطف بہ ثابت قدم ہیں</p>	<p>یہ ظلم جو راجہ و حیدر کے سامنے بیٹے کو فرج کرتا ہو مادر کے سامنے</p>	<p>نہایت ہوا محو کہ اہل ب تہیہ کھدوا بھی ہو دور کہ تہیہ تہیہ</p>
<p>۱۶۵ لشکر کی تیرا کار کا تیرن ریش غفلت اس کی کب نہیں سجین حق کو کھانے کو کھانے وان سبیلان کو کھانے کو کھانے</p>	<p>۱۶۴ پیشے گا جو دور کے وہ متوجہ جلد یا دھکے یوں پسند ناچار دیر یا کو یوں پسند ناچار جلدی چھوڑ کر دیر کے پسند ناچار</p>	<p>۱۶۳ سیدان ایک جیسے غلام نے کہا نہ ہو بے پائے سنا جو نہ ہو کھا سجین حق کو کھانے کو کھانے وان سبیلان کو کھانے کو کھانے</p>
<p>۱۶۲ زاور کھا جو چھاتی پزیرا کھا کی بہنی طرف سو آئی صدا ہا ہا کی</p>	<p>اب چشم کا اس جسد پاش پاش پر کھولے زینت تھی ہو بھائی کی لاش پر</p>	<p>بھائی کے مرنے وقت بس کا گدازنو یوں فرج کر مجھے کہ کسی کو خبر نہو</p>
<p>۱۶۱ کھانے جو کھا وہ ادھر ادھر دیکھا کھانے کو کھانے کو کھانے شعبہ کو دور تر میں سو درخت عزت جہان میں ہو دراصل</p>	<p>۱۶۰ سید بہ دور یا دور اور غلام نہ ہو کبھی کبھی نہ ہو کبھی بوسے یہ آدمی کبھی نہ ہو ایمان میں نہ ہو کبھی نہ ہو</p>	<p>۱۵۹ نہ ہو کبھی کبھی نہ ہو کبھی بوسے یہ آدمی کبھی نہ ہو ایمان میں نہ ہو کبھی نہ ہو ایمان میں نہ ہو کبھی نہ ہو</p>
<p>دور قہر حق سو دست درازی کو چھوڑ مقدہی کامیر و نازی کو چھوڑ</p>	<p>خلوت اسے گھر شاہوار لے تن سے سر حسین کو جلدی اتار لے</p>	<p>خجھر سے فوج جان دول فاطمہ ہوا جس جاحقی قتل گاہ وہیں خاتمہ ہوا</p>

<p>۱۵۷۱ سنت پوچھتی نہ شاد و غم بہ شہر تھیں لے جاتا تھا شہر کبھی ہوئی تعین ہو پڑی نہ ہو خسار و دون زرد و سبز</p>	<p>۱۵۷۲ چیک چیک جانے کی شاد و غم سچ سچ کیا نہ پکارو سچ و غم آئی صد کاربان کی قسمت ملی نہ ہو بہشت جاو حال کی جو فکر گواہ</p>	<p>۱۵۷۳ جو کچھ مری سب کی تنگناہ اوغا کس کی سب کی غمناہ اور افس نہ ہو جی نہ ہو اور آسمان سے کیا جو دن کیا سیاہ</p>
<p>۱۵۷۴ ہے خاک سجدہ گا چہ چین چین کی آنکھیں کھلی تعین فاطمہ کے نور میں کی</p>	<p>۱۵۷۵ خنجر گلے پہ سینے پہ قاتل سوار تھا اس جہر میں بہن مرا کیا اختیار تھا</p>	<p>۱۵۷۶ ای شام غم وہ کیسوں والا کدھر گیا اور آفتاب تیرا اجالا کدھر گیا</p>
<p>۱۵۷۷ وہ آن پر طہر تھا سرن بڑبڑ ادیش میں کھلا ہوا تھا جابجا تھا روشن تھا بقیں بھی وہ شہنشاہ خاک چاہیہ یوں کر پایا تھی کیا</p>	<p>۱۵۷۸ قائل تھا جو کچھ سرور میں کسی سچ کہا کہ خدا حافظ اور بہن پھیلا کر دون ہاتھ کو دینی ہیں ای صدی خضر جو بہن</p>	<p>۱۵۷۹ یہ کہتی تھی کہ لاش پر نہ نظر پڑا بس دوڑ کر گئی تھی وہ غم کی بتلا جلانی ہاؤ بھائی یہ کیسا غم ہوا آئی صدیہ لاش جو وضعی غم</p>
<p>۱۵۸۰ آنکھوں سے یہ عریان کو دنیا سے جاڑ بہن ثابت خیر شک ہو نہ توں سے تھا مسکراؤں</p>	<p>۱۵۸۱ یہی تیری شہید پر اور کے ساتھ ہوں تو جا کر ڈھونڈ لاش میں سر کے ساتھ ہوں</p>	<p>۱۵۸۲ کچھ غم نہیں جو فرح میں کام ہو گیا امت کی مغفرت کا سر انجام ہو گیا</p>
<p>۱۵۸۳ جلانی سر پہ کڑی سب بیکار چوڑی سر پہ کیا نا کا یادگار سید تری سہلی چوڑی سہلی بہا پہن آجیا تھا کلو انتظار</p>	<p>۱۵۸۴ جلانی وہ لاش بیکار جو کسٹون چوڑی نام غویان ہے کسٹون ابو جانور وہ فطرت کیا ہے کسٹون بہشت کے بلاتو اچھا ہے کسٹون</p>	<p>۱۵۸۵ آج میں شہر خوش و غم آج آج میں زبان دل کے بہن کا چٹان آج آج کا کھنڈہ شہر کا شہر کیا ہے کدھر میری دوستوں کو جیاب جو کدھر</p>
<p>۱۵۸۶ شاید اچھی چلی ہو چھری خلق پاک پر اسوجہ سو لہو ٹپکتا ہو خاک پر</p>	<p>۱۵۸۷ زہرا کی عمر جھک کمانی کو کیا ہوا بتلا دی ای زمین مری بھائی کو کیا ہوا</p>	<p>۱۵۸۸ یار ہر ابھر اچھن آرزو رہے جہنم چھن میں گل پہ اور گل میں بو رہے</p>

<p>یار کس کا رخ نثار خداوند دیا بین چرخ کوئی خانان اند مان باب سے جہاں پس تو جوان بنو حسٹ جا بین حق وقت ارم جان</p>	<p>۴۴ فرز کس کے ہیں مہر کیسی کام اسخ پیر کس کے ہیں چرخ میں کیسی جگہ میں ہو کر دنیا میں دم بدم جہاں ہو تو ہو رنگی درم</p>	<p>۴۵ نرا کوہ پیکر تو شہنشاہ تیشاب دیکھا کہ دیو در پیران طلیت سب حضرت پیکار کو درم سب شر کو بھی چرخ کوئی باقی نیشاب</p>
<p>۴۶ گر لا علاج ہو تو کھجے کا داغ ہے بدتر وہ قبر ہے جو گھر عمر داغ ہے</p>	<p>دشمن کو بھی مٹی اپنی کمانی سے یا سچ عزت رہی یہ دولت ادا دہیں تو</p>	<p>بھائی کو رو چکا اٹھیں بکرا کر آ رہیں بالو تھا سولال کو ہم کھو کر آ رہیں</p>
<p>۴۷ کس کو بھی جا نہیں فرات پر پران کس کی غریب کا آبا و گوند سب طرح کو درم درم جگہ بند کس کی کووند درم جب بند</p>	<p>۴۸ راؤ نہ مگر کس کو با اس کے زین راؤ نہ مگر کس کو با اس کے زین خاک کس کے ہیں تو کیا آؤ دلوں جب ہو جگہ میں تو کیا آؤ دلوں</p>	<p>۴۹ بجائے جو جان پر و اصیتا خالی تو آئیں کس کے اصیتا تو آؤ کس کے اصیتا کس کے اصیتا پر و اصیتا</p>
<p>۵۰ سچی ہو سلطنت جو ملے کائنات کی بیٹا نہ تو خاک ہو لذت حیات کی</p>	<p>۵۱ پھر تو نہ کوئی اس نہ کوئی امید تھی چہرہ تھا زردیش بہا کہ سفید تھی</p>	<p>۵۲ وان خیر و نکو سان پہ ادا چڑھا رہیں لوا لودع مرنیکو اب ہم بھی جا رہیں</p>
<p>۵۳ سب کس کے ہیں مہر کیسی کام اسخ پیر کس کے ہیں چرخ میں کیسی جگہ میں ہو کر دنیا میں دم بدم جہاں ہو تو ہو رنگی درم</p>	<p>۵۴ فرز کس کے ہیں مہر کیسی کام اسخ پیر کس کے ہیں چرخ میں کیسی جگہ میں ہو کر دنیا میں دم بدم جہاں ہو تو ہو رنگی درم</p>	<p>۵۵ نرا کوہ پیکر تو شہنشاہ تیشاب دیکھا کہ دیو در پیران طلیت سب حضرت پیکار کو درم سب شر کو بھی چرخ کوئی باقی نیشاب</p>
<p>۵۶ جرح تھا جو ملے کہ نہ دلوں کا تھا راحت نہ رات کو تھی نہ دلوں کا تھا</p>	<p>۵۷ مہر کیسی کام اسخ پیر کس کے ہیں چرخ میں کیسی جگہ میں ہو کر دنیا میں دم بدم جہاں ہو تو ہو رنگی درم</p>	<p>۵۸ بھائی کا حال دیکھ کے دلوں کا تھا پر دالٹ کو درم زہر اسکل پڑی</p>

<p>۱۰ قندیل پہلے سرودہ دلیری خیمہ بین چلیے پر شہدہ والا بخت زیر سو جوئے شہدہ داد مار لہجہ بی بی کے سکینہ جاوے گا</p>	<p>۱۱ بیون نہ ہو غم کو کیجے نہ زور بیکار مغنی میں کر کی کر کیا ہو اختیار نیاسا اور غم کو بین لون بیکار سوزا جو غم رطف پیو نہ پیرود کار</p>	<p>۱۲ بننا طوقہ جلا ہے فراق آہ بند کی صوبہ میں ہے فراق آہ دیش بر شہر کو یہ پکارا غم آہ زیوت سو فوجی کا بیا بوشا</p>
<p>۱۱ الفت پاسی نکواری کل کے سوتلین شہید جان بھی تی تھیں حضرت جلی پلین</p>	<p>۱۲ اس قافلہ میں خلق کا حاجت و آہ اچھا جو کوئی سر پہ نہو گا خدا ہو</p>	<p>۱۳ بیٹو لے باپ سہو لے بھائی جہاں ہو تھے اس مکان میں کلے جسے تو کیا ہو</p>
<p>۱۲ کوئی نہ ہو کہ الفت سیکندہ جان جہم میں تیار ہو پس کی دم سیم جان سینے پہ غم کو رکھ کے غم و غم بہ بیکار کوئی آن لیا تو کوئی جان</p>	<p>۱۳ یہ کھلے سو سخت و سخت کی نظر دیکھا ہوا ہر ماہ میں خون اور ہر ہم سو بکے کھلے شہدہ جو ہو زیوت نہ جاوے غم سے جو ہو</p>	<p>۱۴ انسو میں غم میں غم میں غم میں انسو میں غم میں غم میں غم میں انسو میں غم میں غم میں غم میں انسو میں غم میں غم میں غم میں</p>
<p>۱۳ سد و گرد و انگہ جو الفت کو باہن بی بی ہم اب ساز پا در رکاب ہیں</p>	<p>۱۴ بیٹو نہ مر خدا و پیو کے واسطے کیا اپنی جان دگی نہو کے واسطے</p>	<p>۱۵ برسون میں جب کو جمع کیا تھا وہ مرگے گویا کبھی جہان میں نہ تھے یوں گدگدے</p>
<p>۱۴ لائی غم کی جگہ کوئی دکھ و غم کو دیکھا ہو شہدہ جان جہم میں تیار ہو پس کی دم سیم جان سینے پہ غم کو رکھ کے غم و غم</p>	<p>۱۵ اس کے سانچے لایا ان کا انتقال کھلے میں کھلے شہدہ جو ہو جہم میں تیار ہو پس کی دم سیم جان سینے پہ غم کو رکھ کے غم و غم</p>	<p>۱۶ کھلے میں کھلے شہدہ جو ہو جہم میں تیار ہو پس کی دم سیم جان سینے پہ غم کو رکھ کے غم و غم بہ بیکار کوئی آن لیا تو کوئی جان</p>
<p>۱۵ تم سب کو علم ہر وقت بچا پیو بی بی مسافروں کو محبت بچا پیو</p>	<p>۱۶ سر جو ہے چٹکے کے بلکے سو دلی ہو میں ایسا کیا ہوں جسکے یو جان بھوتی ہو</p>	<p>۱۷ ہر چند آج مالک تو زمین ہو نہیں سو چو نہیں کہ انسے تو بہتر نہیں</p>



<p>۱۹ افش کنش منجھ سے یو داد وید ابن الدردہ کون کن کرمان شاہ کوید نیو سے باب چوچ کے باب پس نہی بین خبر نہ ہار می بین</p>	<p>۲۰ وہ تیغ پایا تو دھابو صاحب وہ تیغ بیک برق ندر و شال تیغ بیک برق ندر و شال شاگرد سے نہ کہ ستم ہون ہزار مخبر سے دیکھے از امر قہر</p>	<p>۲۱ نکستے گئے تیرے چاند بازو کیسا نکستے گئے تیرے چاند بازو کیسا نکستے گئے تیرے چاند بازو کیسا نکستے گئے تیرے چاند بازو کیسا نکستے گئے تیرے چاند بازو کیسا</p>
<p>پیارے تھے سب پیاتھ کیس کو نہ لیکے جسم طلب تو تو اکیلے چلے گئے</p>	<p>یان سیکڑوں بنی ہوئیں نکسین بکولگیں بہنو سے بھائی بھائی سونہین پھر لگیں</p>	<p>اولاد قس ہوئی ماں بابا ٹھ گئے بھوکوں سر پرست ہو جب اٹھ گئے</p>
<p>۲۲ ایکھا صاحب دیکھ تو سب کا شکوہ راغی نہیں دیکھتے تھانہ و خند وہ سب ہوا ظلم کا کوئی بابی فساد کہ منجھ سے غیر شکوہ دیکھتے تھانہ</p>	<p>۲۳ تو اگر تیرے تیری کیا جس گر تیرے تیرے تیری کیا جس تیرے تیرے تیرے تیری کیا جس تیرے تیرے تیرے تیری کیا جس تیرے تیرے تیرے تیری کیا جس</p>	<p>۲۴ نیا بین کوئی مجھ سے تو کیا شکوہ نیا بین کوئی مجھ سے تو کیا شکوہ نیا بین کوئی مجھ سے تو کیا شکوہ نیا بین کوئی مجھ سے تو کیا شکوہ نیا بین کوئی مجھ سے تو کیا شکوہ</p>
<p>کیا کیا ستم ہو یہ شکایت دران کی امت کو حق میں آپ بھی بددعا کی</p>	<p>اہا نہیں وہ پھر کے کبھی جو جدا ہوا روئے پردے واسطے برسوں تو کیا ہوا</p>	<p>سبھی سی عمر آدہ بکائیں گذر گئی امان کا گھر اٹھ گیا او میں نہ مر گئی</p>
<p>۲۵ افش کنش جانی کوئی دراز مخبر کا چوچ کا چوچ کا چوچ کس کا چوچ کا چوچ کا چوچ کس کا چوچ کا چوچ کا چوچ کس کا چوچ کا چوچ کا چوچ</p>	<p>۲۶ زیب زرخ کی کجا چوچ کا چوچ کیون نہ دیکھوین سچا چوچ کا چوچ از صاف چوچ کا چوچ کا چوچ کس کا چوچ کا چوچ کا چوچ کس کا چوچ کا چوچ کا چوچ</p>	<p>۲۷ بازار نے بھائی کوئی شکوہ خوت سی کما کما کما کما نیکو چوچ کا چوچ کا چوچ اب جب سوئے ہیں کسے شاد ہوا</p>
<p>ہر چند جانتے تھے کہ تیغ او کے پاس ہے فرمایا چل غار کو کیون بے حواس ہے</p>	<p>چشمہ سے جو ملی شاکت کیون نہ دیکھوین بچے رہے نہ پیر رہے نے جوان رہے</p>	<p>اماں جو گئے ہیں میں اوسو یاد رکھئے بچھ تو ہوں کے باب میں ایشاویہ</p>

<p>۵۲۵ بیشکون کہان جو سچ سچ ہو تو اتنا تو کہی کہ کتنا در کچا ہے اڑنے سے نصیب بھالی میں کچا ہو ان کا کون ڈھونڈ کر کہیں کچا ہو</p>	<p>۵۲۶ جان تو کھینکے جو کھینکے نہیں کھینکے کھینکے کھینکے نہیں کھینکے کھینکے کھینکے نہیں کھینکے کھینکے کھینکے</p>	<p>۵۲۷ پیشک بے پیمانہ اکبر کا ہو بیجان ہو جو کہ میں میرا دوا ہو پیشک بے پیمانہ اکبر کا ہو بیجان ہو جو کہ میں میرا دوا ہو</p>
<p>چادر اوڑھنا کون جو میان سرخون قسمت میں لکھا ہو کہ میں زبردست قسمت میں لکھا ہو کہ میں زبردست قسمت میں لکھا ہو کہ میں زبردست</p>	<p>اکبر کو دھڑ دھڑ زہر کو دیکھ لے بھاؤ کو جگا دو کہ بابا کو دیکھ لے بھاؤ کو جگا دو کہ بابا کو دیکھ لے بھاؤ کو جگا دو کہ بابا کو دیکھ لے</p>	<p>نیزہ تم کا چاندی صورت پہ چل گیا دو کیا پھر گئے کہ کچھ نکل گیا دو کیا پھر گئے کہ کچھ نکل گیا دو کیا پھر گئے کہ کچھ نکل گیا</p>
<p>۵۲۸ نہیں کہ تعجب نہ لائے اضطراب راہ خدا میں بے اسیر چلی فخر گرفتہ ہیں تو چلا گیا کو کار نہیں کہ تعجب نہ لائے اضطراب</p>	<p>۵۲۹ نہیں کہ تعجب نہ لائے اضطراب راہ خدا میں بے اسیر چلی فخر گرفتہ ہیں تو چلا گیا کو کار نہیں کہ تعجب نہ لائے اضطراب</p>	<p>۵۳۰ نہیں کہ تعجب نہ لائے اضطراب راہ خدا میں بے اسیر چلی فخر گرفتہ ہیں تو چلا گیا کو کار نہیں کہ تعجب نہ لائے اضطراب</p>
<p>بکھر مرے سخن کو بہن باتیں ہو میں او کو سوچتا ہوں کہ جسکی کتیر میں او کو سوچتا ہوں کہ جسکی کتیر میں او کو سوچتا ہوں کہ جسکی کتیر</p>	<p>بکھر مرے سخن کو بہن باتیں ہو میں او کو سوچتا ہوں کہ جسکی کتیر میں او کو سوچتا ہوں کہ جسکی کتیر میں او کو سوچتا ہوں کہ جسکی کتیر</p>	<p>بکھر مرے سخن کو بہن باتیں ہو میں او کو سوچتا ہوں کہ جسکی کتیر میں او کو سوچتا ہوں کہ جسکی کتیر میں او کو سوچتا ہوں کہ جسکی کتیر</p>
<p>۵۳۱ لو الوداع جاوید ہم نے کیا ہے میں نے بھی جو میں نے کیا ہے میں نے بھی جو میں نے کیا ہے میں نے بھی جو میں نے کیا ہے</p>	<p>۵۳۲ لو الوداع جاوید ہم نے کیا ہے میں نے بھی جو میں نے کیا ہے میں نے بھی جو میں نے کیا ہے میں نے بھی جو میں نے کیا ہے</p>	<p>۵۳۳ لو الوداع جاوید ہم نے کیا ہے میں نے بھی جو میں نے کیا ہے میں نے بھی جو میں نے کیا ہے میں نے بھی جو میں نے کیا ہے</p>
<p>پیشیا را تو سر چھو کہ ناز و کاپاڑ میں زینب بیستیم تمہارے حوالہ میں زینب بیستیم تمہارے حوالہ میں زینب بیستیم تمہارے حوالہ میں</p>	<p>پیشیا را تو سر چھو کہ ناز و کاپاڑ میں زینب بیستیم تمہارے حوالہ میں زینب بیستیم تمہارے حوالہ میں زینب بیستیم تمہارے حوالہ میں</p>	<p>پیشیا را تو سر چھو کہ ناز و کاپاڑ میں زینب بیستیم تمہارے حوالہ میں زینب بیستیم تمہارے حوالہ میں زینب بیستیم تمہارے حوالہ میں</p>

<p>۱۷۴ بہترین جاگرت رہا اور کونسی دم ملت نہ دیکھیں پھر نہیں بیانی بولایا تھ جو کہ اب وہ اسیر چھوڑ دیا گامین نہ دیکھ کوئی</p>	<p>۱۷۵ علم ذات ایک خدا کو نہ خستہ عسودہ دیتی رہا اس لائق تھا کہ جو ہر وقت جا پڑے سر طاعت پر فز راحت ہوا کی راہ میں جو بسو</p>	<p>۱۷۶ باندھیں اگر سست ہیں پیغمبر تم جہنم کو ہم بدو داد اگر دھوڑا نہاں کا ہر مقام پر ہر سو سکھایا نہاں کا ہر سو</p>
<p>۱۷۷ میشاند ایسے وقت میں بابا کیساتھ ہو بیمار چاہیے کہ میساکے ساتھ ہو</p>	<p>۱۷۸ سب اس جہان میں گئے ہیں جانیہ پیدا ہو میں اسچ اٹھایا کو واسطے</p>	<p>۱۷۹ تو اٹھایا کہ میں مریم جہان میں اک روز تھا اور نہیں کھلا ایسا نہیں</p>
<p>۱۸۰ قاب نہیں تیغ اگر گویست عرشا کھانیا نہ تو آپ کو بلے چاہا نہ شاد کہ جو نہیں توبہ نہ کھانیا روزی کو جب پہلے تو اڑا چکا تھا</p>	<p>۱۸۱ خاتم کونج اسطے تو ختم جسم نیست ہوتے خام و مٹی کی کو پوم کہ اگر کو ختم کا کہ سن کا کہ پوم گردن سلطان تیغ سے پوچھا</p>	<p>۱۸۲ ایسوں جو کہ نہ جگہ نہ کھانیا چلتے کہ حین میں کھانیا کو نہ سوتے نہ تیغ کا پوچھا کہ نہ دیا ہوا درج جو کہ نہ کھانیا</p>
<p>۱۸۳ لو ہا ہر مل قیدی میں جانیہ جائیگا خادم سے بار طوق تھا یاد جائیگا</p>	<p>۱۸۴ حکم خدا میں پس ہے شمال کا نہ پایا کا بہنو گئے میں طوق چھوڑے آپ کا</p>	<p>۱۸۵ گردن جہاں کو درج جو کہ نہیں فلاح ہے سکھتی تھی نقادہ یہ ہماری منہاج ہے</p>
<p>۱۸۶ نہ کہ اگر نہیں جان و دین پلیا ہی جو نہ کہ نہ کہ نہ کہ جو نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ نقصان کیا ہو طوق ہر گز نہ</p>	<p>۱۸۷ قلب تھا لاکھ جہاں تو نہ کہ نہ پوچھا تو نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ پوچھا تو نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ عجب جہاں تو نہ کہ نہ کہ نہ کہ نہ</p>	<p>۱۸۸ باندھیں اگر سست ہیں پیغمبر تم جہنم کو ہم بدو داد اگر دھوڑا نہاں کا ہر مقام پر ہر سو سکھایا نہاں کا ہر سو</p>
<p>۱۸۹ ہر اختیار خالق عادل کیواسطے ظلمت گن کی ہر ہمہ کمال کیواسطے</p>	<p>۱۹۰ بہتر ہے وہ جو مرنی رہا لہا ہے او تو زمین صبر تھا را جہاد ہے</p>	<p>۱۹۱ ناموس مصطفیٰ کو مدار الہام ہو تم میر کو لہو سارو جہان کے لہا ہو</p>

<p>۲۶ گھڑتے وقت اگر آگیا جلال بوجہ کسی نبی رسول خدا کی آل بوجہ طبعی سائنس لائین جو خصل نفسی کی کسی طرف سے خیال</p>	<p>۲۷ زباں شاہ رخ خدا حافظ الموعود فلسفے میں تو نہیں بلیکلی لاش بجوتوں کو دین لطفے کے جو انہی جبار و مہابو کا کھلے جو</p>	<p>۲۸ اوسم پر پہلے کو حق کا سوا خطاب میں جگہ کیا جو فرزند بوزاب گردن جگہ و زبانی و دہان کی کتاب پان جگہ نام سے مریض کی کتاب</p>
<p>مطلق نہ لو لگا کوئی ناری جو گرم ہو دکھائیو وہ صبر کہ آہن بھی نرم ہو</p>	<p>لینا خبر سن میں اگر اکھا ہاتھ ہو زمین پختہ تھارے ساتھ میں تم انسا تھو</p>	<p>کام آئیگی ہر اک کو محبت حسین کی بس آخری ہی ہو یہ خدمت حسین کی</p>
<p>۲۹ نہیں سو راقا فاد فتح کیا ہے نہ دے دے نہ دین صاحب دین بانی ہے نہ دے دے نہ دین کردار کی جہت ہے نہ دے دے نہ دین</p>	<p>۳۰ ملک دوم جسٹینین نے نہ دے دے نہ دین جلالی دوزخ کے نہ دے دے نہ دین نویا نے نہ دے دے نہ دین</p>	<p>۳۱ روح الامین کو جو تھانی کا شائبہ گھوڑے سے نہ دے دے نہ دین الذکر و نشان نہ دے دے نہ دین سگیا باقی ہے نہ دے دے نہ دین</p>
<p>۳۲ جہنم کی خوف خدیں وہان جو ہر اشک گردنیں یوں ہو طوق کہ قوی کو شک</p>	<p>۳۳ وہ بولی کیا اب آپ نہ تشریف لائینگے مرکھا حسینؑ زباں ب نہ آئینگے</p>	<p>۳۴ تھا اک عروج خلق کو سراج کو لیے غل تھا حسینؑ جانے ہیں عروج کو لیے</p>
<p>۳۵ بلوئے باغ جو کہ تاج و شہ کام جو صلیبت کریم کی جو مری نام اچھا اسیر نہ کو حاضر جو غلام سید خلی راہ دین جان و کام</p>	<p>۳۶ بیت الشرف سے نہ دے دے نہ دین کیجا کہ نہ دے دے نہ دین حضرت کو ایک خام کہ نہ دے دے نہ دین سری نہ دے دے نہ دین</p>	<p>۳۷ جہنم کی خوف خدیں وہان جو ہر اشک گردنیں یوں ہو طوق کہ قوی کو شک جلد دوم جسٹینین نے نہ دے دے نہ دین جلالی دوزخ کے نہ دے دے نہ دین نویا نے نہ دے دے نہ دین</p>
<p>جہنم کا کہ بیرون میں اسیر ستم یوں حضرت دعا کرتے کہ یہ غیبت و مری نام</p>	<p>۳۸ سرمائی حسینؑ پر نہ ہر اسے رو دیا غزیت پہ پڑی خود شہدائے رو دیا</p>	<p>۳۹ لٹتے ہیں پھول وادی غنیمت حسین دولہ ہر بات لیکے جلاہر ہشت حسین</p>

<p>۵۵۵          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۵۵۶          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۵۵۷          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ</p>
<p>شہد ملک کو دیکھو چہ چہ چہ چہ چہ          جلوہ تھا ایک پندین چہ چہ چہ چہ چہ</p>	<p>یاد کیا فروغ روشنی کوہ طور کو          دیکھو اس آئینہ میں چہ چہ چہ چہ چہ</p>	<p>اسمیں آج تابنے یہ رنگ فصک ہے          یہ نور کی صدف اگر ہرین وہنگ ہے</p>
<p>۵۵۸          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۵۵۹          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۵۶۰          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ</p>
<p>اویخیر یہ کوچہ زلف سیاہ ہے          نعرش نو کہ بال سیاہ کیا ہے</p>	<p>شہرند حسن چہ چہ چہ چہ چہ چہ          زگر کے پھول چہ چہ چہ چہ چہ چہ</p>	<p>یہ زیب گوشتوارہ عرش عظیم ہیں          دعویٰ ہر کیا بندہ ہو یہ دیرم ہیں</p>
<p>۵۶۱          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۵۶۲          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ</p>	<p>۵۶۳          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ          ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ ہر چہ</p>
<p>نکستہ گیسو نما دین آسمان ہو          عجب میں ایسی بوہر کہ سار اجمان ہو</p>	<p>کیسی طعی ثمنی عمر ترہ بخت کو          وہ کون ہیں جو دیر میں لی خست کو</p>	<p>ہوا سطح کا چاند شہاب کے لیے          ایسی ہو محل محف خسار کے لیے</p>

<p>۹۶۵ آئینہ نگاہی سار کی کیا کیا بلالہ جی تباہ کن یاسین بزمِ خاندہ بر تفتی کا خون یاد بس کا جوت خیر اور اکھون</p>	<p>۹۶۴ کب سے انقلاب اب جو خیر بچار نیرنگیوں وسیع کر دیو کی جگہ دار سینہ جھک خوں اس کے سحر دار دو دین جگمگ اور اوپر نہ بران</p>	<p>۹۶۳ بہ چتری لگا لکھوان انجلیم دو دو کو دین کیسیان غلام دم وہ شعور کی کا وہ فوج کا چوم کوہم وہ جابجا نقیبو نکاح صفت کی</p>
<p>پروانہ و اصد تو میں عاشق حضور کے وہ صلاہ شمع طور کو سا پن میں نور کے</p>	<p>دشمن بھی یوں بلا میں کوئی مقلد انہو ایسے ستم ہوں اور قیامت بہ انہو</p>	<p>بچھایا ہوا تھا ابر ستم میمان بہ مر کیا آہنی تھی میکس و تنہا کی جان پر</p>
<p>۹۶۲ فلاں وہ میں کہ خطبہ شفا کا ہے باز دی آستین خیرا نکاح ہے ساعت میں وقت اس کے دکھار ہو میں جہاد کے قریب میں وہ القاح</p>	<p>۹۶۱ کیا بات ایش کی کہ تم کر شہابی تجی جس کی نفس سے بہت کجابی فلاں شہا نہیں ہے وہ صوم صلوہ کی نقش کی کھانا ہو راہ غلات کی</p>	<p>۹۶۰ چہ کچھ کھانا وہ چہ غم کا نازین ملا بین قوس عجاہا جاتی جاتی بین میں سب سے پہلے چھکے کہتے تھے شاہ دین پہچہ غلام کی یا ختم و سلیم</p>
<p>ہو چاند سی فیض آفت نیکو شہرشت کی دشمن ٹھکان کلیہ میں کچھ بہشت کی</p>	<p>لکھی ہوئی ہو سیرام سر بہشت میں پیر وادین کے جائیگے سید بہشت میں</p>	<p>سر پر چھایا ہو یا مری مالک حضور میں امت کا حال کس سے کہوں آپ پُر میں</p>
<p>۹۶۱ چو کہ انیسے ہو وقت سید عالم ایمان کی جان نام کا کھنڈل آگ کا نام قرآن کا اور اسکا باب ہو احرام نہیں کہیا سن کر وہ بڑا برہن</p>	<p>۹۶۰ بالائی سر عالم عجیب کہ گدا گور و دربار و درویش خدایا میں کھال میں قریب میں انظار میں کھال میں کھال میں کھال میں</p>	<p>۹۵۹ نانا بیل نہ اس کو جلدی کی جیسے مقتل میں آکر حال ملو کی جیسے کوڑہو جو کہ جام سہمی ساتھ لایے سپاسا ہون میں کوڑا لایا لایے</p>
<p>صحف ہوائے سینہ الزکریا سے سینہ ہو اکھا صحف اکبر کیا سے</p>	<p>ہو غیر کی نگاہ کو حسن جناب سے آنکھیں ملا سکا ہو کوئی آفتاب سے</p>	<p>ہو تا ہو وہ تم کہ مروت سے دور ہے امت سے چھینے کہ مر کیا قصور ہے</p>

<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا نہا ہوں اب کوئی نہ دراز نہ ہو جنگ ہو جلالت کے جس کو اہل شر نہایت کی جاہلی سلیب کا</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا نہا ہوں اب کوئی نہ دراز نہ ہو جنگ ہو جلالت کے جس کو اہل شر نہایت کی جاہلی سلیب کا</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا نہا ہوں اب کوئی نہ دراز نہ ہو جنگ ہو جلالت کے جس کو اہل شر نہایت کی جاہلی سلیب کا</p>
<p>غاز نگہ دن کا غول جو درانہ آئے گا اوس وقت کون چار در میٹ بچا کرے گا</p>	<p>خالی ہوا حسین تر جہا بہشت میں تو میری پاس ات کہو گا بہشت میں</p>	<p>کیا کیا ہیں قصہ نعل کے اعلیٰ ہے ہوس نعل جو حسین تو ہیں دولہ بنے ہوس</p>
<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا نہا ہوں اب کوئی نہ دراز نہ ہو جنگ ہو جلالت کے جس کو اہل شر نہایت کی جاہلی سلیب کا</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا نہا ہوں اب کوئی نہ دراز نہ ہو جنگ ہو جلالت کے جس کو اہل شر نہایت کی جاہلی سلیب کا</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا نہا ہوں اب کوئی نہ دراز نہ ہو جنگ ہو جلالت کے جس کو اہل شر نہایت کی جاہلی سلیب کا</p>
<p>سب نفس ہیں ہمنون کرتی ہاں ہاں پر گھوڑی بھڑا دھو کر قاسم کی لاش پر</p>	<p>ایذا کے دن گذرے راحت سو مینے پاپوں خدا کو نہ بھرج ہو مینے</p>	<p>بھر کے ہوا گ عشق کی لالہ کے داغین سٹب لیاں بھی گزینے لہریں باغین</p>
<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا نہا ہوں اب کوئی نہ دراز نہ ہو جنگ ہو جلالت کے جس کو اہل شر نہایت کی جاہلی سلیب کا</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا نہا ہوں اب کوئی نہ دراز نہ ہو جنگ ہو جلالت کے جس کو اہل شر نہایت کی جاہلی سلیب کا</p>	<p>عالم ساقی کا ہو یا سلیب کا نہا ہوں اب کوئی نہ دراز نہ ہو جنگ ہو جلالت کے جس کو اہل شر نہایت کی جاہلی سلیب کا</p>
<p>تجربہ پر پاس کر نہیں صدمہ گذرتے ہیں خنجر سے اہل ظلم مجھے دیج کرتے ہیں</p>	<p>نہنے کھلے ہیں فوج ملک کا ہجوم ہے حور و نگو غولیں تہی آمد کی دھوم ہے</p>	<p>ڈالی جو ہے آنکھ شہ ارجمند پر بیٹھے بیٹھنے کے قبلہ عالم سمند پر</p>

<p>کائنات خود افتخار کو کیا کرے بتلا کر بارادہ ہوا و قوم اشقیاء منہا لوہوں سے بن گیا خداوندی خدا سرتوشتے ہوئے کیا بیا بیا جا جا</p>	<p>دنیا کی بیچ بیچ سے لے کر دو خود برین جاوے چاہے چاہے دراجوئے فرستے ہوئے سپاس سے مقرر ہوئے</p>	<p>تقی کیا زار کا از سرم و بالباس بان یک نقد عصمت و عفت و پاکس سپاس طاق بنوئل و پاکس سپاس خدایت ہو کر کیا کیا</p>
<p>بہر دم ندی کی تیغ علیٰ غوینیں میر کے پہچے قدم ہوا جو طالب ہو خیر کے</p>	<p>یہ جنت و سرخس ہو نہ شاہی کام ہے دریش کو ضا و آئی سے کام ہے</p>	<p>سب تعلق غلی کے جلن انکو یونہی ایذا میں شکر کرتی ہیں فاقون میں دہن</p>
<p>بازار نہایت میں کوئی جو کس پاس بہر صفتی ہو کہ آتی ہو کس پاس عزیز طبع ہے ہون اندوہ فاس انکس پیش ہوئے جھوڑا حواس</p>	<p>ناحق شکست کے شایعہ حاصل دیکھتے ہو گلو کو دکھائیے حاصل بیکسین غفلتوں سے لے کر حاصل کر گیا ہوا خون بارائیے حاصل</p>	<p>بہر دم میں جو کس کی سب از بار بیکسین حق سے کہتی ہیں بار دینی جو کس کی سب از بار دین میں جو کس کی سب از بار</p>
<p>دل خون ہوا چہ چم کو پر غم نہیں کیا اکبر سے فوجان کا بھی ماتم نہیں کیا</p>	<p>مضطرب ہیں ورثہ و احباب امیر کے داعیہ مال و وز نہیں گھر میں فقیر کے</p>	<p>کچھ قدر مال و زمین انکی نگاہ میں بہنو کو صدقہ کر دیا خالق کی راہ میں</p>
<p>عالم بے سادہ نہ نام نہ نظر کا بے سادہ نہ نام نہ غیرت میں تاب ہو نہ نام نہ عزت و جان و دین و نام نہ</p>	<p>بیکسین بر سر اساتذہ و سیدان بیکسین عزیز مراد و جفاکش انکس بدست رکھتا ہو اندک کا حبیب شہتہ میں ہیں مثل خدا و است</p>	<p>جلایا میں سجدہ شہید و قبول عزیز با سجدہ و عذرنا قبول انکس بیکسین بیکسین بیکسین بیکسین بیکسین</p>
<p>لے لے ہیں کچھ کو خالق اکبر کو لیتے ہیں ہم آپ فاقہ کرتے ہیں سائل کو دیتے ہیں</p>	<p>حق غیر فقر کو نشی دولت علیٰ گریاس در کیا رد نکات نہیں بنا کر سیکاس</p>	<p>مرسل ہوا یا ہم ہو کچھ مانع نہیں پتھر میں قلب ہم کو ہم جانتے نہیں</p>



<p>۱۹۱ کیا تم کو جو ان کی کہتی تھی ارکے خیر ہوئی ہو مطلقاً نہیں نہ سنے اپنی زبان کو دھکا دھا سننے سے بھولنا تھا بولانی دھکا</p>	<p>۱۹۲ جلی اور دھو تو تھننا تھننا کو ذرا اور دھو میں بکتہ فلک سے نہیں بل بل تھا راستہ میں بنی کی تیر نے جس کے نکلا کا نثر</p>	<p>۱۹۳ باز کسی کان سے جھانک کر دو خاں بھیل لاکوئی گرنے لاکو کوئی ٹپک اچھا اور کوئی اور ٹپک سے جھپک اچھا یا بھیس</p>
<p>۱۹۴ ہر جیون کی گھڑت ستم کھلے آئے ہیں گھوڑے اوس کی لاش پر وٹکا لے ہیں</p>	<p>۱۹۵ مر مر کی کی ہر بھلاؤ بیچ میں اور ترا صفو نکو پھانکے لشکر کیچ میں</p>	<p>۱۹۶ بھاگڑ میں اہل ہوش بھی نہ تھا زمنہ جو تھے وہ کشتہ تیغ ہر اس تھے</p>
<p>۱۹۷ غیر آگ کی شہنشاہ مار کو خفا آگ کی شہنشاہ مار کو کھینچ کر سے شل علی دو التفکر جلوہ دیا جو صافہ شل علی مار کو مشت سے پٹ پٹ نکلا مار کو</p>	<p>۱۹۸ جلی کی تیغ شہنشاہ مار کو جلی کی تیغ شہنشاہ مار کو جلی کی تیغ شہنشاہ مار کو جلی کی تیغ شہنشاہ مار کو</p>	<p>۱۹۹ اک وار دھکا اور خن شہنشاہ مار کو دو بار دھکا اور خن شہنشاہ مار کو جواز دھکا اور خن شہنشاہ مار کو دھکا اور خن شہنشاہ مار کو</p>
<p>۲۰۰ سیکھ لیتے ہوا کہ دو عالم اولٹ گیا روح الامین بھی چھوڑ کے مذہ کو ٹیگا</p>	<p>۲۰۱ گر گر کے پامال زبردست ہو گئے لشکر کے سر بلند جو ان پست ہو گئے</p>	<p>۲۰۲ ہر صف اہو کا انور نے رد کے ہو گئی سارے سہو کی گشت زد ہو گئی</p>
<p>۲۰۳ نہیں دشت تیغ کی لکھنے خیاں کھینچے تیغ بار بار دھون کا تھا خیاں نہیں دشت تیغ کی لکھنے خیاں کھینچے تیغ بار بار دھون کا تھا خیاں</p>	<p>۲۰۴ دھاکین اٹھائے جب تیغ کی لکھنے خیاں نہیں دشت تیغ کی لکھنے خیاں دھاکین اٹھائے جب تیغ کی لکھنے خیاں نہیں دشت تیغ کی لکھنے خیاں</p>	<p>۲۰۵ نہیں دشت تیغ کی لکھنے خیاں کھینچے تیغ بار بار دھون کا تھا خیاں نہیں دشت تیغ کی لکھنے خیاں کھینچے تیغ بار بار دھون کا تھا خیاں</p>
<p>۲۰۶ جنگل سے کوہ تک جو نر اڑ کر آئے تھے دھشت سوار سے بھی مہا چڑا تھے</p>	<p>۲۰۷ آفت کی تیغ تھی تو قیامت کا ہاتھ تھا گو یا بھری لیے ملک الموت ساتھ تھا</p>	<p>۲۰۸ سوار خاں اور گئے جہنم دعویٰ جدا تھا رد کے پیر کے دھانچہ اصل کا تھا</p>

<p>سیدنا میں نے جو کچھ فرمایا وہ سب سچا ہے مافوق فطرت کے ہونے کی وجہ سے سب سے پہلے اس کے برتاؤ کا اور پھر اس کے سنتی و عادی کے بارے میں جاننا چاہیے</p>	<p>سیدنا عمل خالص کی تیغ کا منہ نہ کرنا دشمن میں سے صلہ طافا ہونا سب سے زیادہ دشمنوں کے ساتھ جو ملائی ہیں ان سے تلاش کرنا کہ وہ کچھ نہیں انھی کا لہجہ ہے</p>	<p>سیدنا طالع حرام پر کھینچنا سب سے پہلے اس کے برتاؤ کا اور پھر اس کے سنتی و عادی کے بارے میں جاننا چاہیے ایسا کرنا نہ کرنا کہ وہ سب سے زیادہ دشمنوں کے ساتھ جو ملائی ہیں ان سے</p>
<p>اگر تمہارا ایک وار غصہ نہ پڑے تو شے نہ مانگتے تھے اس کی کئی سے</p>	<p>دل کا پتلا ہے کون اجل ہو وہ چاہو اس کی ہوا لگے تو کیجیے کے چار ہو</p>	<p>غل تھا خدا کی راہ میں ہونے والی شے یہاں طالع کالال لڑا یا طالع لڑے</p>
<p>سیدنا جو کچھ فرمایا وہ سب سچا ہے مافوق فطرت کے ہونے کی وجہ سے سب سے پہلے اس کے برتاؤ کا اور پھر اس کے سنتی و عادی کے بارے میں جاننا چاہیے</p>	<p>سیدنا میں نے جو کچھ فرمایا وہ سب سچا ہے مافوق فطرت کے ہونے کی وجہ سے سب سے پہلے اس کے برتاؤ کا اور پھر اس کے سنتی و عادی کے بارے میں جاننا چاہیے</p>	<p>سیدنا میں نے جو کچھ فرمایا وہ سب سچا ہے مافوق فطرت کے ہونے کی وجہ سے سب سے پہلے اس کے برتاؤ کا اور پھر اس کے سنتی و عادی کے بارے میں جاننا چاہیے</p>
<p>اگر کوئی ایک گوم چواری پر لڑے تو سے انہوں نے اس کا شے بھر کر لے</p>	<p>جہات اس کے سایہ سے پرہیز کرتے تھے یہ وہ تھی کہ سحر بھی نہ کرتے تھے</p>	<p>عقد و خضر کے ادب کے اخن ہی کہ اکھلیں ہاتھ الیہ ہوں تو جو ہر تیغ خدا اکھلیں</p>
<p>سیدنا میں نے جو کچھ فرمایا وہ سب سچا ہے مافوق فطرت کے ہونے کی وجہ سے سب سے پہلے اس کے برتاؤ کا اور پھر اس کے سنتی و عادی کے بارے میں جاننا چاہیے</p>	<p>سیدنا میں نے جو کچھ فرمایا وہ سب سچا ہے مافوق فطرت کے ہونے کی وجہ سے سب سے پہلے اس کے برتاؤ کا اور پھر اس کے سنتی و عادی کے بارے میں جاننا چاہیے</p>	<p>سیدنا میں نے جو کچھ فرمایا وہ سب سچا ہے مافوق فطرت کے ہونے کی وجہ سے سب سے پہلے اس کے برتاؤ کا اور پھر اس کے سنتی و عادی کے بارے میں جاننا چاہیے</p>
<p>سب سے پہلے اس کے برتاؤ کا اور پھر اس کے سنتی و عادی کے بارے میں جاننا چاہیے</p>	<p>سب سے پہلے اس کے برتاؤ کا اور پھر اس کے سنتی و عادی کے بارے میں جاننا چاہیے</p>	<p>سب سے پہلے اس کے برتاؤ کا اور پھر اس کے سنتی و عادی کے بارے میں جاننا چاہیے</p>



<p>۱۸۱ چند اشیا کے تھے جو تھیں باریک جلالی کا یہ شکر سکینہ جلاکار نقش میں آیا جان علی آفرین غار روکھلہ نے تھے شہید ہمار</p>	<p>۱۸۲ نقص و خاشاں کی سر یاد ماحول چہرہ زو قلاب سا اور جلاکار عمو کا اغنیان نہایت کی آرزو سرور میں طوف و شہید و شکر</p>	<p>۱۸۳ دیکھا یہ ساخو تیار و نازین بجاو بجاو بجاو بجاو بجاو اگر کا تھیں تھے بجاو بجاو بجاو بجاو بجاو بجاو بجاو</p>
<p>۱۸۴ گردن کے لئے جی اسی میں جیتے ہجڑا وڑ سے کہ ہم میں جی ہوئے نکھیں تو گئی مگر آئو بھر سے ہوئے</p>	<p>۱۸۵ دل میں قرار مانتے جگر پر دھری ہوئے نکھیں تو گئی مگر آئو بھر سے ہوئے</p>	<p>۱۸۶ اس کا کلا بھی تیغ تسم کا ہوت نہو دیکھو ہن جہن کی نشانی تلمت نہو</p>
<p>۱۸۷ بجی بجاو بجاو بجاو بجاو نکھیں تو گئی مگر آئو بھر سے ہوئے</p>	<p>۱۸۸ نکھیں تو گئی مگر آئو بھر سے ہوئے</p>	<p>۱۸۹ نکھیں تو گئی مگر آئو بھر سے ہوئے</p>
<p>۱۸۹ مرست کر ٹیکل آخ لو افرین میں کو یانا تار صبر کرد اب حسین کو</p>	<p>۱۹۰ یعنی پس میں باد شہ مشرقین کا بیٹا حسن کا ہون تو بھتیجا حسین کا</p>	<p>۱۹۱ مان اپنا ہاتھ رکھی تھی جیت پاکر ہٹ ہٹ کے کھیلے پاؤں چلتا تھا خاکر</p>
<p>۱۹۲ کھنڈا ہوا ایک اور غمگین کا حال جہرہ غم سکینہ کے چھوٹا حسن کا حال</p>	<p>۱۹۳ بازو کے بھٹ باندھنے کے جلالی ہاتھ جوڑے مان کے چلا</p>	<p>۱۹۴ کمان تھی کہ آؤ تین تار بجاو دیکھتا تھا کمان کے تین تار</p>
<p>۱۹۵ گھر کے بنت فاطمہ باہر نکل پڑی بیٹے کے ساتھ مان بھی کھیلے نکل پڑی</p>	<p>۱۹۶ قاسم کے ہٹ میں آئے تو مایں ہے اب سر خدا کا ہے یا جری آس ہے</p>	<p>۱۹۷ عمر کے ساتھ خدمت خدیجہ میں جا چکے اگر جان جاگی تو نہ اب گھر میں آ چکے</p>

<p>۱۸۱          کچھو کچھو جان کی شاہ جہنم          ہو جو علی کے لال کا چہرہ نورین          کوڑی بین چہ نہر ہے کہ سب          سکا کہ کسے زخم کچھو بڑی لکھنم</p>	<p>۱۸۲          جان کے کسے کسے تیری شاہ جہنم          لے کر تیرا دل کی سب کا رزار          وہ کہنا تھا کہ تیغ چاہیے کیا بوجہ          پیٹھ تو تیرا تھا ہاتھ ہاتھ کے پانی واقفدار</p>	<p>۱۸۳          کیونکر نہ اس کی کو چاہتیں کہ کریں          یہ کہ غیر پر تو ہم ادس کی در کریں</p>
<p>۱۸۴          موفوف کچھو جوان پر ہونہ خود سال پر          نخراد سکا جو شمار ہو زہر کے لال پر</p>	<p>۱۸۵          جو سین کر لے پسر اس دلی کہیں          سب کو جانے ہیں کہ پوڑ علی کے ہیں</p>	<p>۱۸۶          ان سب سے باغیاں کسے تھی غریب          کیا جو بے باغی کا اسد خلیفہ          وہ کہنا تھا کسی کا نہیں تو شہید          نہیں کیا لے پھر کسے عمو</p>
<p>۱۸۷          تھوڑی سی بیکے سدا زینت خراب          باد بھی اسے خالی غیش تھی دین          جابو چاقو کا ہاتھ میں چھوٹا          غش میں زینت پر چھوٹا چھوٹا</p>	<p>۱۸۸          جان کی شاہ جہنم تیری شاہ جہنم          وہ کہنا تھا کہ تیغ چاہیے کیا بوجہ          پیٹھ تو تیرا تھا ہاتھ ہاتھ کے پانی واقفدار</p>	<p>۱۸۹          سچ ہے کسی کا حال کوئی جانتا نہیں          میں کیا کروں اسے رادل لانا نہیں</p>
<p>۱۹۰          ہوشیار ہونے کو تیرا شاہ جہنم          بولے غش سے کوئی شاہ جہنم دار          کوئی نہ جانے کہ تیرا کوئی شاہ جہنم          زینت میں چھوٹا چھوٹا</p>	<p>۱۹۱          چھوڑو یہ ایسے وقت میں کہ نہ کریں کو          بھائی پر صدقہ مرزد واس نو دین کو</p>	<p>۱۹۲          تیرا کوئی نہ کون ہر سب کی کر گئے          قائم دوہن کو چھوڑ کے کوئی جہنم</p>

<p>۱۸۱ کوشا خاں شہزادہ حسین علی شاہ میں سب سے پہلے کیا گیا مگر میں نے جہان کی طرح خون و جان کیلئے کبھی بھی غلام</p>	<p>۱۸۲ ظہار نزل کے جو بھادوہ دین تو گیارہ گیارہ طفل حسین کے لئے نہ تھی کسی سیتن بولا بچہ کے لئے گیارہ اور حسین</p>	<p>۱۸۳ بابی چاچا کی گناہ خادہ رہنے بارہ کسی نے چاندھی کی رہنے کھینچا بھوننے کے چاندھی کی رہنے مروغی تو رہا کہ گناہ کی رہنے</p>
<p>۱۸۴ قاسم سی خیمہ پیر کے ساتھ اب گورگمان کا ہم علی احمد کے شاہین</p>	<p>۱۸۵ کافری ہو گیا نڈیا علی کرے جہاد ہو خدائی مانگو کوئل کرے</p>	<p>۱۸۶ کر تمام خون سے گردن کی بھوگیا داسن میں شہ کی چھپائی کیلئے مرگیا</p>
<p>۱۸۷ گرو تین گرو خاں شہزادہ حسین کے لئے نہ تھی کسی سیتن کے لئے نہ تھی کسی سیتن کے لئے نہ تھی کسی سیتن</p>	<p>۱۸۸ سکریہ باغ خانی کی یاد دہا چلے کرے شہزادہ حسین سکریہ باغ خانی کی یاد دہا چلے کرے شہزادہ حسین</p>	<p>۱۸۹ نہ کیلئے نہ تھی کسی سیتن پا رہا ہے حسین پر تین تین دیکھ رہا ہے کہ خاچا اور غلام وہ کہ نہیں حسین کا جہاد</p>
<p>۱۹۰ صوم ہے یتیم ہے اور نو سال ہے اگر اس شام میں زین سید کا لال ہے</p>	<p>۱۹۱ صوم ہے یتیم ہے اور نو سال ہے اگر اس شام میں زین سید کا لال ہے</p>	<p>۱۹۲ اعدائین قید زینب عالی اصوات ہو دو رخ شعیان علی کو دفات ہو</p>
<p>۱۹۳ دہا خاں شہزادہ حسین علی شاہ میں سب سے پہلے کیا گیا مگر میں نے جہان کی طرح خون و جان کیلئے کبھی بھی غلام</p>	<p>۱۹۴ ظہار نزل کے جو بھادوہ دین تو گیارہ گیارہ طفل حسین کے لئے نہ تھی کسی سیتن بولا بچہ کے لئے گیارہ اور حسین</p>	<p>۱۹۵ بابی چاچا کی گناہ خادہ رہنے بارہ کسی نے چاندھی کی رہنے کھینچا بھوننے کے چاندھی کی رہنے مروغی تو رہا کہ گناہ کی رہنے</p>
<p>۱۹۶ بھو عنیت اس شہزادہ حسین کو ہو پیر پیر ناپ کے لیے امام کو</p>	<p>۱۹۷ ہو پیر پیر ناپ کے لیے امام کو ہو پیر پیر ناپ کے لیے امام کو</p>	<p>۱۹۸ بھو عنیت اس شہزادہ حسین کو ہو پیر پیر ناپ کے لیے امام کو</p>

<p>۱۲۱          چاودہ بجی اک سو کی تن پاش          لکھتے دون اٹھ بھیسے کا لاش</p>	<p>۱۲۲          غل تھا کہ دھ گنی برکت اب جہان          قوسے اس کے گرنے کے آسمان</p>	<p>۱۲۳          جانے آسمان لڑنگی زین          خاشاک بن قلبہ در پیر خیم</p>
<p>۱۲۴          بیاہن پاش چہین آویز          بیاہن پاش چہین آویز</p>	<p>۱۲۵          بان عاشق حسین کی آہ کالہ          زہر کا تاد درد و مسکند</p>	<p>۱۲۶          بیاہن پاش چہین آویز          بیاہن پاش چہین آویز</p>
<p>۱۲۷          کارنگین گلانہ مشرقین کا          محبوب حق کی گو دین ہر حسین کا</p>	<p>۱۲۸          سمجھو شریک مجلس نامہ رسول کو          سب ملے دوحسین کا پر رسول کو</p>	<p>۱۲۹          بیاہن پاش چہین آویز          بیاہن پاش چہین آویز</p>
<p>۱۳۰          گور لکھا بول کا دیا اجڑا لکھی          زینب سے شاہ شاہی منیب بھگتی</p>	<p>۱۳۱          نفی دان ہاری یاد شدہ مشرقین کو          پھر کور دین ہم جو دردین حسین</p>	<p>۱۳۲          بیاہن پاش چہین آویز          بیاہن پاش چہین آویز</p>

کتاب اعمال بھی رخصت ہوئی  
 باور میں غریب میں تھار گیا  
 قربت پر ہکا حساب زندگی  
 بعد فیکہ بھی جھکا رہ گیا  
 شہت و شو سے گویا اولاد ذلیل  
 جامہ پہلی میں دھبا رہ گیا  
 جیب ہوئی بے پردہ اولاد رسول  
 پھر جان میں کس کا پردہ رہ گیا  
 قربتیں رکھ کر نہ بھڑکائی دست  
 میں نے گھر میں اکیلا رہ گیا  
 فیض تھا بویگی کی آل میں  
 ہم تنہا گاروں کا پردہ رہ گیا  
 کو رہتے ہیں اسکا جلوہ دیکھ کر  
 فتنہ ہوا آنکھوں کا پردہ رہ گیا

فلو تک سب بیچ ہو چکی غلامین  
 صاحب فکر اکیلا رہ گیا  
 اچھٹے گئے باہن کے سارے حجاب  
 بس فقط آنکھوں کا پردہ رہ گیا  
 سب ہوتے سب بے تھپیسے انوارات  
 قافلہ نرب کا پاس رہ گیا  
 تیری ختی پر فلک پیچھے میں  
 چور ہو کر دل کا عیشیہ رہ گیا  
 پیر گردن پر جو کھانا دھوپ میں  
 جھبے ٹھنڈی سانس پھر رہ گیا  
 زخم کھاتے ہی جو اکبر گڑھے  
 چھوڑ کے چھپی میں کلیجہ رہ گیا  
 کہتی تھی ان سویاضت میں  
 ہائے خالی آنکھوں کا پردہ رہ گیا

کلو اسہ پنا ہے مادر دل علی  
 چل سہیتہ وہ بہ نخلو کا رہ گیا  
 اسقدر قحاشک حضرت کا کلا  
 خیر فائل بھی سپا رہ گیا  
 سوڑ کے کتبک لب لب امٹو اش  
 دن بہت غفلت میں تھوڑا رہ گیا  
 کس با بھی لکھ جانے تھے  
 پیچھے بھی حرارت سے پھل جانے تھے  
 لکھتے تھے بدن رنگ بد جانے تھے  
 اللہ میری ہوائی گرم روزنا شور  
 جب آتی تھی ان درخت چل جانے تھے  
 مجھ کو غلط اندازن اب ہے  
 جوڑ ہے پیر و شریستہ ہے  
 سننے سے بھڑکے ہیں دل کش کباب  
 کیا غم ہے جو ن غل قلم لاغ ہے



<p>مرثیہ موند خانہ زہر ہر شاہی ہوا گھر سیاہات کی بجلی شاہی ہوا تن تننا خفا نہ آئی ہوا خلق کو سید بنی خلد کو آئی ہوا</p>	<p>مرثیہ جسم ہر تنگ لگا ہے کوئی آئی ہوا خونین سر اقدار میں خاب نیکیا رو کے زلف میں اعدا کی تو قسم سرا گندہ جھجکوں کو آئی ہوا</p>	<p>مرثیہ لاش عباس کی گئی بن بیکان اکوڑا زہاد وار سر شاہی ہوا وقت امداد و اعانت ہوا چھوڑ کر کھو گئے سید جان</p>
<p>مرثیہ قتل کی ہلکیں مظلوم کی تیریں ہن اک بنی زادہ ہوا ریکڑوں شیریں ہن غیر جانے ہوئے آئے ہیں کنا مارا ہے راز سے ہوئے ہن تینچین چھوچھو کر دھوکے چن ہن غل خفا نہ آئے سید بنی کو زہار</p>	<p>مرثیہ کوئی سنتا نہیں یاد اعلیٰ بھیاں چلی ہیں دھوکے میں چلی بازہ سر پر فلک پر صیبت دالی خونین تر زلفین میں آئی ہوا</p>	<p>مرثیہ لکھو مہو نوں نے میدا میں ہن گھرا تنے بھائی سے عجب وقت میں پھرا گئے آئے عباس کیانے ہوئے کون کسکوں مظلوم کو جانے ہوئے کون کسکوں میں میں بھی جگا تو ہوئے</p>
<p>مرثیہ برق شیر سر اک جاہ چک جاتی ہے سبوت دیکھتے ہیں مت نظر آتی ہے غیر جانے ہوئے آئے ہیں نہ بچا ہے نہ بیاناہ ہوا کوئی نہین آنا ہے خبر ہو چکا کوئی ایک اندر ہے اور نہین پر کوئی</p>	<p>مرثیہ زخم تلوار دیکھے خاموش کھڑے کھاتے ہیں غش میں جھکتے ہیں کبھی گاہ بھلاتے ہیں غیر جانے ہوئے آئے ہیں لاش آکر عیاں نہ ہو گیا تخام میں بیٹھے ہیں کجاں رو کے زلف میں بیٹھے ہیں</p>	<p>مرثیہ حلق پر خنجر خونخوار پھرا اب یقین بھی اسی قتل میں گرتے ہیں رو کے زلف میں بیٹھے ہیں نہ بچا ہے نہ بیاناہ ہوا کوئی نہین آنا ہے خبر ہو چکا کوئی ایک اندر ہے اور نہین پر کوئی</p>
<p>مرثیہ تھے جو غمخوار وہ ریتی پہ پڑے تھے ہیں اپنی تمنائی پہ تو شاہ جہان نے ہیں</p>	<p>مرثیہ میرے پالے دی جانے مری دلہا کو ہمہ تمنائی ہوا ٹھوٹی اکبر اٹھو</p>	<p>مرثیہ بھولا ہے کوئی اسطر کے غمخوار و نکو یاد کرتے ہیں فادار و فادار و نکو</p>

<p>۱۰۰ وقت میں جلتی ہوئی چوٹی کے کمال جس طرح کہ اسے ایدم میں وقت نوال منہ جو خون سے دبا دھوئے نہ سنا سنگھائی آئی و زبان تھوڑی ہے پتھر</p>	<p>۱۰۱ دار فیادہ ماری سا گوی اور دور میں کج رہا فاک کے سینہ پر نہ گوارا تھا جی تو خط سبیل پہ کھٹنے کو اسے پیچھے میں گھر گھر</p>	<p>۱۰۲ ساند اس کے زخمی ہو رہا ہوا کئی سوئیں گرنے بھی ایلو پھیلا بال سے خونی ہوئی جی پر ہر یہ ٹھکے ہوئی حالت ہو رہا</p>
<p>تن جلا جاتا ہے جب گرم ہو آتی ہے ریت اڑا لے ہر ک زخم پہ پھر جاتی ہے</p>	<p>علم کا گھر ہے جو اور روز کا آئینہ ہے ہاتھ لو اردن کے صدا چاک ہی سینہ ہے</p>	<p>یہ تر جب لگا ہوا کچھ کہ تو نہیں سکتا ہے پھر کمرہ منہ شد الا کی طون کتا ہے</p>
<p>۱۰۳ توڑ پھینچا جو چاٹ کر کئی ٹانی پہ خونی چاڑھی کر کے جانی پہ سبھی کی جی دس کسے بھی جانی پہ سبھی کی جی دس کسے بھی جانی پہ</p>	<p>۱۰۴ زخمی میں میں رائد کے درون کو بازو کسی کی جی دس کسے بھی جانی پہ توڑ پھینچا جو چاٹ کر کئی ٹانی پہ خونی چاڑھی کر کے جانی پہ</p>	<p>۱۰۵ خانا رائے میں کئی ٹانی پہ توڑ پھینچا جو چاٹ کر کئی ٹانی پہ خونی چاڑھی کر کے جانی پہ سبھی کی جی دس کسے بھی جانی پہ</p>
<p>تین لکھا لکھا کہ لب خشک دکھلاؤ ہین تیرا دھر سے عوف جبر عذاب زہین</p>	<p>پر یہ بڑا است محبوب خدا کی خاطر زخمی ہاتھوں کو اٹھاؤ ہین عاک خاطر</p>	<p>خلق کو سو و عدم کو کچی تباری ہے آخری اب تر ہو آنا کی یہ سواری ہے</p>
<p>۱۰۶ جون کان کے لئے تو میں بے اختیار بوسے جن جو تھوڑے تھوڑے سبھی کی جی دس کسے بھی جانی پہ سبھی کی جی دس کسے بھی جانی پہ</p>	<p>۱۰۷ خون نہایت اور پتھر کا عالم سبھی کی جی دس کسے بھی جانی پہ توڑ پھینچا جو چاٹ کر کئی ٹانی پہ خونی چاڑھی کر کے جانی پہ</p>	<p>۱۰۸ کھیلنے نیرے میں بے اختیار خون نہایت اور پتھر کا عالم سبھی کی جی دس کسے بھی جانی پہ توڑ پھینچا جو چاٹ کر کئی ٹانی پہ</p>
<p>چاند نر مندہ تھا جن پھولے رسا رہے چاک ہین شل کتان غلم کی تلوار دے</p>	<p>دار سے تھوڑے اعصاب بدن کتنے ہین کھیت پر کہیں تھوڑے قدم تھتے ہین</p>	<p>تو زبان خشک جو منہ پھر کر دکھلا رہا ہے پس ساقی کو تر کو حجاب آتا ہے</p>

<p>۱۷۱          عرش ترنگ پر کج خلقی کا چادر          پارس جی کا غم کو کجانی ندلا          تشنہ لب کی ہر گھونٹ پانی پان          سرسبز بن سکینہ پانی پان</p>	<p>۱۷۲          اسی پہلو سے عجب آج کی صبا          جہ جہ تو بڑی دیر سے حاضر کیا          در کیس میں مظلوم غریب تنہا          میں تری پاس کس حد تری پنا</p>	<p>۱۷۳          زینت تنوع غنیمت جی سوار          راکب شہنشاہی پست چرخ سوار          خاک پر جہ جہ پست چرخ سوار          خاک پر جہ جہ پست چرخ سوار</p>
<p>پھیر کر منہ کو جو کما ہوں الم ہے جھکوں          خاک پر گر نہ پڑیں آپت غم ہو جھکوں</p>	<p>بکھٹے پیرم و خطا اہل ستم لڑتے ہیں          تیرے اسے یہ کیجے یہ مری پڑتے ہیں</p>	<p>میں نے کانہ ذرا رخ اٹھایا تو نے          خاک پر جہ جہ لڑتے کو گرایا تو نے</p>
<p>۱۷۴          کج خلقی کا چادر          بزدلی کا شہ          تھی نقیہ قدم آتش افشاں ہے ہزار          رشتہ کی پوری کینا کو پڑا ہزار</p>	<p>۱۷۵          بیجان خلوت سے آتی پناہ کی پناہ          کہتے ہیں شہنشاہی پناہ کی پناہ          بے بس تھے پناہ کی پناہ کی پناہ          گر پھر کر نہ پڑتے ہیں پناہ کی پناہ</p>	<p>۱۷۶          جہ جہ کی یاد دہن تیرے قدم          جہ جہ کی یاد دہن تیرے قدم          جہ جہ کی یاد دہن تیرے قدم          جہ جہ کی یاد دہن تیرے قدم</p>
<p>تیر پڑتے ہیں لگا جاتا ہے بھالاکوئی          آپ کا آج مینن تھانے دلا کوئی</p>	<p>ابنا آتے ہیں پر سا بھجے دینے کے لئے          چلے آتے ہیں ملاک تجھے لہو کے لئے</p>	<p>رو کو حلاقی مٹی زمین کہ یہ کیا کرتے ہو          تن سے کیوں سر سے بھائی کا جلا کرتے ہو</p>
<p>۱۷۷          اردو گئے لگو تہا سے شاہنشاہ          اردو گئے لگو تہا سے شاہنشاہ          اردو گئے لگو تہا سے شاہنشاہ          اردو گئے لگو تہا سے شاہنشاہ</p>	<p>۱۷۸          شہنشاہ شاہنشاہ کی شاہنشاہ          شہنشاہ شاہنشاہ کی شاہنشاہ          شہنشاہ شاہنشاہ کی شاہنشاہ          شہنشاہ شاہنشاہ کی شاہنشاہ</p>	<p>۱۷۹          اسے کوئی غلطی نہ کرے لگا کر          اسے کوئی غلطی نہ کرے لگا کر          اسے کوئی غلطی نہ کرے لگا کر          اسے کوئی غلطی نہ کرے لگا کر</p>
<p>یاس دلہ سے ہر فرق تو انائی سے          کوچ دنیا سے ہو کس عالم تنائی سے</p>	<p>شہر تھا سبط شہ عرش نشین گر تھے          خاک پر دوش محمد کا نگین گر تھے</p>	<p>نہ ستم سے جگر احمد وحید کا کو          بر سے بھائی کے میں حاضر ہو کر کو</p>

<p>۲۸          چاکر چھوڑ دو تو کئی کئی شہر          خاک سے سید بیک کو اور ٹھکانا          ہر جھینٹنے سے برادر سے لگا دیر          ختم ہے کہ جس غلام کو اور اندر</p>	<p>۲۹          کیسی شہر سے تیرے میں لایا ہے          جہاں کھانو میں چکے شہر لایا ہے          کوئی نشان نہیں یاد کریں کیا ہے          ہر کئی کو نہیں تو اودھیں لایا ہے</p>	<p>۳۰          می جانے دی ساری سکنیہ سکو          باپ زبان ہو کر لاڈلی تیار ہو          راضین تو جہنم سے ان میں ہو          اپنے نیاسے سے</p>
<p>پھر کمان پاکی سر سے بہن مل ليو          دم آخر تو برادر سے بہن مل ليو</p>	<p>اب کمان زور بہن مل ستم ليو          ضعف ایسا ہو کہ اٹھ کر سہل گر پڑے ہیں</p>	<p>یاد کر کے مجھے راتوں کو نہ رونا بیٹ          سوچکین چھاتی پہ پاؤں کہ نہ بیٹ</p>
<p>۳۱          فاطمہ کی ہونٹیں پٹی کرنا مارا          غلام سے تیرے سے بھائی کی بھائی چاؤ          سر کا پلک لیا سارے سے چاؤ          ہر کسی ہونٹیں بن جائیں نیسے</p>	<p>۳۲          عشق میں جھینٹنے سے لایا ہے          دھیان آکر اٹھائی بن جو ہے آہ          پیٹی سلی آتی ہو سکنیہ لایا ہے          سکو لکڑے جھینٹنے سے لایا ہے</p>	<p>۳۳          لکھنے سے کیسی شہر لایا ہے          جیک سر لکھنے سے لایا ہے          سکو لکڑے جھینٹنے سے لایا ہے          جلدی سے لایا ہے</p>
<p>بال کھوے ہو بلبل فاطمہ چلاتی ہے          لوسنوالہ جیدر کی صدا آتی ہے</p>	<p>گھر سے کیوں سکھ ہو سہل لایا ہے          جاوے میں کہ بھائی کا کلا کتا ہے</p>	<p>خاک میں ہو کر آئے تو اڑا دیا          سر شہر کو سجدے سے اٹھا دیا</p>
<p>۳۴          سارے سکنیہ سے لایا ہے          سارے سکنیہ سے لایا ہے          سارے سکنیہ سے لایا ہے          سارے سکنیہ سے لایا ہے</p>	<p>۳۵          سارے سکنیہ سے لایا ہے          سارے سکنیہ سے لایا ہے          سارے سکنیہ سے لایا ہے          سارے سکنیہ سے لایا ہے</p>	<p>۳۶          اس محمد کی شانی کو لایا ہے          شمع ایوان الہی کو لایا ہے          شمع ایوان الہی کو لایا ہے          شمع ایوان الہی کو لایا ہے</p>
<p>جیتے گھر میں جو نہ آئے تو درجہ لگی          بیٹی ان میں غلام کی قربان لگی</p>	<p>مراں جایا تری راہ میں قربان ہو          شکل فرج بھی شہر پہ آسان ہو</p>	<p>فرج ہو گا جو پسر فاطمہ چلا دیگی          ڈرنے جانا جو محمد کی صدا دیگی</p>

<p>۱۰۰          سن کے متصل گاہ گاہ          چاہا جانی چاہی          آئی آواز بیکار گریہ اور غم          رنج و غم</p>	<p>۱۰۱          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>	<p>۱۰۲          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>
<p>۱۰۳          علم حق ہمیں ہر وہ سینہ لازمی یہ          پاؤں تو رکھو نہ قرآن کے برابر ہے</p>	<p>۱۰۴          لہجہ و غم آپ کے مراح پہ اب ظاری ہے          او مددگار جہان وقت مدد گاری ہے</p>	<p>۱۰۵          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>
<p>۱۰۶          کیا ناسات تھی کہ مطلق نہ ہو          رکھ دیا خجین خلق ہر مظلوم          بیچ کس کی سی ہو تو تھی شاہ و جاہ          خلق پہ بیچ تھی تو تھی شاہ و جاہ</p>	<p>۱۰۷          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>	<p>۱۰۸          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>
<p>۱۰۹          عمر و یاد الہی میں کٹی جاتی تھی          صاف بکیر کی رگ رگ سہلائی تھی</p>	<p>۱۱۰          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>	<p>۱۱۱          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>
<p>۱۱۲          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>	<p>۱۱۳          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>	<p>۱۱۴          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>
<p>۱۱۵          شور تھا عالم مسکان میں کلافت آئی          لال ہجیان ہوا نہر کا قیامت آئی</p>	<p>۱۱۶          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>	<p>۱۱۷          غم و غم          غم و غم          غم و غم          غم و غم</p>

کمان لیکتہ کمان آفتاب  
خدا نے کسے مہربان کر دیا  
گھٹا آفتاب میں جس جسم کو  
مرا کہ موت زبان کر دیا

میر تہا ہے کیوں اتنا امیر روح  
مقدر نے دیران مکان کر دیا  
شعبہ میں دیگا وہ فودس میں  
میر جس دیران مکان کر دیا

قلم سے فون اکبر چلی کی مان  
رجل نے زمین میں نہان کر دیا  
چھپنے لگے جسے تو خبر نہ  
پتھر میں جب خدا نے جو ان کر دیا

جو چوچھی علمدار نے جانے نہ  
ترائی میں شہ نے نشان کر دیا  
نواں بیخون نے زری اور اپنی  
ہر ایک لعل کو خوش بیان کر دیا

رباعی  
انور نے باطل کو میر انجام دیا  
عقوبی کماندہ کی میر اپنی  
نا کامیابی جہل نے صد فوس میں  
کسی کو بیان کر کے کیا کر دیا

رباعی  
کچھ بی بی کو چاہیہ کیا ہے  
کچھ بی بی کو چاہیہ کیا ہے  
کچھ بی بی کو چاہیہ کیا ہے  
کچھ بی بی کو چاہیہ کیا ہے

رباعی  
اگر زور جانتے جان کھوتا ہوگا  
گھر چھوڑ کے زری خاک سوتا ہوگا  
بائیں سے سر کا نہ تیرے غرض  
انپا کی بجائے چھوٹا ہوگا

رباعی  
بٹ اڑنا ہے جان کھوتا ہوگا  
بٹ اڑنا ہے جان کھوتا ہوگا  
بٹ اڑنا ہے جان کھوتا ہوگا  
بٹ اڑنا ہے جان کھوتا ہوگا

رباعی  
کسے دنیا کے دلوں سے جانے ہیں  
کسے دنیا کے دلوں سے جانے ہیں  
کسے دنیا کے دلوں سے جانے ہیں  
کسے دنیا کے دلوں سے جانے ہیں



<p>۱۰۰ روک روک زینب کو ٹھانی ہوئی سجھائی ہوئی کوئی بانو خرم چلکے کلینے کے ساتھ نہ جان بابا دی سنانہ پوری کلین</p>	<p>۱۰۱ اوڑھتی رہی کو کھڑا تھا اسی چوڑا تھا دل بھی کھینچا جلا کرتی تھی بھلا سہی وارث کا تو پایا میں ہاں</p>	<p>۱۰۲ لو لکھا اگر کوئی کھینچ رہا تھا منصف ہو نہیں سکتا رہا تھا نہیں تنہا میں کھینچ رہا تھا میں ہاں</p>
<p>دو دن عزم اکبر میں نہ آگیا چین کی دماں بھی چین کی نہ پھو پھی جان کی</p>	<p>رکھا تو تباہی تو قدم گھر میں ہاں دور رہی پھر نہ ہاں ہاں</p>	<p>ہم تھے تو محافظ قوم امانت تھی اوس کی بخشش تھی اوس کی یہ عزائم تھی اوس کی</p>
<p>۱۰۳ خفت نہ کرنا کوئی بھڑا رسا بی بی بھین نہ رہی سرسرا عباس علی سرسرا نہ رہا بہ غیر اہل کوئی نہیں رہا</p>	<p>۱۰۴ ہاں کسے کہنے لگے ہر سلسلہ بائیں سرور اس کی اسی کو منظر زیادہ سدا جیسے پین فرزند شوم سیرین کوئی بواں کاسا نہ پوچھو</p>	<p>۱۰۵ کھانے کے لئے کھانے نہیں تھا بہتر ہے سنا کر جانا تک ہو سکا سب کچھ بچا تھا کہ ثابت کار بیانی ہو نہ ٹپا نہ</p>
<p>دینا سے سو خلد سفر ہے کوئی دم کو اکبر کو تو سب چکے اب دین گے ہمو</p>	<p>ہلوگ تو مجبور ہیں مختار وہی ہے مشکل میں خیر ہو نکاح دگار وہی ہے</p>	<p>ہو اوسکی امانت ہو وہ سب کے چلے ہیں کچھ لیکے نہ آئے تھے نہ کچھ لیکے چلے ہیں</p>
<p>۱۰۶ سب سب لکھتے ہیں سننے کی تھوڑے ہوئے غصے اٹھنا کی نہیں کریک لکھتے تھے گلی باؤں کی کریک لکھتے تھے گلی باؤں کی</p>	<p>۱۰۷ جنگ لکھ کر نہ رہا ہے تو دیاں مشکل بھی مختار رہی کی دیکھا آسان ویرین ہو کر پورے سولہ ماظہ رہی کھڑی ہو کر</p>	<p>۱۰۸ بان لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ اوس بھی لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ بے قول کا صاف پورا تھا رہ دین کر کا دین کر کا</p>
<p>میں بھی تھی پر سنا مجھے دیو نیلے لکھ ہو اور ہی کچھ قصد جن بشر کا</p>	<p>ہو چپ ہو اثر کرتی ہو فریاد اسی کی ایذا اسی میں ہی یاد اسی کی</p>	<p>منزل پہ پہنچ جاؤں جو طے راہ تھا رستہ دم شمس ہے دیکھ لکھ لکھ</p>



<p>۱۹۷          بلاتوق نہایت خجستہ          شکر کے لئے نہایت          زانہ کرم چاہیے          شکر کے لئے نہایت</p>	<p>۱۹۷          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت</p>	<p>۱۹۷          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت</p>
<p>دن وصل کے آؤ ہو و فرقت کی گھڑی ہے          پیر سے مل کر اہل سر پہ گھڑی ہے</p>	<p>کہرا قدر سیدار سے          بانو سے نرین گردن رہاڑ لپٹی</p>	<p>گوچی نہایت جان ہر نیکی میں          کچھ کام ہے ہم آج درمیرانیس میں</p>
<p>۱۹۷          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت</p>	<p>۱۹۷          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت</p>	<p>۱۹۷          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت</p>
<p>جو حکم ہو کچھ نہایت          یہ کہ نہایت درمیرانیس میں</p>	<p>وہ کہتی تھی بابا مجھے تم پیار کر لو          میرا کتاب آؤ گے انوار ذکر نو</p>	<p>نہایت درمیرانیس میں          نہایت درمیرانیس میں</p>
<p>۱۹۷          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت</p>	<p>۱۹۷          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت</p>	<p>۱۹۷          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت          شکر کے لئے نہایت</p>
<p>رو تہ ہوئے شیر جو باہر نکل آئے          پچھلے چرم پاک کھلے سر نکل آئے</p>	<p>جلد آؤ گے یہ لے تہ وری کی نہیں          دیکھو جو ہوئی وری تو سو کی نہیں</p>	<p>یان فرس ہے سو کو مان آؤ گے          تم پاس سے سب ہن کوئی آؤ گے</p>

<p>۵۳۷          دن کہ سپر سچا بانو بیگماری          جو کہ مرستہ صغیر تر تنہائی کے اری          نہ تو کچھ کسو پہ بان زدگی ماری          نہ ترستے ویران ہوئی گود ماری</p>	<p>۵۳۸          فطرت کا یہ غافل کہ نہ جانتا کہ          توبان کہ نہ تھا کہ میں بال ہا ہون          نہج و زبان کہ نہ تھی میں خلیوں          نہانے غلے غلے کہ نہ تھی بیا ہون</p>	<p>۵۳۹          کی عرض ملا کہ کہ یہاں سید اباد          معمری میں نہ تھی اہن نہ تھی نہ تیار          اسلحہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تیار          نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تیار</p>
<p>۵۴۰          ولین مے ارمان بھری گئے بیٹا          کرتے جو بیٹے تھے وہ دھر گئے بیٹا</p>	<p>۵۴۱          گو سب ہیں یہ ہیں ہا تھ نہ قبضہ میں          پیاسا ہون کئی روز کا پیاسا ہی نہ</p>	<p>۵۴۲          کیا ابن علی صاحب مقدور نہیں ہے          آمت کی تباہی مجھ منقول نہیں ہے</p>
<p>۵۴۳          رائے پوچھنے کی جانتا نہ تھی          رائے پوچھنے کی جانتا نہ تھی          رائے پوچھنے کی جانتا نہ تھی          رائے پوچھنے کی جانتا نہ تھی</p>	<p>۵۴۴          غلطی کے سواہ رسولان سلوک          غلطی کے سواہ رسولان سلوک          غلطی کے سواہ رسولان سلوک          غلطی کے سواہ رسولان سلوک</p>	<p>۵۴۵          پائے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          پائے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          پائے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          پائے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۵۴۶          نظر کے پسینے کی یہ کثرت تھی جین پر          ہر گام پر گرتے تھے تارے نین پر</p>	<p>۵۴۷          ہر کدھر سپر یہ جلاتی تھی زہرا          سر پہ تھی ہاتھوں سے چلی جاتی تھی زہرا</p>	<p>۵۴۸          مارا اوٹھیں جس جس نے وہ ہر چند بھی          بھائی بہن یہی اور کدھر نہ تھی بہن</p>
<p>۵۴۹          سواری نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          تنہا تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          تنہا تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          تنہا تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۵۵۰          کچھ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          کچھ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          کچھ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          کچھ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۵۵۱          ابھی جو نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          ابھی جو نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          ابھی جو نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی          ابھی جو نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۵۵۲          دو دن پہ چپ راس شہدین کی نظر تھی          مرہا بن گئے تنہا کسی کو نہ خبر تھی</p>	<p>۵۵۳          نہ تاپ فلاک کو نہ تھل تھا زمین کو          فراہمے دون کی تزلزل تھا زمین کو</p>	<p>۵۵۴          مظلوم کا فرزند ہون مظلوم مردن کا          کاٹیں گے گلا بھی تو گلا میں کروں گا</p>

<p>۴۴ کی سائے سونو کی کھانیاں چا رو فراہم خلق کو کیا چاہیے فراہم راہی ہو نہیں گونچ چنچ جو فراہم گھر سے مراد یاد بہت ہو یاد</p>	<p>۴۵ نیکے بیجا نونے گھر کو یاد چاہا مال کی توں کو ہونے بھی نہ پایا خوشید کا جلوہ رخ روئین دکھایا غل پو گیا آبا پسرا</p>	<p>۴۶ سچ کتنا خواہیہن کا چل سچ سوچ میں کیا ہو صفت کا چل سچ مراسف کے ہر سوسے میں سچ نہ شے میں جیسا سارا میں چل سچ</p>
<p>لازم کر کر دھر علی کا پسرا تم بھی کو اتناک میں کیا بشرایا</p>	<p>ہم سیا کر کہ بیتیہ شرابا کھینچی جو عرش سے اتری ہو وہ ملوار کھینچی</p>	<p>کس طرح نہ عاجز دم کو گرفت م ہو کچھ سلسلہ ٹاٹھ آئے تو تعریف رقم ہو</p>
<p>۴۷ جنانوں پھر عشق کی قدر نہ کرے مخام خاتم زمین یا سب پیر فرگنے تلخ ہے جی خیر و وصف سچ جو بد وقت میں پھنسے عجب پیر</p>	<p>۴۸ نور رخ روشن میں عجب بہ گرجا یاں مر جانا کا چہرہ نظری ہے خوشید یہ نہاوردہ چرخ جوی ہے راکب و شیبہ تو کمر جی پیر</p>	<p>۴۹ اس گان کر کہم آگیاں ہے بابہ شب قدر کہ قدر اسکی گان ہے یا سبنا عید پگنرا جان ہے چراہ دل سر نہرا جان ہے</p>
<p>۵۰ سڑکے شریک شہد اہو ہنگے مولا ہم آپ کے قدم نہ فدا ہونگے مولا</p>	<p>بجلی ہے جو اسوار سے چمکا کے پھر لے یہ قاف سوتا فاق ابھی جا کے پھر لے</p>	<p>۵۱ دیکھو توفیا چہرہ شاہ شہدا کی دورا تو نہیں اک صبح قیامت خدا کی</p>
<p>۵۲ دیا کہ تاج غلک کو بھی بچان ہم ہر پیر صلیب لاک و بچان پیر کو لار نہ کیا دینا بھی بچان پیر کو بچان لے دینا بھی بچان</p>	<p>۵۳ جو عالم کو غیب سے صنف سکھایا جو عالم کو غیب سے صنف سکھایا جو عالم کو غیب سے صنف سکھایا جو عالم کو غیب سے صنف سکھایا</p>	<p>۵۴ پانی جو زانی فرزند جیب مطلع نورانیت نورانیت جیب مرتبہ جیب کو نورانیت جیب مرتبہ جیب کو نورانیت جیب</p>
<p>۵۵ ہرگز تمہیں لڑنیکا اشارہ نہ کروں گا دعاؤں کا علا گوارا نہ کروں گا</p>	<p>خوشید جل رخ سے قمر اس کف پاسے کس شے کو مقابل میں کروں زخما سے</p>	<p>۵۶ کتاب ہے یل لطف تو حاصل نہیں ہوتا تاقص کبھی کامل کے مقابل نہیں ہوتا</p>

<p>آن بزرگوار کی جو طبیعت کہ چھوٹے سے بڑی کشتی پہ طبعیت کہ چھوٹے سے بڑی نشدیدہ توئی چکا سر سے سسٹنگی سیکچا تو یہ پوچھو چوچو چوچو چوچو</p>	<p>والتوتی نا نا نا نا نا نا نا نا نا نا نشدیدہ توئی چکا سر سے سسٹنگی سیکچا تو یہ پوچھو چوچو چوچو چوچو</p>	<p>آن بزرگوار کی جو طبیعت کہ چھوٹے سے بڑی کشتی پہ طبعیت کہ چھوٹے سے بڑی نشدیدہ توئی چکا سر سے سسٹنگی سیکچا تو یہ پوچھو چوچو چوچو چوچو</p>
<p>ابر و فلک حسن بہ کیا نظر آئے آنکھوں نے بھی ریتی میں نہ بانا نظر آئے</p>	<p>ہے فوق اچھن عقد ثریا کے گھنے پیا لہر کے دودھ کے قطرے نہ پرین</p>	<p>کیا اوس کے مقابل پہ بھلا طور کا شعلہ وہ آگ کا شعلہ بھایا ہے ہزار کا شعلہ</p>
<p>کشتی جو طبیعت اوس شہر کی شعلہ مردم کے نزدیک یہ شایکی سے جو درد سر سپین کرین اہل نصارت بھی کور حشر اوزار خدا اور وہ بلبل نور</p>	<p>جو اس شعلہ سے شعلہ شعلہ شعلہ نشدیدہ توئی چکا سر سے سسٹنگی سیکچا تو یہ پوچھو چوچو چوچو چوچو</p>	<p>کشتی جو طبیعت اوس شہر کی شعلہ مردم کے نزدیک یہ شایکی سے جو درد سر سپین کرین اہل نصارت بھی کور حشر اوزار خدا اور وہ بلبل نور</p>
<p>بنیا ہو تو عیا یہ خطا کسی طرف ہے تحقیر تو اعلیٰ کی ہے ادنیٰ کا شرف ہے</p>	<p>بھجھا نہ کہ وراثت ایسے بھی ہوتے ہیں سبا کے دھار اقصین اقصین تے تھان ہیں</p>	<p>رکھ لیتے ہیں سب سر یہ مصحف کا ادب ہے وان پاؤں رکھے شمر قیامت ہر غصب ہے</p>
<p>کشتی جو طبیعت اوس شہر کی شعلہ مردم کے نزدیک یہ شایکی سے جو درد سر سپین کرین اہل نصارت بھی کور حشر اوزار خدا اور وہ بلبل نور</p>	<p>کشتی جو طبیعت اوس شہر کی شعلہ مردم کے نزدیک یہ شایکی سے جو درد سر سپین کرین اہل نصارت بھی کور حشر اوزار خدا اور وہ بلبل نور</p>	<p>کشتی جو طبیعت اوس شہر کی شعلہ مردم کے نزدیک یہ شایکی سے جو درد سر سپین کرین اہل نصارت بھی کور حشر اوزار خدا اور وہ بلبل نور</p>
<p>ہر لبتہ ہے فکر انکی جو شیریں بختی کا جرت جگر جو ہے عین کمینی کا</p>	<p>طلما کہ پہلو میں اجا سے نے لیا ہے مستاب کو آغوش میں لے نے لیا ہے</p>	<p>سر نے کو میدان شہادت میں چلے ہیں منہ فوج ملک نے اچھن قدم نہ لے ہیں</p>

<p>۱۰۰</p> <p>دست ستم و جبر بڑھائیں گے کہا تک سب نیر و نہ پا کر سر کو چھائی گئے کہا تک</p>	<p>۱۰۱</p> <p>بر باد یہ سب خرم سستی نظر آئے باران کی طرح آگ برستی نظر آئے</p>	<p>۱۰۲</p> <p>خاموش ہوں غارت رسول غریبی کی ہاتھ ایسے روکتے گرامت ہونجی کی</p>
<p>۱۰۳</p> <p>بانی نازیبا کی ہم کو راستہ سوار کے سنے کے غارت و نہ تو ہے سوار</p>	<p>۱۰۴</p> <p>یوں زار آئے کہ زمین کی ہجرت دن کا کم کو کو تو بھی خاک کی ہجرت</p>	<p>۱۰۵</p> <p>سید اسرار اس کے جلے دخان کی کبریٰ کے جلے جلے</p>
<p>۱۰۶</p> <p>دینا میں بد کو نہیں کچھ نیک کی خاطر اندہ یہ بے غور ہے کچھ ایک کی خاطر</p>	<p>۱۰۷</p> <p>کرموں کا ملک میں نہیں کچھ نظر آئیں غیر جو کہ میں ہن نگاہ نظر آئیں</p>	<p>۱۰۸</p> <p>جلنے سے کچھ کو نہ راحت کوئی دم ہو دیر یا کو بھی لی تو کبھی بیان تک ہو</p>
<p>۱۰۹</p> <p>وہیں ہیں کہ وہیں ہیں تین دن کے زبانے کے ہن ہن ہن ہن ہن ہن</p>	<p>۱۱۰</p> <p>چل جائیں گے سب بھی ہمارے جوانے اٹھائیں غارت ہمارے</p>	<p>۱۱۱</p> <p>گھوڑا رادوں کھوڑے کوڑے کوڑے زبانے سے راد میں بھی ہوا نکالے</p>
<p>۱۱۲</p> <p>تہا ہوں مگر قہر کی کشت پہ نہ بھولا جھکے نہ براد گئے شجاعت پہ نہ بھولا</p>	<p>۱۱۳</p> <p>بردا ز کرین تیر زہد کی طرح سے بھنس جاؤ گا تو نہیں کند ذکی طرح سے</p>	<p>۱۱۴</p> <p>۱۰۰</p> <p>دست ستم و جبر بڑھائیں گے کہا تک سب نیر و نہ پا کر سر کو چھائی گئے کہا تک</p>

<p>۲۰۱ ایک بار خدا سا شہ عادل دیو گئے گئے گئے گئے گئے تو تانہ اگر صبر نہ تھی تو کتنی تو علم میں کیا بوندیں مہر میں</p>	<p>۲۰۲ کچھ کچھ تیرے تیرے تیرے اور تیرے تیرے تیرے تیرے راکھو تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۲۰۳ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے روا ہوں اور تیرے تیرے تیرے جان انجی زردن تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>ہو نا اگر صبر تو کچھ کام نہ ہوتا مظلوم زمانے میں مرانا نہ ہوتا</p>	<p>جنگ کہ جہان خلق سے آباد رہے گا یہ معرکہ بھی حشر تلک یاد رہے گا</p>	<p>پر دار کے مشتاق غم جو بھول گئے تھے ہوش آگئے تھے خوف سے گھر بول گئے تھے</p>
<p>۲۰۴ کرتے تھے بھی تیرے تیرے تیرے یہاں غم نہ قبول تھی تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۲۰۵ تیرے</p>	<p>۲۰۶ تیرے</p>
<p>سمجھا کہ یہ سامان مروجہ میں ہوں اکھان کچ اور کئی لاکھ کا خون ہو</p>	<p>کام اہو اسی نے پر جریل میں کو اللہ بچائے کر گاؤ زمین کو</p>	<p>بجلی ہو یہ بجلی میں ملا دینے کی جوتے اک فرمت ٹمٹیر من پھر میں ہن توتے</p>
<p>۲۰۷ آئی تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۲۰۸ تیرے</p>	<p>۲۰۹ تیرے</p>
<p>ہمت ہو جو یہی تو مرمت ہو تو ایسی بندہ ہو تو ایسا جو اطاعت ہو تو یہی</p>	<p>دہشت سے ہرن شیر کے مسکن میں چھپا شہباز کوئے کے نشین میں چھپا تھا</p>	<p>یوں چلتی اجسام مخالف کے وسط پر پھر مایا ہر سطح قلم حرم غلط پر</p>

<p>۱۷۷ اوس منکھ بھلی نڈائی صفائی اوس منکھ بھلی جیسا اللہ کا جانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی</p>	<p>۱۷۸ اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی</p>	<p>۱۷۹ اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی</p>
<p>کٹ کٹ کے ابھی سرگرمی ہوئے روحون نے کہا کیا پہلے ہی تونے</p>	<p>کیا جانے وہ چل کوئے لہو ہو نا تھا چلنے میں ہوا لگ گئی جسکے وہ فنا تھا</p>	<p>یارانہ ٹھہر کر اسند و مین رہا تھا تابت کوئی حلقہ نہ گند و مین رہا تھا</p>
<p>۱۸۰ اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی</p>	<p>۱۸۱ اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی</p>	<p>۱۸۲ اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی</p>
<p>قبضے میں اسی کہے ہو جو کچھ کارجل ہے دست ملک الموت ہر باتن کا پھل ہے</p>	<p>چار آئینہ دلسے بھی تہ تیغ دودم کھے ہر اقد میں شانی بھی یک دست قلم کھے</p>	<p>عالم پر پرواز کا تھا دامن میں پر دیر پاہ وہ تھا موج تو بجلی تھا زمین پر</p>
<p>۱۸۳ اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی</p>	<p>۱۸۴ اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی</p>	<p>۱۸۵ اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی اوس منکھ بھلی جیسا بوردانی</p>
<p>ہر سوہم اژدہ کی طرح شعلہ نشان تھی مقراض جل تھی کہ وہ تیغ دوزبان تھی</p>	<p>پہونچو نہ کبھی سیل فنا گھاٹو اوسکے جبرئیل کے چہانتے ہیں کاکو اوسکے</p>	<p>رقار تو کب اپنی دکھاتا تھا کسی کو سایہ بھی نہ اوسکا نظر آتا تھا کسی کو</p>







سلا  
زار طوفانی مضمون تنگ  
تقابلہ پڑ جائے میں تنہا کو  
خاطیہ لفظ وہ نوزن ہی مضمون کس  
ہر عجیب ملا ہے بیکہ چہنوں کو

فلک پہ چبلی آواز اکبر و دم  
نواز یوں نے رکھا کوئی نہ پڑا  
لگا دھامین چکے ابو جہنم سے  
پڑھالیا شوالا لائے آئینوں کو

دوران کیسی زربند کر پائے  
خدا کے واسطے داکر جہنم کے چہنوں کو  
خیال خاطر اجاب چاہیے ہر دم  
اتیس ملین گنجائے آگینوں کو

رباعی  
خاتون خرمی ایک  
عوان پیرچہن ہے ایک  
ناموچ انداز حال ڈاؤ بارو  
چولم کے میں ان خال کو کھن کے ایک  
خیر کی لاس کو کھن کے ایک

رباعی  
عابدی مہر وہ کیا چارہ ہے  
یہ لاش غریب یوں آوا ہے  
گر جمع کریں تو قرآن ہو جائے  
ہر عضو میں جہنم سے پا ہے

رباعی  
چلائے تھم کے تھن تک  
مظاہر میں ادب کے پیر تک  
ہم پر طوفانی ہر دم کے تک  
لندہ بین چلیے پر تک

رباعی  
تعمیم کی تہ کو کونے نہ دیا  
پانی بھی پینو کو کھن نہ دیا  
مہلی ہی دعوت تھی کہ پینو کو  
دیا پوسا کو اور نہ نہ دیا

رباعی  
تھی تھی بول کو رو کیا پیر  
کس کی سی ہو جائے پا ہے  
جنت کو سدا رہا ہے چلے  
اب کوئی نہیں پائے چلے

رباعی  
اتنا غور کر کے کھن کھن  
م آرام بھی تو ہیں کھن کھن  
رکھ خاک پر ہو چکے پیر کھن کھن  
اکرو خاطر سے گزرا کھن کھن

<p>مثنوی میر انیس</p> <p>جنگجو بیخست از نو جنگجو جلالی سیکندری کیس پرانے خفت کو زبانوں پر نظر آئے رو کر کیا مہر میں ہندو دھڑکے</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہر کو بیخانی اکبر کے واسے نہر کے واسے سیاحید کے واسے بگ بگ پورا عابد بھنکے واسے ہی پیری سیکندری خواہہ واسے</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہر کو بیخانی اکبر کے واسے نہر کے واسے سیاحید کے واسے بگ بگ پورا عابد بھنکے واسے ہی پیری سیکندری خواہہ واسے</p>
<p>لو پیو پیٹیر جان سے سفری ہے اب فاطمہ کا لال چراغ سحری ہے</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>ماتم میں مرزا نادر زاد کرے گی بہلائیو جہدم مجھے یاد کرے گی</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>کچھ میری بھی جو فکر و ہوشی ہو جائی ہر وہ مجھے مرنگی خبر دیتے ہو جائی</p>
<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہا ہوئی کس طرح نہر کو جانیں فاسم میں کہ عمو کے غنیمت میں عابل میں چو نہر پتاہر میں سرمین جو باب کے غنیمت میں</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>ماتم میں مرزا نادر زاد کرے گی بہلائیو جہدم مجھے یاد کرے گی</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>کچھ میری بھی جو فکر و ہوشی ہو جائی ہر وہ مجھے مرنگی خبر دیتے ہو جائی</p>
<p>یاد رکھو کوئی جز بکسی پاس نہیں ہے اصغر بھی کہ مراد کوئی پاس نہیں ہے</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>کون اسکے بھلا ناز اٹھا بگاڑو چھاتی یاد سے کون سلائیگا مروید</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>تہنا بھٹن شہر تبرکاتے نذرنگی مراہ ننگی پر آپ کو میں جانے نذرنگی</p>
<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نقد میں جو داغ اٹھا کر دھکا ان آٹھ کوں نے زندہ نہ لائے نظر آئے ارباب سیر میں نے ناپائے خانی مجبور خانے سے جلوانے</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>افسوس میں بار بار جی بگیاں تو کے لیے مار چکے ملانچے نہر بجاو حالا بیکسی کے درامد نہ نادر نہر کو بیخانی اکبر کے واسے</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>نہر کو بیخانی اکبر کے واسے نہر کے واسے سیاحید کے واسے بگ بگ پورا عابد بھنکے واسے ہی پیری سیکندری خواہہ واسے</p>
<p>کس سے کروں چوہر عزیزان کا قاتی ہے دل ٹکڑے ہے سینے میں کلیہ شمشیر</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>ہیہات گلابا نہ دیکھا جب شمر سن میں لاشہ مرا عدسے تر پچا میکاں میں</p>	<p>مثنوی میر انیس</p> <p>کچھ میری بھی جو فکر و ہوشی ہو جائی ہر وہ مجھے مرنگی خبر دیتے ہو جائی</p>

<p>۱۷۱ رونگے زینت سے پہنچا نہ ابرار چھاتی ہو لگا آتے باورین غبار فرار کردیو مجھے انزو غفار واللہ بہن بھاتی جو ان میں لاجپار</p>	<p>۱۷۲ رو کر کہا باز نہ کر سبیل سے کچھ پوچھ نہیں جبے موزن علی اکبر سطح میں چھاتی کو بیگانہ سرور اگر تیری کور دلی کی باریکے ا</p>	<p>۱۷۳ یا بکی صدقے آتے ہونچ کر اوتھا انگلیا سر قدم نشہ چھکبا نشہ پیچھے آدراستے آہستہ اٹھایا منہ چھکے غفر کا جا بے نسیا</p>
<p>۱۷۴ کس طرح نہ مزید کا ارادہ کرے زینت ہو مرنی خالق ہی تو کیا کرے زینت</p>	<p>۱۷۵ جینے کی ہنیں دلپہر بڑا رنج و لقب ہے آقا نے بھی نوٹھی کو جو چھوڑا تو غصہ ہے</p>	<p>۱۷۶ روشن ہو میں آنکھیں شہ دالانظر کو بس بانی صحت کہ سجا نظر آئے</p>
<p>۱۷۷ جانیدو بہن خالق اکبر کی قسم روشن بہن سیکو پیٹ کی قسم زینت کی ہنیں روح سطرچ قسم سین مجھ کو دیکھو سر کی قسم</p>	<p>۱۷۸ نشہ لے کہا بانو چھاتی کھاج تقدیر ہے کچھ زور نہیں صبر کی جا ہے آپا ہے جو دنیا میں آگ و زفا ہے ستید بونہر کچھ میں دیکھا خار ہے</p>	<p>۱۷۹ نشہ لے کہا دو سگھوٹنا زور غفار جا بے پردہ نکلو عابد جاہار خیمہ کے جانکوار بانیگے جبار یوہا صبر ایک بلور میں خبار</p>
<p>۱۸۰ تنہائی سے دم سینے میں گہرا ہے بہت اب ٹھہرن تو وعدہ میں خیال آئے بہت</p>	<p>۱۸۱ دو بیٹے خدا کر چلی ہوراہ خدا میں شوہر کو بھی قربان کردراہ خدا میں</p>	<p>۱۸۲ اس گھر کے بس بانیگے قمار تھیں ہو بردارشی راٹو کے دو گار تھیں ہو</p>
<p>۱۸۳ پہنکے گری زینت دنگین پر جلالی کو نہاتے چلے اپنے برادر چلنے لگے کہا دیکھو باورین چادر صاحب کو کیا حال ہو کر ہو چکی چادر</p>	<p>۱۸۴ پہنچا عالم زلالی کا شاہ جہم پہر دلی کہ ہوش ہوئی باورین غم عابد کے سطرچے سے روئے شہ عالم باز نہ سیکو کہ کیا بادیدہ پر غم</p>	<p>۱۸۵ سہن نامہ زوردار سجھا نامہ جو چھاتی سہن سہار رسی بندو نہن سر رنار نور انیس سطرچے ہی طوف لالین سگار سکھ چھو قدم جبار</p>
<p>۱۸۶ لب پر کھنٹی لے میں کبھی سیر نہی ہے ہمتو بھی جیسے ہیں یہ کیا شکل نہی ہے</p>	<p>۱۸۷ کیا غم میں ہو حضرت کو پر کیا ہر دنیا آٹھو کہ وصیت کو پدرا یہ بے دنیا</p>	<p>۱۸۸ فرزند ہو تم ابن شہ عقدہ کشا کے پاندر ہو سلسلہ صبر و رضا کے</p>

<p>۵۱۱ اور ایک وصیت یاد آید کہ بانی بجو فراموش مری تشدد وانی عزیز سے بن یا نہیں بانی عزیز سے بن یا نہیں بانی</p>	<p>۵۱۲ شہ نے کہا کہ تیرے نظموں کی تندی اور عابد کیسے ہی عواش تغیر کس سے تعلق دھڑکا پشیم پائے سے تعلق دھڑکا پشیم</p>	<p>۵۱۳ بھجائے غریب کی ایک خوشی باد رو بہ بیویا رو بہ سرگرد باد بھلا دینا باغی سرگرد باد نہا کر ہو ہر کہیں کہیں غریب</p>
<p>۵۱۴ مقام فتح بابا کی دلایو مہبت اور پاماسی سکینہ کو لپا دجو مہبت</p>	<p>۵۱۵ ماز بست کچھو باپک ماتم میں ہر روز چالیں سس محکوم و غم میں ہر روز</p>	<p>۵۱۶ یہ شکے ہر اک تکتے تھے فطیر کی صوت نہ دیکھتے تھے روکے فطیر کی صوت</p>
<p>۵۱۷ اور کو ملے جو غیب سے چکر خفا سے کہیں جا نہ سے فخر بیابان بھلا دین میں کین دمنظر تھی یاد تری دلین گل غلام فخر</p>	<p>۵۱۸ بہنہ کہ ہے منہ دار پیری جبر جس قدر نور کوں بار کچا و تیر آجا کچا غش روز دیا صفت ابر اب کھینچا ہم رنگے با کور</p>	<p>۵۱۹ خینہ کی راہ پو خست منہ سب بیان دیوڑھی پوڑھی منہ کیا کچے بیان کیسی سب پیر پا پیر پیر پیر پیر</p>
<p>۵۲۰ تقدیر نے زندہ ہمیں بھرا نہ سفر سے اب حشر میں ہو دیگی ملاقات پر سے</p>	<p>۵۲۱ ناموں میں سول دوسرا کو تھیں سو بنا سو بنا تھیں گھرا دھڑا کو تھیں سو بنا</p>	<p>۵۲۲ تھانے جو رکاب اچکی آنا نہ کوئی تھا ہوا تھا یا رکاب دوش نبوی تھا</p>
<p>۵۲۳ بھجوانہ صفت کہا تھا کہ تیر کیا بند کو تیری بیو کچا اجازت اس بند کو تیری بیو کچا اجازت بن کر کہ تیرے لیت مری بیو کچا</p>	<p>۵۲۴ نقش تیرے عجز و زنی کے چھوڑ رہے ہو کہ تیرے عجز و زنی کے چھوڑ سرسے ہوا زرخ زنی کے چھوڑ حلا کے کہا بانے ہے تیری تقدیر</p>	<p>۵۲۵ کس سے جانتے تھے تیرے دکھائی نہ دیا تھا کوئی مونس یاد رو کر سبھی چلتی تھی سر سبھی یاد دل تھام کے تھے تیرے سبھی یاد</p>
<p>۵۲۶ یہ شدت تپ اور یہ تہائی ہمار گرا پنے چھوڑا تو اجل آئی ہمار</p>	<p>۵۲۷ اوٹھا ہے مری شاہ کا سایا مری سر سے لوگوں میں چھٹی جاتی ہوں زہر کے پیر سے</p>	<p>۵۲۸ لو جلد خبر سکیں بے یار ہوں عباس تم تھا مور کا بک کے تو اسوار ہوں عباس</p>

<p>۱۰۴ درد و کشتن سے تھوڑا سا دوا عالم مخلومی پہنچا دینا میں تھر ہرگز دل نہ بیٹھ سکتا راہ راہ جلالی ہوئی دلیوری کی دیکھ</p>	<p>۱۰۵ بچپن میں تھا کرتی لان کی تھکا ہر شے جیسا تھا فاطمہ کا دل کتنے غم سے گزرتا تھا شہنشاہ کچھ تو ذرا شوکت ٹھیکہ چوڑا</p>	<p>۱۰۶ نہ نہ ہو کہ کھٹکے سے غم شوق لایا میں ہوں جو کھٹکے سے گس می میں نہ نہ ہو کہ کھٹکے سے غم شوق لایا میں ہوں جو کھٹکے سے گس می میں</p>
<p>۱۰۷ او بھائی دکھاؤں کے تہائی تھاری تھاے گی رکاب گج یہاں جی تھاری</p>	<p>۱۰۸ بچپن میں کسی دن شہ غلام ہے ہیں پر شیر سے میدا نہیں کھڑو چوم ہے ہیں</p>	<p>۱۰۹ نہ نہ ہو کہ تقدیر سپر کی مٹا دی میں نہ ہوں کہ جسے تھیں شش کی</p>
<p>۱۱۰ نہ نہ کہا نہ نہ کی تھیں زبان جانی کے لئے یہاں کونہ را دھیان پھر کھڑے نہ نہ کی تھیں زبان دور سے کہا لوہن ان کے زبان</p>	<p>۱۱۱ دن بگیا جلدی سے نہ نہ کہے خواب بدر میں جہم سے نہ نہ کہے خواب بدر میں جہم سے نہ نہ کہے خواب بدر میں جہم سے نہ نہ کہے خواب</p>	<p>۱۱۲ جہاں تھیں وہاں دیکھ لیا ہے میں بگیا جلدی سے نہ نہ کہے خواب نہ نہ کہے خواب لیا ہے میں بگیا جلدی سے نہ نہ کہے خواب</p>
<p>۱۱۳ زمین پر رکھا ہاتھ رکاب دین پر شیر ہوئے جلوہ نما خانہ زمین پر</p>	<p>۱۱۴ آئینہ ہو گردن تو مرا جی ساگلا ہے حرف کا بدن کے سانچے میں ڈھلا ہے</p>	<p>۱۱۵ ہماں کو بھی ایذا کبھی دنیا میں ملی ہے پانی نہیں تے ہو یہ کیا راہی ملی ہے</p>
<p>۱۱۶ مید کھڑے ہیں کیس کی سوار زینت گریں تھیں بن بعد از زاری چنگا وہ میں پونجا اسد از زاری س غلط سے چھپا کر گئے گھبراہ</p>	<p>۱۱۷ نہ نہ تھیں تھیں تھیں تھیں چاؤر و تھیں تھیں تھیں تھیں زبان تھیں تھیں تھیں تھیں جہاں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۱۸ کھڑے ہیں تھیں تھیں تھیں جہاں تھیں تھیں تھیں تھیں کھڑے ہیں تھیں تھیں تھیں جہاں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۱۹ کیا وجہ تھا کیا وجہ تھا ابن علی کا قبضہ کیوں ہاتھ نہ بڑھتا تھا کسی کا</p>	<p>۱۲۰ میں سرور دان حسن شیر خدا ہوں والہ درو مجھے میں شیر خدا ہوں</p>	<p>۱۲۱ دم بند تھیں تیغ سے میدا گردن کے ہر چاروں تھیں گئے بادل سپر کے</p>

<p>۴۱۰ کس ہو جان غریب تنہا عالم ہنگامہ غم نہ کہ جاتے ہیں باہم کیسے اسے برقی غم خالق اکرم غیر زینہ جاکار و سزا دہن شوم</p>	<p>۴۱۱ ترک ہے علم سینہ زبان دوی غم رہا ہے ہو کر دیا چو پہنچ نہ عالم نہ تھے گھاٹ جوتے تھے دان سپردن اکرم کس علم میں ان سب کو یاد ہم ہم</p>	<p>۴۱۲ ارکب کی جہل غریب سگھنے زاری آن میں تھی سوز و غم کی جہل جاری دشمن کے کی غرض کہ وہ عاشق باری سیرت میں نہ بن درجہ جو بائیں تھاری</p>
<p>جس غول پہ بکلی سڑا جا پڑتی تھی غم سگرتے تھے مانند گزر اہل تم کے</p>	<p>آئی جو ہوا اسپشہ نشہ دہا نکو لگا دیا پانی پہ نظر کر کے دہا نکو</p>	<p>حضرت کی طرح پاس بیزار ہو آقا میں بھی نہ بیڑنگا کہ دفا دہون آقا</p>
<p>۴۱۳ میدان میں غم کے دیا کا سوا جہل بھلی کی طرح لوتے پھرتے تھے زوہل نامی جو بہادر تھے نہ تھا اذیتیں راہ میں خدا شکر کہ سب جمع جاتا تھا بلی کا جہل</p>	<p>۴۱۴ حضرت نے جو کیا کہ نہیں ہے حصار دشمن کے سے ڈال دیا نہ میں اس کا بار نہ کیا کہ سب ہو اس سپنا دار بچا چو اسے جی نہ لین بھلی گھار</p>	<p>۴۱۵ رونگی پر سگھنے سیکیں لب لب پھر سو چکے پانی بھر علو سے اندر چاہا جو جینا تھو کہ سب سچ میں نہ حلقے چاہنے لگا ایک لنگر</p>
<p>کیا جاتے بھلا سب پر میر کے برابر اک برق بھجاتی ہے دکر کے برابر</p>	<p>اد میں تو کبھی پانی سے بے نہ کر دگا پیاسے موئے عباس میں پیاسا ہی دگا</p>	<p>پانی سے ابھی حلق نہ تیر کے حضرت گھر ٹٹا ہے ہاں جلد تیر کے حضرت</p>
<p>۴۱۶ کیا تیغ تھی سیا فوجی انصاف بان کوہ جہاد کے تھے شل سیاہ دم نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے دو رخ کی لڑائی کا چہرہ کو گراہ</p>	<p>۴۱۷ بیجاں کو پانی تو کیا علی اکبر باندھو پہ کر تھے دین تھے اصغر دم توڑی تھے جو میں پیاسی مخم کھڑکھڑے تو نصف میں پانی کو پور</p>	<p>۴۱۸ تالاب و اہل حرم کا زور دنیا میدان خانہ دہان پوتے نسطر پینو ہی شاہ دہان پوتے نسطر ادب کی کو لب پہنچاں بانہ کے</p>
<p>سوجا لے ذرا قرب دست شہیدین پر کتنے ہی ترپتے نظر آتے تھے زمین پر</p>	<p>اب لکھو کے ساعر کو ترکی ہوس ہے اور حلق کو آب دم خیر کی ہوس ہے</p>	<p>سے تیغ دو دم ہاتھ میں گھوڑی پہ بھل کر جیسے کو لگے دیکھنے دیا سے بھل کر</p>

<p>۱۰۷۱ کسی غلام کو سزا نہ ملے اگر مطلق اثر میں شام کی بات نہ کیا عباس کو لاکھوں جو کچھ تو نہ کیا کون جانی نہیں جانے نہ کیا</p>	<p>۱۰۷۲ فراتے تھے ازبوشن شہر و چاربا لے غلام و چھاپہ نہیں لے کر کاٹنا سجھو یہ سب سے کوئی کا لپٹا لیس بج کر تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۰۷۳ پیشانی پر ایک پتھر اور مٹی کا آلودہ خون لیش مبارک ہوئی ساری مل کے ہو چو پیو دو عاشق باری کرتا تھا کچھ اس کے نہ کی قدر باری</p>
<p>گور گیا ویران علی اکبر کے مارے اٹھ کر کہیں پر سادو کہ ٹھہرے مارے</p>	<p>ملواریں یہ سب طبع ہیں حیدر کے جگر پر پڑتے ہیں یہ سب تیر سپہ کے جگر پر</p>	<p>فردوسین جا کر دیو ہیں بابا سے ملو لنگا جنت میں سی طرح سے ناما سے ملو لنگا</p>
<p>۱۰۷۴ دور کے بھی کہتے تھے سب جا پیر جو گھیر لیا فوج تھم گارنے اگر نیرایے تھے چین گیا سا اتر نور سینے پر این چھپان دو چو پچھو</p>	<p>۱۰۷۵ خشتے تھے نہ غلاموں کو نہ فراتگر کے پاس تھے چار لوگ شاہ کا لشکر بہرے کہ لودہ خون سے تھو تھو تھو دو تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۰۷۶ ہا کا تھیں تھے اک جھپٹ لنگائی حق میں تھے غلام کی سان او کی بھائی وہ رہا تھو تھو تھو تھو تھو سردن نہ غلام نہ ہر جھپٹ لنگائی</p>
<p>۱۰۷۷ لاکڑے ہوا تھو تھو عامہ شہر دین کا آلودہ خون ہو گیا جامہ شہر دین کا</p>	<p>لگتے تھے چو پکان ستم چوسے یہ اگر ہر رتبہ خون بھارتا تھا سر کو پھر اگر</p>	<p>سب بھلا گیا دوش محمد کے لیکن سے یا شیر خدا کیا کرے خاتمہ دین سے</p>
<p>۱۰۷۸ دینی جو شہرت پرانہ پر اکا جانی حالت تو چھٹی اور چھٹی تھو تھو دانی ملواریں لگاتے تھے سب سے غلام بانی نوشہ پیر زبان چھپو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۰۷۹ لکھنؤ میں چھاپہ تھو تھو تھو تھو پکبان تھو تھو تھو تھو تھو تھو حلقہ سے تھو تھو تھو تھو تھو تھو فراتے تھے تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۰۸۰ نہ ختم ہو گیا تھو تھو تھو تھو بہل کے طرح تھو تھو تھو تھو تھو آلودہ خون تھو تھو تھو تھو تھو ملواریں لگاتے تھو تھو تھو تھو</p>
<p>کرتا تھا کوئی رحم نہ اوس تھو تھو ہن پر پانی کے عوض تیر برستے تھے بدن پر</p>	<p>صدمہ تھا عجیب دوش محمد کے لیکن پر کرتا تھا گر مایاں سے لودہ من میں پر</p>	<p>مٹی خشاک زبان بول کچھ کہتے تھو تھو منظومی سو کیا کیا گانہ تھو تھو تھو</p>



<p>عشق علاقہ تھی طبعی طور سے غریب ہر شے غلوئی کے مدد سے ہو گیا نہ تو اپنے ہوائی پلے نہیں اب نہیں بچتی ہو سکتی ہیں</p>	<p>عشق نہ اپنی زندگی انا کی جیسا نہ سبک دینے کے سید کریم کہا کہ یہ جو غریب کا عالم میں ہی جو ہر شے اور کرتی جو کام</p>	<p>عشق عالم کو زبان سوجھی کھائی گئی باجی بانی نہاد جیسا کہ ہے داری جنگ کے نہ گردن کی گیند چکین بیکری کے لب خفا جباری</p>
<p>ملواریں پڑی تونہ کھڑو لگی بھائی میں آپ کو خیر میں اٹھا لاد لگی بھائی</p>	<p>مقام میں کئی میدان اور خستہ جگہ کو اس صدمے سے خوش کیا تو ہر کے پس کو</p>	<p>جس وقت جدا ہو گیا سر تیغ سے کلگر ختم ہو گیا قبلے کی طرہ جسم اٹ کر</p>
<p>عشق یہی تیرے ہفتین کوں ٹھکانے تیرے ہر چہرے جو بندھنے بجائے ہر چہرے سے تیرے ہفتین کی پائے چہرے سے انجانی تو احوال کھائے</p>	<p>عشق نہ اپنے ہفتین کی پائے نہ اپنے ہفتین کی پائے نہ اپنے ہفتین کی پائے نہ اپنے ہفتین کی پائے</p>	<p>عشق نہ اپنے ہفتین کی پائے نہ اپنے ہفتین کی پائے نہ اپنے ہفتین کی پائے نہ اپنے ہفتین کی پائے</p>
<p>یاجید رعدہ کھین اماراد کو پوچھو بھائی کا کھانا کھائے فرما دے کو پوچھو</p>	<p>خج کو رکھا شہ کے گلے پر جو لعین نے تیکس کی کھول کے انگھین شہ میں نے</p>	<p>غیراب غم شہیر کوئی غم نہ ذرا دے یار بھجھہ وفیدہ فکر سے چھڑا دے</p>
<p>سلام کہا کہ جو گزشتہ کھائے کہا کہ جو گزشتہ کھائے کہا کہ جو گزشتہ کھائے کہا کہ جو گزشتہ کھائے</p>	<p>سلام کہا کہ جو گزشتہ کھائے کہا کہ جو گزشتہ کھائے کہا کہ جو گزشتہ کھائے کہا کہ جو گزشتہ کھائے</p>	<p>سلام کہا کہ جو گزشتہ کھائے کہا کہ جو گزشتہ کھائے کہا کہ جو گزشتہ کھائے کہا کہ جو گزشتہ کھائے</p>

لا خبیب بنی انا آری سونچ لا  
 خبیب نے کھائی ہو کھو کھو کھو کھو  
 حسین کے تھے تو احسن علی اکبر  
 بہار باغ جوں بہن دکھا کے چلے

کلی بکار کر اور انا زمین کا طبقہ  
 حسین بن فاطمہ کی ستن چٹھکے چلے  
 علی بن ابی طالب کو تو دل بیت انام  
 در عہد پست جگر چڑھ کے چلے

علی کو عہد بد کہتے تھے اور  
 علی کے چھانڈ کویم خاکین لاکے چلے  
 علی غرور سے نفرت نہ کرنا کو  
 قلم کی طرح چلے تو ہم چلے کے چلے

تمام عمر کی ایک بچی عمر  
 کن بن عمر بنی عزیز بن محمد کھیا کھیا  
 انیسویں کم کا بعد سامنین شہر آباد  
 چور لے لے کے کہاں سامنے ہو کے چلے

رباعی  
 راحت کیا حاصل سے حاصل ہوئی  
 لذت دنیا کی نہ حاصل ہوئی  
 اوقت میں اگر خضر مسجدا ہوئے  
 دھواں گھر عیسیٰ زاریت شکل ہوئی

رباعی  
 کس طرح زنگاری ہو جائے  
 تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے  
 اس عمر جو کہ درد ہو سے سر  
 خورشید بھار لگائی ہو جائے

رباعی  
 دولت کا ہونچا آئی ہا بنین  
 پڑنے تو نقص ہے کہو آبا ہی بنین  
 کبر زمین ہو دولت استغلا سے  
 ہر گھوٹن کوئی غنی سدا ہی بنین

رباعی  
 ملود مرضی سے وار کسینہ ہے  
 دلیں یہ صفائی ہے کہ آئینہ ہے  
 جب نقل میں کھلا تو جواہر نکلتے  
 گویا بان کلبید خجیب ہے

رباعی  
 کھجانتے ہیں خود راگ مینے دالے  
 کب تھمتے ہیں ہوا کی تپن مینے دالے  
 افسار کو تو سخن کی تپن مینے دالے  
 دودھ سے پین شش تیغ مینے دالے  
 نام شہ

<p>۴۰</p> <p>آج شہید ہو کر عالم تنہا ہے ظلم کی جانب پر ہر آگ کی شمشاد ہے اوس طرف لنگر اعدا میں صف آرائی ہے انٹ شیانہ جھنجھائی کو کی بجائی ہے</p>	<p>۴۱</p> <p>نہیں تو جیت ملے کہ پہنچ بھی ہو ہے جہن جانسی بوز گز بھی ہے سینہ بھینٹے اب بکر بھی ہے نہیں بڑا دے دل زخمی جا بڑ بھی ہے</p>	<p>۴۲</p> <p>میں تو پہلے جلدوں سمجھا کہ کین میں تو پہلے جلدوں سمجھا کہ کین میں تو پہلے جلدوں سمجھا کہ کین میں تو پہلے جلدوں سمجھا کہ کین</p>
<p>۴۳</p> <p>بر چھان کھاتے چلے جاتے ہیں تو انہیں مار لو پاس کو ہو شور مگر کارون میں</p>	<p>۴۴</p> <p>ضرب شمشیر سے بیکار ہیں بازو دونو ظلم کے تیروں کو خرچ ہیں پہلو دونو</p>	<p>۴۵</p> <p>ہاؤن ہر بار کا لون کی کھٹائی ہیں یا علی کہتی ہو زینب تو سنبھل جاتے ہیں</p>
<p>۴۶</p> <p>رہتی بازو میں کہ غم کو نہ تو کباب ہو گئے ہیں پہنچ جاتی ہیں جھنجھکیاں یہاں کا غلبہ کب ہو گا اعدا کو نہیں سے نہیں ہیں ہوا کا اعدا کو</p>	<p>۴۷</p> <p>بھجی کر کوئی پہلوں لگا جائے بازو کوئی نہ تو غم لگا جائے بھٹے ہیں غم میں دیکھ جائے نہیں کہیں ہیں کپ چھکا جائے</p>	<p>۴۸</p> <p>اکھٹواریں ہیں اور ایک ناکھٹواریں کیا غم ہو اور کھٹواریں اور ایک کھٹواریں سیکڑوں خنجروں لادیں اور ایک کھٹواریں نہیں کہیں ہیں ہوا کا اعدا کو</p>
<p>۴۹</p> <p>خدت ضعف میں جیسا پہ نظر جاتے ہیں سیکڑوں تیر ستم تو گزر جاتے ہیں</p>	<p>۵۰</p> <p>گرد زہر اعلیٰ گویہ کمان پھرتے ہیں غل ہو گھوڑا لیسے لام دو جہاں گرتے ہیں</p>	<p>۵۱</p> <p>باگ گھوڑ کی لگتی ہو اٹھا سکتے نہیں سانے اہل حرم دیکھتے ہیں جاسکتے نہیں</p>
<p>۵۲</p> <p>گھبراؤ وہ خون چہرے میں خاں خاں شانے کٹ کٹ کے تیرے تیرے نہیں بہت ہیں خون بہا ہو غلو ہونے راکھ خون میں ہو کاجان آن زار ہونے</p>	<p>۵۳</p> <p>گرتے ہیں تیرے خون میں تیرے رست جھنجھکیاں کی تیرے کہہ کر تیرے خون میں تیرے کہہ کر تیرے خون میں تیرے</p>	<p>۵۴</p> <p>کوئی سیکڑا نہیں ہے کاجان خاں میرے کھٹواریں اور ایک کھٹواریں جاسکتے ہیں تیرے خون میں تیرے جاسکتے ہیں تیرے خون میں تیرے</p>
<p>۵۵</p> <p>خکریے بھڑ بھڑ میں مر رہی ہیں دار سے تیرے مکی فرصت میں نہ مریں</p>	<p>۵۶</p> <p>ہو جاتیرو لے غزال تبا گلگون ہے ہو جاتیرو لے غزال تبا گلگون ہے</p>	<p>۵۷</p> <p>چرخ سے آگ برسی ہو زمین جلتی ہے بلکے گرمی کے زبان شمشاد ہو جلتی ہے</p>

<p>۱۱۰ بہن ہونے کو سائیں دیکھو بہن چلی زبان پاکی کے کمال سبھی نے کلمہ گاہ سے کمال دیکھو بھلا ہو خوف سے چلے</p>	<p>۱۱۱ تو نے بہن کو ہزار اٹھائے باب وہ غائب کیا جو تجھے کیا بین طلب تیرا محبوب بنا بعد کو میرے کب دور رکھا تو چھپا نہ زبان مولا</p>	<p>۱۱۲ نہان گری کی لڑی کریم شہان بہن کیسے جو جلیق پیچہ وردان دین ہوا زری بندہ سید تن زبان بہن ہون تو ایسی بنے غلغلے خان</p>
<p>۱۱۳ شل خورشید بدن صغیر آتا ہے نیرج امامت پر زوال آتا ہے</p>	<p>۱۱۴ بھوگین غلام کا کھانا مجھے ادا کیا بھیک کرنے کا بچا مراد لاشا کیا</p>	<p>۱۱۵ بعد چلے جو مجھے قید میسر ہو دے زخمی تن پر نشا را کو مرد اور ہو دے</p>
<p>۱۱۶ کہتے ہیں غلاموں نے خفا کی کھلا کر بھتی جانی کا ایک جام لاد کر دین کہتے ہیں بیخ شہر کرا رہے ہیں سبھی چھپے چھپے</p>	<p>۱۱۷ ایک لڑکی تری سلوت اور بتدیہ ہو روان خلق میں ایک کب قہر کچھ بولا شہر میں جو شہر میں کچھ چلے میں طاف کو زمین میں</p>	<p>۱۱۸ تو کہہ کر شہر ہون کا باغ بند کی گاہ سے جو حق خدا اور ہو دے خون غصہ سے بدن کا نیا ہو دے سوئی اعمال کی کشتی کو بچا گیا</p>
<p>۱۱۹ یہ سن کے بھی غصہ نہیں فرماتے ہیں یاس سے سو فک کے کھلے بھاؤ ہیں</p>	<p>۱۲۰ جلد گردنہ روان خبر بران ہو دے اسے خوشادہ جو تری راہ میں تباہ ہو دے</p>	<p>۱۲۱ کوئی تھکے لایق نہیں پائے حسین داعہ خالی ترے دہار میں آتا ہے حسین</p>
<p>۱۲۲ خون کرنے میں خالق کو کراؤ غبور نورے عالم میں سچے ترے بند کیا قصہ کرتے ہیں چھو چھو خطا نہیں ہو پارہ دست پہ اٹھانا نہیں ہو</p>	<p>۱۲۳ غمنین کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ نیرج کھلا کھلتے کو تباہ ہو دے نور کا رہے قفا ہے لاچار ہو دے نور کا رہے غایت کا چلکا ہو دے</p>	<p>۱۲۴ نور کا رہے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ نور کا رہے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ نور کا رہے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ نور کا رہے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۱۲۵ جانتے ہیں کہ محمد کا نواسا ہوں میں پانی دیتے بہن دور کا پیاسا ہوں میں</p>	<p>۱۲۶ تیرے سیدی میں یہ سرتن ہو جدا ہو جا ہو طفلی کا جو وعدہ ہے وفا ہو جا دے</p>	<p>۱۲۷ عاصیوں سے بھی محبت میں کم کر لے جرم دہ کرتے ہیں تو لطف کرم کر لے</p>

<p>۲۱۵ چاہتا ہوں میں بھی اپنے شہاوت کا تو جو کچھ کہ دوں گا ہوں جھوٹا مفت انت ماحی کی ہوا و بار خا</p>	<p>۲۱۶ دوست دار کا تو تو گفتم بچا خا بالہ ساید طوبیٰ تیرا کیا آرام تو جیہ مشورے ساتھ عداوت خا</p>	<p>۲۱۷ شکرانے کا گناہ گویا ہو گیا تیرا تم نہیں ہو گناہ گویا رخصہ ایک کو تویری شکرانے کا</p>
<p>۲۱۸ ہو گا ارکھے جو کچھ کہ اذیت ہو دے اؤ کو دنیا میں بھی عقیقہ میں بھی اہت ہے</p>	<p>۲۱۹ نعم نہ کھا اہل جہان تیرے محبت ہے میں تو ہی پیارا تری پیاسے بھی ہمیں پیاسے ہیں</p>	<p>۲۲۰ یہ زمین عرش سویتے ہیں سوا ہوئے گی خاک تربت کی تری خاک شفا ہو دیگی</p>
<p>۲۲۱ عرش کرنے سے خالق و شہیدہ دار کیک یک عالم الیہ بیانی آواز اور وزیر کے نزدیک کے ساز</p>	<p>۲۲۲ ہو گئے ہیں خیر خوار تو تیرے دار خوشی گن آنکھوں میں نہا لے فشار دم و دن نظر آو گیا علی کا دیار</p>	<p>۲۲۳ ہو گئے ہیں خیر خوار تو تیرے دار خوشی گن آنکھوں میں نہا لے فشار دم و دن نظر آو گیا علی کا دیار</p>
<p>۲۲۴ موت ہے عاشق کا لہر و فدا رہے تو جو کما دے ہی کیا صادق الاقرار ہے تو</p>	<p>۲۲۵ دار دنیا ہی میں ہیں جو سو نہیں اذیت آنکھیں جب بند ہوئیں پھر دہشت دہشت</p>	<p>۲۲۶ کیوں نہ ممتا ہو وہ تو جسے رتبہ بخشے اس کھ خاک کو کیا رتبہ اعلیٰ بخشے</p>
<p>۲۲۷ تو جی قبول ہو اور میری بات قبول یادداشت بھی ہو مقبول طاعت قبول عاجی بھی قبول شہادت قبول</p>	<p>۲۲۸ کتابا جانے بولے کوئی ہو گیا تیرا کار سے بھی ہو گیا طاعت خلق سے اس کا جو نہیں</p>	<p>۲۲۹ ہجی لانے سے اٹھا نہ خا نیزہ ایک چھائی بیار کوئی ناگاہ غشبین گننے کے لیے افسر ناگاہ</p>
<p>۲۳۰ ہم نے خیل شہد کا کچھ سہارا کیا اُمّت احمد مختار کا محنت ارسا</p>	<p>۲۳۱ سارا گھر میری محبت میں فنا تو نے کیا بندگی کا تھا جو کچھ حق ادا تو نے کیا</p>	<p>۲۳۲ تھامنے لے علی خلد سے گہرا گہوئے دوڑے محبوب خدا ہاتھوں کو پیلا گہوئے</p>

<p>۱۲۷ اگر خفا کشی ہے ہر بلبل و پروار چھپا گیا تو اسے چھائی کو چھپا دیا نہایت نازیبا ہے سنبھلنے کا دنیا پالیا سر پر خاک پڑے پوش خدا کا مارا</p>	<p>۱۲۸ تساخا جو میں سے عیب پر ہنستہ کھنچے کیوں نہ ہو کوئی غصہ نہیں کب تک تفتید و بے پروا کا وہ ظلم و ستم جا کر پادشاہ کا وہ ظلم و ستم</p>	<p>۱۲۹ کوئی عیب نہ کرے کوئی عیب نہ کرے کوئی عیب نہ کرے کوئی عیب نہ کرے کوئی عیب نہ کرے کوئی عیب نہ کرے کوئی عیب نہ کرے کوئی عیب نہ کرے</p>
<p>گرد آلود قبای خمر پر روز ہا سوزی ریت زخموں کے لیے مرہم کا فوڑی</p>	<p>تین سے فاطمہ زہرا کا گلا چاک کر دو جلد بان خاتمہ پختن پاک کر دو</p>	<p>تو سمجھا ہوا کہ اسکا کوئی خونخو اہنیں ہمت احمد بنین حیدر بنین ان بنین</p>
<p>۱۳۰ خاک بنین بنین بنین بنین بنین گل کے مانند گلے جانے سے بنین بنین گل کے مانند گلے جانے سے بنین بنین گل کے مانند گلے جانے سے بنین بنین</p>	<p>۱۳۱ ایسے ظلم و ستم کا کیا ہو پروار ایسے ظلم و ستم کا کیا ہو پروار ایسے ظلم و ستم کا کیا ہو پروار ایسے ظلم و ستم کا کیا ہو پروار</p>	<p>۱۳۲ تجاووز و سزا و عین و عین تجاووز و سزا و عین و عین تجاووز و سزا و عین و عین تجاووز و سزا و عین و عین</p>
<p>غم ناموس ہی تھا پاسکی بھی شہر مہتی پھر سکیٹہ کو نہ دیکھ آئے ہی شہر مہتی</p>	<p>خونہا بھی نہ کوئی مانگنے کو آسے گا اک سپر ہے سودہ بیمار ہی مر جا دیگا</p>	<p>نہ میر جھے بن مانگ سے کھانا ہوئے تو تھی دست ہم کو روانہ ہوئے</p>
<p>۱۳۳ کائنات کی مہتی زینت کے سدا جاکہ دل میں جاتا تھا کہ نہ عجب لے آہ راہ کے پتوں کی مہتی زینت کے سدا جاکہ راہ کے پتوں کی مہتی زینت کے سدا جاکہ</p>	<p>۱۳۴ کائنات کی مہتی زینت کے سدا جاکہ کائنات کی مہتی زینت کے سدا جاکہ کائنات کی مہتی زینت کے سدا جاکہ کائنات کی مہتی زینت کے سدا جاکہ</p>	<p>۱۳۵ جا با عالم نے کہ عجب کی مہتی زینت کا وار دیکھا آگشت بزدان سول فقار خاک او وقت ہوئے دست عجب کی مہتی زینت کا وار خاک او وقت ہوئے دست عجب کی مہتی زینت کا وار</p>
<p>من زخمی ہو جو پیکان ستم کرتے تھے ٹھاک سو ادھتے تھے اور کانپے گڑ پڑتے</p>	<p>پیشے قرے محبوب خدا آدین گے بجدا فاطمہ کی آہ سے مر جا دیگے</p>	<p>بان سر پاک پہ حضرت کے لہو جاری تھا ہم کوئے قبلہ تھے بذا کیصن عین غش ظاہر</p>

<p>عشق کی چھائی میں جیسا کہ تجربہ ہے اس چھائی میں جیسا کہ غل میں غل میں غل میں غل میں فوج میں غل میں غل میں غل میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>عشق کی چھائی میں جیسا کہ تجربہ ہے اس چھائی میں جیسا کہ غل میں غل میں غل میں غل میں فوج میں غل میں غل میں غل میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>عشق کی چھائی میں جیسا کہ تجربہ ہے اس چھائی میں جیسا کہ غل میں غل میں غل میں غل میں فوج میں غل میں غل میں غل میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>خلف احمد مختار کا قاتل ہون میں کام میرا ہے اسی کام کے قابل ہون میں</p>	<p>سر و گلزار رسالت کو قلم کرتے ہیں ہاؤ سید پہ مسافر پہ ستم کرتے ہیں</p>	<p>اولین جیلد کرکاری پوتی ہون میں احم کرکھ کپہ بن پکی ہونی ہون میں</p>
<p>عشق کی چھائی میں جیسا کہ تجربہ ہے اس چھائی میں جیسا کہ غل میں غل میں غل میں غل میں فوج میں غل میں غل میں غل میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>عشق کی چھائی میں جیسا کہ تجربہ ہے اس چھائی میں جیسا کہ غل میں غل میں غل میں غل میں فوج میں غل میں غل میں غل میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>عشق کی چھائی میں جیسا کہ تجربہ ہے اس چھائی میں جیسا کہ غل میں غل میں غل میں غل میں فوج میں غل میں غل میں غل میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>منہ نہ میں دلت دیا ہے کبھی موڑ دنگا آج زہر کے کیلے پچھری پھوڑ دنگا</p>	<p>جاؤ گی اب میں ٹھہرنی نہیں یکے پاس شمر خیر لے جاتا ہے مروا یکے پاس</p>	<p>باپ بن ایک م آرام نہ آؤ گی مجھے کون پھر آؤ گی مجھے پہ سلاؤ گی مجھے</p>
<p>عشق کی چھائی میں جیسا کہ تجربہ ہے اس چھائی میں جیسا کہ غل میں غل میں غل میں غل میں فوج میں غل میں غل میں غل میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>عشق کی چھائی میں جیسا کہ تجربہ ہے اس چھائی میں جیسا کہ غل میں غل میں غل میں غل میں فوج میں غل میں غل میں غل میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>عشق کی چھائی میں جیسا کہ تجربہ ہے اس چھائی میں جیسا کہ غل میں غل میں غل میں غل میں فوج میں غل میں غل میں غل میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>رحم زہر کے سپر پر نہیں کھانا کوئی خاک کی بھی نہیں زخمی کو اٹھانا کوئی</p>	<p>بھوکے پیاسے مرو یا کونہ مائے کوئی اونکے بدلے داسر تن سے تو مائے کوئی</p>	<p>کھر میں جو کچھ زہر زہر ہوا وہی میں جان یا کیا کی بگی تو عا دنگی میں</p>

<p>۱۷۷          جگر و کبد و قلہ و کونین ایا جان          آتما کدو کدو کدو کدو کدو کدو          کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو</p>	<p>۱۷۸          اراجا باجو و زبانی کدو کدو کدو          کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو          کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو</p>	<p>۱۷۹          کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو          کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو          کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو</p>
<p>۱۸۰          دم آخر تو بھلا کام میں آؤں اونکے          اپنے کرتے سے لہو منہ کا چھوڑاؤں اونکے</p>	<p>۱۸۱          دل زہر اجگر شیر خدا کٹتا ہے          ظلم سے تیرے عہد کا کلا کٹا ہے</p>	<p>۱۸۲          شوق مرثیہ کا سر تن سو جہاں ہو          جاؤ گھر میں مجھے اُمت پہ فدا ہو</p>
<p>۱۸۳          کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا          کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا</p>	<p>۱۸۴          کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا          کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا</p>	<p>۱۸۵          کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا          کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا</p>
<p>۱۸۶          ظلمت کرا سدا اللہ کی جانی ہو نہیں          نکلے سر روپے باہر نکل آئی ہو نہیں</p>	<p>۱۸۷          بد عبادوں میں تو ناز ال بھی ات ہو          سر باونکو جو کھولوں تو قیامت ہو</p>	<p>۱۸۸          وقت طاعت ہو ذرا یاد خدا کر لو          ہم بھی بات تہ ہیں سجدہ کو ادا کر لو</p>
<p>۱۸۹          میرا مان کا ہے شو جہاں میں          بعد طاعت بھی جنازہ کسی نے دیا</p>	<p>۱۹۰          کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا          کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا</p>	<p>۱۹۱          کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا          کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا کٹا</p>
<p>۱۹۲          منہ کو اللہ پہنچا ناہے نہ          میں تو زیادتی ہوں اور آنکھ چاہتی</p>	<p>۱۹۳          کیا کیا تھے کہ پڑے سو کھلے سر نکلیں          جیتے جی میرا سر روپے باہر نکلیں</p>	<p>۱۹۴          پیٹا کرتا شہنشاہ زمن نے لگی          باکو بٹی برادر کو بہن رونے لگی</p>



فتح کا فوج مخالف بن جا قمار  
غلن جو فوج بادشاہ کا پیارا  
بہنیں کو بائی کا جھگڑا  
نہیں ہو گیا سینہ پہ چو سارا

کس سے اس روز مصیبت کا بیان ہو جائے  
آنکھیں روتی ہیں قلم روتا ہے دل قہارے

اسلامی دین ام سے کر لیا کہ سائے  
چوچین جس طرح قہر بادشاہ کے سائے  
دائے شہادت کچھ روزیاں بن گئے اعمال نیک  
باغضالی ہم چلے اپنے خدا کے سائے

قائب بن راغون گرن میں چلی کوگر  
ہم ہر یہ جیکے جاکے خدا کے سائے  
مرواتی ہو کہیوں کا نیا پیش ہو  
دار کا ڈھب تو چل نعل خدا کے سائے

میں نے اپنے غم کو کیا از جو جواہر  
موتن روزا پودہ انبیا کے سائے  
بہنیں کو بائی کا جھگڑا  
نہیں ہو گیا سینہ پہ چو سارا

وہ دعا جس سے کہ روز قلم بھی خطا کر دیا  
ہم پائی ہوئی حال شفا کے سائے  
دیکھا نہ کی گئی ہر پادشاہت روز شہر  
خجوا جس زبان بیکر خدا کے سائے

کہتے تھے عباس کیا ہے کیا اور دشوم  
دہم بھی نکلا از شاہ کو رباب کے سائے  
جیسے کہ کتاب ہے کہ قاضی ز قاضی چھوڑ د  
یہ دعا از نبی باتین ابد کے سائے

جسے خدا جھکے بنیں ہم بادشاہ کو سائے  
اقد پھیلا کے تو نگر کیا گدا کے سائے

کیوں نہ بجا بن تو گدا و شاہ کو سائے  
آسمان کو توں کیا عرش عدا کے سائے  
اوس کو ز در شاہ اور اس کو گدا کے سائے  
قد کیا کہی کہی خاک شفا کے سائے

تین روئے ہو گیا ہماری گراں غم سہوی  
ابو جیکے بچپن اوس طرح خدا کے سائے  
عشق پر دست علی خلا خدا کے سائے  
شہر کا کہ جب آبا سلفے کے سائے

کو دین تھا غار غاری گراں غم سہوی  
قلب روشن ہو گیا نور خدا کے سائے  
تر سے نبی سے اور اراستہ شہر  
شہر کے دن ہم یکدیکھے خدا کے سائے

دفعہ نون صدائی جو ہزار کو  
کچھ یان بابا جات جو دھکے سائے  
نرسے بیٹے کا ماتھو کو لینے باز دھک  
یون چلو خربت دل شکستہ کے سائے

کیا خاوت تھی کہ چھپ چھپ علی خاتم  
پوچھا تھ کھا ابرگر کے سائے  
خستہ تر آن دیو کا خستہ عظیم غلطہ  
لاگتی تھ کاسر یون خول کے سائے

غابوچن چپس پانچ پین بکباہ  
کب غصہ کھل گئے مسئلہ کے رخ  
دفعہ نمبر پوپو پکاتے ساری لوح کو  
بہنچ رہتا ہوں باد صبا کے سائے

دوڑی آگیا ہشت کہیں تھ کادی  
فج اگر تھو نہ نہت مسئلہ کے سائے  
کستہ تھی زینب بھین تھی بھو جی جین  
گتھے سر تھی ہون بل خلی کے سائے

زینب سر سر چاکر خاک چاکر آن  
ہے زانچو چاکر غم کے سائے  
کیا بھی دنیائین نہ پین ایک ساعت دیکھا  
یون نہ بھی روز و رات دیکھ

راحت کا مکان اس کی کھڑا عیش  
دیکھا تو ہانچن توج عورت دیکھا  
کیا بھی جب دست ایوان عطا دیکھا  
لاریپ کر عوش کی کو دیکھا

سو بار کیا طوان کہہ اے دل  
اکبار چور و غصہ من کو دیکھا

یابی یازیت بین ایو غنا پوچھنے  
یاد دین اگر تھی تو جا پوچھنے  
کیا دن ہو گا نارون نہ کھائیں  
جب روز زیب کر بلا پوچھنے

لے شرم  
روستے پانچو چاکر غم کے سائے  
آرام جان لاگو حسین حسین  
خود پیش پانچو حسین حسین  
بالے عورت کے سائے

حقا کہ شربت بین اوجا لہے آپ کا  
پایہ مسح سے بھی دو بالا ہے آپ کا

فاخری ناسین شاہ زبان می  
نظرہ جو کہ ہے طبع روان می  
کھلا کھلا کھلا حقیقت کہان می  
عاجز ہوں جو کہ حرف زبان می

ادوا یا الم حجازی ضرور ہے  
اے آفتاب درہ نوازی ضرور ہے

<p>سے چند تاج تارکش عظیم ہے دریائے علم کا دریا عظیم ہے سائل کبف ہے جو کچھ ایا کریم ہے اوسکی دلا چراغ رہتقیم ہے</p>	<p>سے شوان کی باغبان گنجان تاج بہین روح القدس شامیہ فران تاج بہین خورین بہین سونابنے پانچو تاج بہین سارے ملک پانچو تاج بہین</p>	<p>سے عقل نجات سکھید و نجات عالم بہ سزا از جسکے قدم سے نجات عالم فغیر آکین گویا نجات پنوا آتش مقدمہ و نجات</p>
<p>سب خلق فیض باقی ہو نزدیک در سے عالم میں روشنی ہے اوسی ایک ز سے</p>	<p>دوم بھر کسی کا کام معطل کیا نہیں عقدہ وہ کون ہے جسے مل گیا نہیں</p>	<p>عالم میں تا اب عمل نکلی زشت کے ناکال سے میں ہی آکھوں بہشت کے</p>
<p>سے گلشن کا ناہ گلین خلیقین کو شاد و خوار گلین سلسلہ خورشید و خوار گلین صباح بزم خلق کو ناہ گلین سیال و جلیل بہین ناہ گلین</p>	<p>سے نورین دوسو غم میں سے ناہ گلین نورین دوسو غم میں سے ناہ گلین نورین دوسو غم میں سے ناہ گلین نورین دوسو غم میں سے ناہ گلین نورین دوسو غم میں سے ناہ گلین</p>	<p>سے زبان کھلا کر دینا ناہ گلین زبان کھلا کر دینا ناہ گلین زبان کھلا کر دینا ناہ گلین زبان کھلا کر دینا ناہ گلین زبان کھلا کر دینا ناہ گلین</p>
<p>شمن و فرشتہ ارجمند بہین بحر ہے آسمان تو ستارے پسند بہین</p>	<p>جب ہا خدا و طوائف گرد و مرالہ ہو گیا اکدم میں زندہ مردہ صد سالہ ہو گیا</p>	<p>قریب بہین ہو تو دل سے قریب ہو اؤ کمہتیں شرب طہور انصیب ہو</p>
<p>سے کوئی بین عیاد میں عجب کیا نور ایک انکاش چہرہ دین بین کا نور کر سیا کی زیب سندھونج کا نور و دوزخ سے خدا سے جان کا نور</p>	<p>سے تھا گوہر عظیم کہ کیا سوال جین ہو ہی ہو کیا سوال مولاداد عقیقہ سنہ کیا سوال کر کیا سوال</p>	<p>سے حورین در بجا دینا حسینو کوئی عقیقہ سنہ کیا سوال کر کیا سوال کر کیا سوال کر کیا سوال</p>
<p>کس خیم کو فروغ بجلی کی تاب ہے پس کو زبان خوش بگئے حجاب ہو</p>	<p>کچھ بانگی تو غنچہ اسید کھل گیا بجھنے گناہ جسکے بہشت او سکھ گیا</p>	<p>ماہرین فقر و غش بھر مرشت کے پہنو کفن آثار کے عیال بہشت کے</p>

بازار

<p>۱۱۱ جان بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین عونی کی شہر بنیادین بنیادین بنیادین مستغنی البیان بنیادین بنیادین بنیادین ان کے جان بنیادین بنیادین بنیادین</p>	<p>۱۱۲ ان کے بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین ہم بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین ران بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین چل بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین</p>	<p>۱۱۳ کیا بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین نور بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین چل بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین ان کے بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین</p>
<p>۱۱۴ بچن سے بے نیاز کو ناز انکے جلاتین جہیز پر جوئی ان جبریل لاتے ہیں</p>	<p>۱۱۵ ہر وقت شام گل تنہا ہری رہی میون سے انکی گود ہمیشہ بھری رہی</p>	<p>۱۱۶ مومن سے یہ رنگ شہادت کو واسطے جامہ یہ قطع ہو اسی قامت کے واسطے</p>
<p>۱۱۷ حاضر بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین ان کے بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین</p>	<p>۱۱۸ عمر بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین روماں بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین</p>	<p>۱۱۹ چھوٹے سے اس عالم کو بنیادین بنیادین قدوان بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین</p>
<p>۱۲۰ آکھو بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین روح الامین نے انکے موتی کو دو کیا</p>	<p>۱۲۱ رتے سے پھر کے انکے خود کے سامنے گردن جھکا کے پھر کے جد کے سامنے</p>	<p>۱۲۲ کپڑے یہ دیکھ کر شہ مردان نے کیا کہا ہیات گنگا کے مکتین بان نے کیا کہا</p>
<p>۱۲۳ یوسف بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین پورا بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین ان کے بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین</p>	<p>۱۲۴ بوسے بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین کیون بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین بنیادین</p>	<p>۱۲۵ بنیادین</p>
<p>۱۲۶ لوزہ انکے چاہنے والے ہزار کئے نہر کا ایک چاندھا مائے ہزار کئے</p>	<p>۱۲۷ ہے روز عید چھاتی سے لگجاؤ ان کے ایک کمرہ جامہ زیب خدائیری شان کے</p>	<p>۱۲۸ کس علم سے نہ لب ہو کہ بکھولتے مہین کیا ہم سے تم رکے ہو کہ کچھ بولے تہین</p>

<p>۱۰۰ جولاء ہفت روزہ کے دست خدا کا لال حضرت کو نور ارکے رب و پادشاه پادشاه پہننے کے تو ہم خوش ہو گئیں ماؤ زمین کے روضہ چھوٹے ہیں</p>	<p>۱۰۱ کرمی خوشی و خوشی و خوشی و خوشی خاک اکن کے زیر قدم ایک زیارت پاک طہر و دھوئے صفی و صاف پاک جی و شہسوار دل بیاں خوش</p>	<p>۱۰۲ گیسو بنی کے صفے سے تھوڑی کمر کھینچے لگے حسین کہ با سید الدین لہو کوئے ارٹ بولتے ہیں بک بک نچھے ہار ارٹ بدین بولنا کر</p>
<p>۱۰۳ پیل تو عید کا ہر جاننے گانے کا جو بھی تاج اوٹ نکا دلا ہونے کا کھینچے گئے تین جو محبوب کو گار معلوم ہے وہاں ہی عید کا تین</p>	<p>۱۰۴ کرمی جو ہر اور مس کا دل جو ہر ایسے ہی بار بار کے قابل جو ہر وہ جان ہے جانی اور دل جو ہر قرآن سول ہیں تامل جو ہر</p>	<p>۱۰۵ افت سول حق کو تو بھی کمال غتم اکہین روضے کا کمال آخرا میں طوفان و زلزل عشق کھٹ لگا تو کھٹ عشق الی کمال</p>
<p>۱۰۶ ہاں آپ و کھٹے ہیں تو کھٹے ہو نہیں اچھا سوار ہو چھپے ہم ادھر نہ بنے ہیں</p>	<p>۱۰۷ رجت میں مرتبہ میں ہریت میں ایک تین چھوٹے بڑے تو ہیں یہ حقیقت میں ایک تین</p>	<p>۱۰۸ جہان جو یک بیک طبقات زمین ہوئے مازل خدا کے حکم سے روح الامین ہوئے</p>
<p>۱۰۹ زکریا کے کہیں پادشاہ اس قبا رکھ کر زمین پر اتھوڑا دے مصطفیٰ جیب قبا میں رکھتے قدم کو وہ رہا رشتہ خباب سید لڑا یک چوٹا</p>	<p>۱۱۰ جولاء کا سپاؤں چٹن نکلتا ہے کرمی کھٹا ارٹ کو یکے بعد ایام گردن چوڑے کھٹے لگے یکے بعد ماؤ زمین قلم لودھی یکے بعد</p>	<p>۱۱۱ مصفیٰ کے کہیں پادشاہ اس قبا رکھ کر زمین پر اتھوڑا دے مصطفیٰ جیب قبا میں رکھتے قدم کو وہ رہا رشتہ خباب سید لڑا یک چوٹا</p>
<p>۱۱۲ ہائے حسین عرض کا سترچ ہو گیا وہ روز عید کا شب معراج ہو گیا</p>	<p>۱۱۳ مسا سوار کا ہیکو دنیا میں پائیکے پاگین جدھر ہر او او وھوڑے جانیکے</p>	<p>۱۱۴ جہم ہونے آتش و دوزخ جہنم و شمن علی کے جائیکے پھر کرمی جہنم</p>

<p>۱۱۱ دست کا سبکی کوئی آج چاہا نہیں ہم اسکا ہوشیاری عدالت میں بھر چلے کیا کیا دروغی سے کیا شکوہ کو از اسے پڑا دروغ سے پڑ چلے</p>	<p>۱۱۲ روٹی تھی لوٹا تھا جو کچھ آگیا گنتی دے کر تو مونی بھی بیٹھا بار بار بن بن بن بن بن بن بن بن سایہ کو انکا دھوپ بن جاتا تھا آگیا</p>	<p>۱۱۳ ذرا بچ چو پھیل تو خبر لیں اور نہ ارجلے صدے پر نہ بن بن بن بن بن بن بن بن بن بن خلفی سے تھا خشت بن بن بن بن</p>
<p>جاتے ہیں اس طرف جو مملات کی اہ پر منقہ و مجور برنقطہ اکی نکلاہ ہے</p>	<p>یوسف کی طرح ایسے رکھا نقاب میں سو ملا بنجائے چاندرا نقاب میں</p>	<p>بوغیر میں بھی اوس گل تازہ کی چھائی گودی میں جکی ہنسنے گئے جان آگئی</p>
<p>۱۱۴ کہوں تو نہ جین کا شہر کی جیل سب کی جیل سواندین انکا کوئی جیل اسا نہیں سب جیل جیل جیل کیس جو غور ہو تو جیل جیل جیل</p>	<p>۱۱۵ تیمپ غاسر سوار اور سلطان جیل راؤ فلوٹش خواب رہا جیل نہر آگے کو دھڑکتی راج لائیں پر جاسووان کو جیل خاطر ہوئی جیل</p>	<p>۱۱۶ وہ جیل قبول غلی کی جیل وہ جیل لہشت و جیل کی جیل وہ جیل جیل جیل جیل جیل وہ جیل جیل جیل جیل جیل</p>
<p>اکروزیہ عروج تھا ادبہ و قار تھا اکدن اٹھن کے سینے پر قاتل سوار تھا</p>	<p>یج شرف تھے سب مہ کامل کے واسطے رحیلین کی جیل ایک حامل کے واسطے</p>	<p>سوسم تھا کچھ دنوں تو بزرگ کی پیار کا اکدن ذرہ تھا خیر قاتل کی دھار کا</p>
<p>۱۱۷ چلتے تھے جیل پادشاہی تو غا جیل میلیا نے پاؤں گوریوں میں جیل نور سے ان جیل میں جیل جیل نور سے ان جیل میں جیل جیل</p>	<p>۱۱۸ سیکسرا جیل جیل جیل جیل ماہیج ہو جیل جیل جیل جیل اندلسے اعیان جیل جیل جیل ولا دین باس جیل جیل جیل</p>	<p>۱۱۹ جیل</p>
<p>نوبت ہو ایک گام بھی چلنے کی آتی تھی زہرا زمین کو جھڑکے آئیں کچھاتی تھی</p>	<p>وا حسرتا کہ واقف حال سپر تھی نیو سنے چور ہو گئے یہ مانو خیر تھی</p>	<p>کہتے تھے روکے دن یہ بہت یاد آئی تھی جب تین روز یا سین پانی نہ پائی تھی</p>

<p>۳۳۰ وہ احمد بنول علی کی حسین وہ غلام بیٹا جنت کی حسین وہ پرورش دہ چن حسین کی حسین وہ عالم کہ دودھ کی صاف دہ کی حسین</p>	<p>۳۳۱ راں تھلے دست نفل چو ایں جو کہے نو کہدین کایہ زین بلی ٹپ کے دہر سلطان حسین راں کے دیکھ کر کیا کہتے ہو حسین</p>	<p>۳۳۲ اچھی کیلے دہر سلطان حسین شعیر کیلے کئی کچھ شاعر آئی جو نیند کر دین لکڑا دھڑا سوئے حسین بار دہ نہ لکھ لکھ</p>
<p>موسم تھا کچھ دنوں تو بزرگوں کے مبارک اکدن مرا تھا خیر قاتل کی دھار کا</p>	<p>تھا سو مجھ کو دل پہ قیامت گذر گئی امان تو صدقے جانے کہ سنت ہی مر گئی</p>	<p>انھیں کچھ کھلی تو کبھی بند ہو گئیں سمتھکتے تھے حضرت زہرا بھی سو گئیں</p>
<p>۳۳۳ مکون سب کو تا تھا جب وہ ملک لگا نیزیک بھر کے کشتی علی کی لڑا چو کی تھلے چو پوچھی نہ لڑا پایہ ہو حسین زبانی پوچھا</p>	<p>۳۳۴ راں جاؤں اکٹ نہ ہو سکا بابا امیر کون دستان ضعیف پایہ ہے وہ اور نہ کوئی کرم مٹھتے نہ تھلے کوئی اچھا</p>	<p>۳۳۵ رو کر ہی خالین سکودہ خاب سب کے تھی ہی نفل مالے بوزاب عین خالوں کے نہ لڑا سب کے گل سے سوکھتے ہیں</p>
<p>کہتے تھے روکے دن یہ بہت یاد آئیے جب تین دہریا سین پانی نہ پائیے</p>	<p>میں سچ کہوں یہ بات تو مجھ کو بری لگی کیا جاؤ تم کھجے پہ کسے چھری لگی</p>	<p>ملتی سنیں پناہ کہیں نور عین کو خیر سے بچ کر تھلے کوئی حسین کو</p>
<p>۳۳۶ اتیک کچھ عید پیر صیبت نینت اوس کی پاس کی سین نشوونہ چو میرا بھائی گرم ہو سکا اور دھو چو راں کے سین پانی گھو گھو</p>	<p>۳۳۷ راں شرو دے سین فلکار بوسین جلا حسین جلا حسین راں نہ کہے مجھ کو دلا نہ ہو بار</p>	<p>۳۳۸ سید پکارا کہ کوئی سین بجائے دہرین دارا کے جو فال چھری بجائے سب سے سین نہیں کہ کسکے ہیں خیر نور اسان زمین پر بلے ہیں</p>
<p>بہر چہ بھی دہ دوزدہ ہنگام دہ ہے پہر کو پایہ ہننے کی عادت فرد ہے</p>	<p>بر چھی سی اک لگی ہے دل بقرار میں بر جاتی میں تو کون سلا تا کنار میں</p>	<p>سر پر علی کے دشت مصیبت کی خاک ہے محبوب کبریا کا گریبان چاک ہے</p>

<p>۵۳۷ خانوں خوشبوک پڑیں کچھ بکریاں نکھایا علی زبانیہ اور دلیہ اضطراب شعبہ سے لپٹ گئیں بادیدہ پرک علوی لکے پرتو پیرا پرانی زبان</p>	<p>۵۳۸ اس کو کب خیال ہو تھا دل جو بیچار خوشبو کے پیرا کے پیرا کو سات بار اس دن کہان صغی و شمر عجب کونکار جس دن کھلا وہ چادر سا تھا او جی بیاہ</p>	<p>۵۳۹ مادر سے جب کیا اسی سے انتقال کبیں ہو بس درستی فاطمہ کلال آپا جلی خولہ ہی صغی و شمر چھوٹے دھوئے گئے دھوئے گئے</p>
<p>۵۳۸ گھر کے سر سے تابندہ دیکھنے لگیں منہ رکھکے غصی چھاتی یہ دم کھینے لگیں</p>	<p>۵۳۹ رہ رہ کے وقت فرج جو فریاد کرتے تھے ماں کو حیل دتے تھے اور یاد کرتے تھے</p>	<p>۵۴۰ شیر خدا لال کے جو ہلوین سوتے تھے راؤ کو دان کے جبرین جا جا کے روتے تھے</p>
<p>۵۴۱ چو کہتے تھے تھلا بازو دلیہ آوردی پیر کو داری اٹھو ذرا وسواس بھگتا ہے اکسیر ہوتا کیا وہ بیوی بیانیان ہی خدا</p>	<p>۵۴۲ کیا راجین اٹھا کے کلا بن تو تراب وہ بیٹہ بول دے آئے اور وہ خواب بین فتنہ کیا نہ زبان سے اٹھلا ب ایسی بولے جان کو رسول نکلا ب</p>	<p>۵۴۳ خندہ تو غصی نے سر کیا کچھ بیاہ آوردی پیر کو داری اٹھو ذرا باب اٹھ گیا جو سے تو ختم ہو گیا ایسے کہ بیٹہ کی جان ہی ختم</p>
<p>۵۴۲ قرآن جاؤں زینت کا کیا اعتبار ہے پٹو ذرا لکھے کہ مان بے قرار ہے</p>	<p>۵۴۳ تھکے سے دل پہ کوہ الم ناگمان گرا گو یا زمین اٹھ گئی اور آسمان گرا</p>	<p>۵۴۴ آفت کا سامنا تھا جد اجڑ حسن ہوئے گھر بھی چھٹا حسین غریب اطل ہوئے</p>
<p>۵۴۳ اگر لائی لکھا جو ایک اٹھا وہ دلہا مل کئے شہرست سے کوئی کوئی کہا سکون ان جان خیریت میں خیر سب کی سب کہ رتی تو نہ ہوا ہوا</p>	<p>۵۴۴ اس پر اٹھا گیا جو پیرا پیرا قبارا تا نام بھر گھر کا بندہ رست زور نہ لکھا نہ لکھے جو ریت سکھوئے بعد از ان سے نہ لکھا</p>	<p>۵۴۵ کاک فضا جو کوئی مہر شہرست بے سیریت مہر خانی ہو گئے شہرست پنجہ بے تاب کک کہ رین نکلیاں رست میرے چاہوں اور باجی اور خست</p>
<p>۵۴۴ کیون آج جو اس ہو کیون رنگا زور امان خدا نخواستہ کیا دلمین دروہے</p>	<p>۵۴۵ مٹی محل سے کہ پہلو سے زہر ایدور گرا زندہ تڑپے ٹپ کے سکھ سے پسر گرا</p>	<p>۵۴۶ باقی رہیں نہ چار حدین جب تو کیا را اک مصرعہ محسن آل عباس را</p>



<p>۱۰۰ چو بچہ سوزی کعبہ کیا فاطمہ کا کار تا خدا خدا میں لے گونہ نہا جہ بھی کرنے پائے کہ ابو بخار ویاہ مولائے مہطلارین کی ریاں راہ</p>	<p>۱۰۱ چو بچہ سوزی کعبہ کیا فاطمہ کا کار تا خدا خدا میں لے گونہ نہا جہ بھی کرنے پائے کہ ابو بخار ویاہ مولائے مہطلارین کی ریاں راہ</p>	<p>۱۰۲ چو بچہ سوزی کعبہ کیا فاطمہ کا کار تا خدا خدا میں لے گونہ نہا جہ بھی کرنے پائے کہ ابو بخار ویاہ مولائے مہطلارین کی ریاں راہ</p>
<p>۱۰۳ نہج کیا بخت کا نہ سو بخت گئے یہ تنگ ہو کر اپا جمل کی طرف گئے</p>	<p>۱۰۴ پہچین حسین کی پیاری ہنرمین ہر روز انہیں ابھی سہاری ہنرمین</p>	<p>۱۰۵ قربان تجھ پر سطر سات پناہ ہو پہو چا لے ایک دینس جو دودھ کی راہ ہو</p>
<p>۱۰۶ غدا ہر صیف بھی بھارت امان وان کی زمین پہ خاک نہ ارا گمان وان صوبہ خزان جلتے تھے ارجان وان بارش تھے شہر خزان ہو تاجان</p>	<p>۱۰۷ گو کو سافر کو بدوش کس پناہ دور چھوٹے کہ ہر زمین فاطمہ پناہ وہ کوئی گھر بھی جو تھے کوئی پناہ وہ کوئی ماں نہ پند نہ کوئی پناہ</p>	<p>۱۰۸ غدا ہر صیف بھی بھارت امان وان کی زمین پہ خاک نہ ارا گمان وان صوبہ خزان جلتے تھے ارجان وان بارش تھے شہر خزان ہو تاجان</p>
<p>۱۰۹ دیا بھی گرم کس سے تھا آفتاب کے برپا کئے تھے اپنے نیچے جا کے</p>	<p>۱۱۰ بیٹی پدر سے رخ و عیبت چھٹانے کشتی بول کی کسی گل میں اچھٹانے</p>	<p>۱۱۱ خوش چہ بہ جہانیش میں ایک دم رہوں نانا کے مان کر پا کے زیر قدم ہوں</p>
<p>۱۱۲ سا بھو شہر شہر شہر شہر شہر ملا آریں رہیں نہ تھے شہر شہر نہ تھے شہر شہر شہر شہر شہر نہ تھے شہر شہر شہر شہر شہر</p>	<p>۱۱۳ بیکے روتے جلتے تھے گونہ نہا دل تھا خالی است نہ تھے گونہ نہا نہ تھے شہر شہر شہر شہر شہر نہ تھے شہر شہر شہر شہر شہر</p>	<p>۱۱۴ سب بیکے روتے جلتے تھے گونہ نہا دل تھا خالی است نہ تھے گونہ نہا نہ تھے شہر شہر شہر شہر شہر نہ تھے شہر شہر شہر شہر شہر</p>
<p>۱۱۵ بستی نظر نہ آتی تھی سستے اجازت تھے یار یک گرم راہ میں تھی یا ہوا تھے</p>	<p>۱۱۶ مطلب ہے کہ قیغ ستم سے گلائے مشتاق ہوں کہ جلد کمین کر بلائے</p>	<p>۱۱۷ او تو کہ دن سے سر کے اوڑھ لیا جائے یہ اوسا لکان راہ خدا کر بلا ہے یہ</p>



<p>عاشق کی توجہ سے غریب کی توجہ استادہ کی توجہ سے شاگرد کی توجہ غریب کی توجہ سے شاگرد کی توجہ چکی بجان خط شاعری ہر حال</p>	<p>عاشق کی توجہ سے غریب کی توجہ استادہ کی توجہ سے شاگرد کی توجہ غریب کی توجہ سے شاگرد کی توجہ چکی بجان خط شاعری ہر حال</p>	<p>عاشق کی توجہ سے غریب کی توجہ استادہ کی توجہ سے شاگرد کی توجہ غریب کی توجہ سے شاگرد کی توجہ چکی بجان خط شاعری ہر حال</p>
<p>تھا شور مہ عالم بالائین سے دیکھو سر آسمان نے نکالا زمین سے</p>	<p>ہاشم سے بابا حسن المانی بند ہو گیا برو سیون پہ آب دان بند ہو گیا</p>	<p>دور پر غری ہوئی وہ مزاری امام کی بجائے کہیں وہ قبر مزاری امام کی</p>
<p>عاشق کی توجہ سے غریب کی توجہ استادہ کی توجہ سے شاگرد کی توجہ غریب کی توجہ سے شاگرد کی توجہ چکی بجان خط شاعری ہر حال</p>	<p>عاشق کی توجہ سے غریب کی توجہ استادہ کی توجہ سے شاگرد کی توجہ غریب کی توجہ سے شاگرد کی توجہ چکی بجان خط شاعری ہر حال</p>	<p>عاشق کی توجہ سے غریب کی توجہ استادہ کی توجہ سے شاگرد کی توجہ غریب کی توجہ سے شاگرد کی توجہ چکی بجان خط شاعری ہر حال</p>
<p>گھوڑے سب سول کے پیارے تڑپے گویا قمر کے ساتھ تارے اور تڑپے</p>	<p>کیا کیا حد ہے اعطش و عطش ہوئی تڑپا سیکھنے پر اس سے افاقہ غش ہوئی</p>	<p>آگے تو متمتع تھے ملک آسمان کے سرنگے ابھیت تھو گئے نشان کے</p>
<p>عاشق کی توجہ سے غریب کی توجہ استادہ کی توجہ سے شاگرد کی توجہ غریب کی توجہ سے شاگرد کی توجہ چکی بجان خط شاعری ہر حال</p>	<p>عاشق کی توجہ سے غریب کی توجہ استادہ کی توجہ سے شاگرد کی توجہ غریب کی توجہ سے شاگرد کی توجہ چکی بجان خط شاعری ہر حال</p>	<p>عاشق کی توجہ سے غریب کی توجہ استادہ کی توجہ سے شاگرد کی توجہ غریب کی توجہ سے شاگرد کی توجہ چکی بجان خط شاعری ہر حال</p>
<p>چہرہ کی منو سے چار طرف ڈوٹھا گیا اُسے ہوشہ تو چاند تاروں میں گیا</p>	<p>دنیائے تھا سفر جو شہ مشرقین کا خیمے کے چھپے ہو تھا ہے ہے حسین کا</p>	<p>جہاں کدے کے دو شہ جہدم چلا پھرا غل غلا علی کے لال پر سر پہ پھرا</p>

<p>ع نکاح علم کے بد نشان تو برباب خود پیشتر تین خدو فلک جناب پڑھنے لگانے جو نہر کا انتخاب تھامی علم کو گاڑے عباس رکاب</p>	<p>ع کس نے لاد رہا تو کھانا لپٹے اشیاں سبھی جو نہر کے رکاب دیا کی سمٹنے کی کیا تہ تک دودھ کی جھونپڑی کی غلبے</p>	<p>ع کھلے منہ جی تو کھانے کے جلال پائے لڑے کہ تو کیا میدان ابو مال نکاح علم کو گاڑے عباس رکاب لاشے لے کر دوسرے تھامی رکاب</p>
<p>زین روشنی سے خاندہ پر ناز ہو گیا چکی جو برق حسن فلک طور ہو گیا</p>	<p>بیدار بھی ہوئے تو یہ جو ہر دکھا گئی لوہے کوشل تیر و زہ چب گئی</p>	<p>آئی صدایہ دل سے کہ صدی بڑی ہو گئی ہیں خاک پر کیجے کے نہ کڑے پر ہو گئی</p>
<p>ع خانی چلے گشتن باغ ارچلے غنی چنیدین نکاح جان سے چلے نہ بکے ساتھ نکاح چاہے چشم چلے غل پر کیا حنین سولے چلے</p>	<p>ع شکل چھپے کے نکاح سارے بجائے وہ لوگوں کے نکاح سارے راکھو نہیں نکاح کوئی کر سکا نہ خود پر کیا حنین تھا علی د</p>	<p>ع اب حال غریب سے نکاح چلے کیونکہ یہ عجب نکاح چلے اس کو بھی ہا کہین کے نکاح چلے لشود و انقار علی کو نکاح چلے</p>
<p>کل کر گئے سفر دل پروا نہ رہ گیا دوسرا تہا بار گئی باغ رہ گیا</p>	<p>دو کرتے تھے وہ جمع قوم ہول میں گھوڑوں کو عرض میں تو سوار کو طول</p>	<p>فریاد لڑے جسے جینے کی چاہ ہو ایہ دل دعا یہ کر کہ نہ امت تباہ ہو</p>
<p>ع جہاد مجاہدین ہوئے وہ کفار نکاح گلشن سول خاصا خوب بار میدان کین کین ہوئے وہ کفار کس نے لاد رہا تو کھانا لپٹے</p>	<p>ع وہ ماہرین ہوئے وہ کفار یہین لڑے غلبے کے نکاح سارے جتنے کسے لے لے لے لے لے لے لے لے وہ لاد رہا تو کھانا لپٹے</p>	<p>ع جہاد مجاہدین ہوئے وہ کفار نکاح گلشن سول خاصا خوب بار میدان کین کین ہوئے وہ کفار کس نے لاد رہا تو کھانا لپٹے</p>
<p>سینو لٹے تیر کی سران گذر گئیں اولیٰ تباہین غازیوں کی جو نہیں بھر گئیں</p>	<p>سینو نہ زخم تیغ دسان کھا کے مر گئے نقشہ علی کی جگ کا دکھا کے مر گئے</p>	<p>چاہوں تو مہر زن بھی طوافی نوح کا پر کیا کر دن کہ خوش نکاح کی روح کا</p>

<p>۱۰۰</p> <p>ایمان میں صلہ کرنے کا چین خاکم کو دروغ و بیانی پر چلنے پھرنے بہت ہے نہ نہ عیاس میں چین زار زار سے اڑا کر ایک کبر آگے</p>	<p>۱۰۱</p> <p>خاکم کی کیا خاندان کا سہ ہاگاہ دو جو ان جس سے سامنے دوران گئے رکاب جو کھڑا دھکی گئے کوچا اچھین چلین علیہ اسلام</p>	<p>۱۰۲</p> <p>موت کو کیا نام تیرا مجھے کتاب دوران نہ ہو تو اس کے تباہی و برباد ہم غفلت و فریغ میں یا ان لوگوں حاضر ہیں یا برون جو ہو غریب</p>
<p>۱۰۳</p> <p>یہ سب تم سے فقط امت کے واسطے یہ سب تم سے فقط امت کے واسطے یہ سب تم سے فقط امت کے واسطے یہ سب تم سے فقط امت کے واسطے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>جلدی و ہر قد پے تسلیم ہو گئے ظہور کی باگ عظام کے حضرت پیر کا ظہور کی باگ عظام کے حضرت پیر کا ظہور کی باگ عظام کے حضرت پیر کا</p>	<p>۱۰۵</p> <p>اس شکل سے زمین پہ بیت کم کم کہ ہیں حکم خدا سے ہوئے عظیم ہم آئے ہیں حکم خدا سے ہوئے عظیم ہم آئے ہیں حکم خدا سے ہوئے عظیم ہم آئے ہیں</p>
<p>۱۰۶</p> <p>آئی نہ سے شب کی شام میں کھلا دروازہ افکار و خیال کھلا دروازہ افکار و خیال کھلا دروازہ افکار و خیال</p>	<p>۱۰۷</p> <p>خون کی چال آگ کی جال چرواہے کی جال آگ کی جال چرواہے کی جال آگ کی جال چرواہے کی جال آگ کی جال</p>	<p>۱۰۸</p> <p>مفتوح کرتے آگ سے بڑے افکار مفتوح کرتے آگ سے بڑے افکار مفتوح کرتے آگ سے بڑے افکار مفتوح کرتے آگ سے بڑے افکار</p>
<p>۱۰۹</p> <p>سبقت اوھر سے ہو چکی کیا دیکھ گئے ہاں و علی کے لال یہ ہنگام جب گئے ہاں و علی کے لال یہ ہنگام جب گئے ہاں و علی کے لال یہ ہنگام جب گئے</p>	<p>۱۱۰</p> <p>رو کو کبھی نظر سوئے دھجکا کرتے تھے حضرت کی بے کسی پہ کبھی داکر کرتے تھے حضرت کی بے کسی پہ کبھی داکر کرتے تھے حضرت کی بے کسی پہ کبھی داکر کرتے تھے</p>	<p>۱۱۱</p> <p>منظور زیست کو کچھ اپنی پرست ہو تیری ظفر مہر فوج مدد کی نکست ہو تیری ظفر مہر فوج مدد کی نکست ہو تیری ظفر مہر فوج مدد کی نکست ہو</p>
<p>۱۱۲</p> <p>کتنی ہی پیاس تیرے کھینچنے کی کتنی ہی پیاس تیرے کھینچنے کی کتنی ہی پیاس تیرے کھینچنے کی کتنی ہی پیاس تیرے کھینچنے کی</p>	<p>۱۱۳</p> <p>کتنے گئے بیان سے شہادت کا کتنے گئے بیان سے شہادت کا کتنے گئے بیان سے شہادت کا کتنے گئے بیان سے شہادت کا</p>	<p>۱۱۴</p> <p>پہلے آریہ ہوئے پھر مسلمان پہلے آریہ ہوئے پھر مسلمان پہلے آریہ ہوئے پھر مسلمان پہلے آریہ ہوئے پھر مسلمان</p>
<p>۱۱۵</p> <p>غل پر کیا شر ہو کھٹے ذوالفقار سے بھاگو مخاڑیہ نے نکالا ہے غار سے بھاگو مخاڑیہ نے نکالا ہے غار سے بھاگو مخاڑیہ نے نکالا ہے غار سے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>منگل جو تیرے ہوا سے پہلے حل کر دے پھر اس ستم کی فوج سے جنگ جہل کر دے پھر اس ستم کی فوج سے جنگ جہل کر دے پھر اس ستم کی فوج سے جنگ جہل کر دے</p>	<p>۱۱۷</p> <p>ان وقت ذبح و قتل کا امیڈار ہوں میری ہی فوج ہو کہ اسپر نثار ہوں میری ہی فوج ہو کہ اسپر نثار ہوں میری ہی فوج ہو کہ اسپر نثار ہوں</p>



[illegible]





کل عین بالکیتہ يوم القیمة بکت علی امحیین فناھا ضاحکة مستبشرة بتعلیم اجملة  
خوشحال گریہ کنندگان بر مصائب مس آل عبا و جنائمال ماتم و دران جناب سید الشہداء علیہ السجدة و النسا کوجہ سال  
بلکہ ہر راہ اپنے جان و مال کو صرف کر کے تمام اہلسنت کو کامل کرنے ہیں اور باندک توجہ خاطر ثواب و تعدد و تجمعی حاصل  
کرتے ہیں محب طرح کا وسیلہ بخشش غم حسین ہے کہ مصداق لفظ تباکی یہی حصول جنت فرض عین ہے مخموم المعصوم  
فقط عاشقان حسین ہیں جنکے مزاج خود رسول انطیس فی الحقیقت سے حسین جان گرای خداے اُست کرد  
دوست اُست اگر جان کند خداے حسین چونکہ روزگار دانا عمدہ ارکان مغفرت سے ہے اور بغیر ذکر البیہ علیہ السلام  
ممکن نہیں ایسا سٹے اکابر دین کے صدائے کاتبین مصائب علی عبا میں تصنیف و تالیف فراموش اور مغلطہ اوکے اکثر کتب  
معرضہ طبع میں بھی آئیں لیکن فی زمانہ طریقہ مشرقی کوئی کا شاعران ذی کمال نے نکالا ہے اگر نظر انصاف دیکھو تو طرز  
سب ترالا ہے۔ اگرچہ داوی ناہید انکار اور دشت پر خاراں فن خاص میں ہر ایک نے کتب کو آگے بڑھایا مگر مثل  
گوش پر کار جهان سے چلے تھے وہیں پر پھل کپا یا بلا قاریں مضار فصاحت و بکوار بلا گاہ بلا سٹل کا ملین منقہ اشعار  
سلطان الاداکرین افسران طین دانے رزق علی علی صاحب مغرور تخلص قیس اسکنہ اللہ  
بھیسو سے الف را دیں نے اس بادیہ وشت خیر نے اور پیدا سے ہلاکت انگیز کو بحال سانی ملے کیا۔ اور بر سواران ملک  
ہوس کے کیستہ غم کہے کیا افس کہ اس فردوسی ہند کا کلام بلاغت نظام عجیب و ناشر ہے کہ سائیں کے دلون پر ایک کیفیت  
دوبہ پیدا کرتا ہے۔ اسی سبب ہر مغیرہ و کیر انکے سخن کا دم بترایا و از انجا کہ ہر شخص اس امر کا متقی تھا کہ کسی طرح سے اس میں کمال  
یکجا فرم ہر لیکن اس کی کو زکر کثیر اور جدید طبع و درکار تھا پس بوجہ صراحت و استبداد شائقان الہی طبع فیض مجمع بحر رحمت  
و عطایا قلم فتوت و احکام مقبول اہل شہر عشق فول کشور صاحب ہی گئی۔ اسی کجمانی نے اس امر پر انصاف کا انصر  
بہی دتے والا شہت بدلیا اور بہرمان ہزار کو شمش اور صرف زکر کثیر ہے ایسے مثنویوں کا ذخیرہ مع کیس کہ کسی کے  
پر ہم و خیال میں بھی نہ تھا۔ اور فی الواقع اگر کلام بلاغت انصاف اوس مدد کا زیر طبع نہ آتا تو باقیات اصنام

ایسے بالکل کا متوا۔ اب شائقین کو تجارت ہو کہ جیل کلام کا جمع ہوتا شمار عدد و مال اور وزن جبال  
کیل بکار کے برابر تھا وہ در شاہوار اب کوڑیوں کے ٹول ہو گیا اور اس افراط کے ساتھ کہ چار ملین اس  
کلام بلاغت انضمام کی معرط طبع میں اگر مطبوع خلافت ہو بین اور واسطہ صحت ان مرفیوں کے جامع  
علوم عقلی و نقلی جناب مولوی سید تصدق حسین صاحب رضوی کو مالک مطبع موصوف نے مقصود  
کیا اور آٹھوں نے بھی حتمے الوسع اتنی مدت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا اگرچہ سہو و خطا  
پر شخص کے آب و گل میں سرشت ہے۔ اور جس سے خطا نمودہ آدمی نہیں فرشتہ ہے۔ لیکن کیسب  
ہے کہ کوئی مصرعہ بے تک بے معنی اور ناموزون در ماہو یا اینہہ صاحبان ہم اور والیان کرم بے  
خواستگاری ہے۔ کہ اگر سبب خلقات منقول کہیں سہو و خطا ہو گئی ہو تو دو امن عقود اصلاح سے  
مستتر فادین لان العذر عند کرام الناس مقبول و مامول۔ چونکہ اس کلام کا ایک  
زمانہ مشتاق تھا بجز طبع تمام جلدیں دست بدست پہنچے شائقین ہو گئیں اور پھر اسی طرح اشتیاق پیدا  
ہوئی رہا چنانچہ یہ جلد نہایت میر انیس کی حسب خواہش شائقین یا تمکین کے مطبع منشی مولیٰ کو  
واقع کان پور میں میر انیس صاحب کے القاب سے اسے بہادر منشی پراگ ترائیں صاحب بھارگو  
مالک مطبع دائم اقبالہ باہتمام نیاٹ شام ناتھ صاحب بھارگو باہ منشی سداغ بارچہام چسپالی گئی فقط

لیکھ طبع اولیٰ دستخو منشی بالکرام صاحب نے خوشنویس دگر حضرت لکھنوی منشی طبع مطبع

میر انیس شاعر بکیتاے روزگار	بھٹاے او بر شبہ گوئی دگر تجااست
اندلس ز خوش نمود ادا حق زدم را	منہ دہی زمانہ چو گویم در استراست
بر منبر نشستہ جو خواند او ز باعے	منہ یاد و نالہ ذرا اہل غزایک بیک تجااست
بلکہ سوم ز مرغی اشش طبع شد کہون	تدوین سال طبع نویسم دلم خواست
حکم گستر ز سر زمین گشت نوم خوان	این صدق و اخلاص شہیدان کر بلاست